حیاتِ درویش

حالاتِ زندگی بشارت احمد درویش

ربوہ

قادیان

نقشہ ضلع گجرات

کینیڈا

Vienna 1994

آسٹریا

کوئٹہ
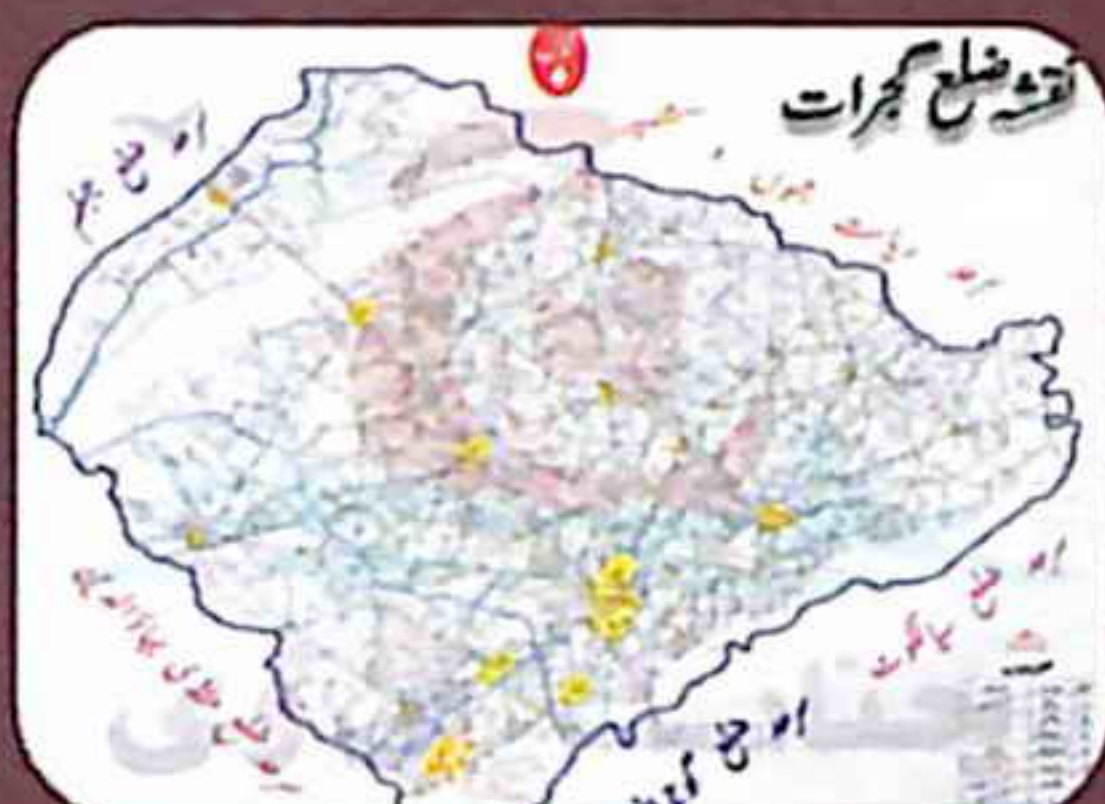
مولّفہ: طاھرہ احمد کاشف

حیاتِ درویش

بشارت احمد درویش قادیان کے حالات زندگی

مؤلّفہ: طاہر احمد کاشف

فہرست مضامین

باب 3

اسفار

باب 4

سیرت وتاثرات

باب 5

اہل وعیال

باب 6

پہریدار خاص کی ڈائری

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس عاجز کو اپنے والد صاحب کے حالات زندگی لکھنے کی سعادت ملی اور ایک دیرینہ خواہش پوری ہوئی۔ ابتداء میں جب یہ کام شروع کیا تو خاطر خواہ مواد نہیں مل رہا تھا۔ اس کی ایک یہ بھی وجہ تھی کہ والد صاحب کے بارہ میں مطبوعہ مواد بہت کم تھا تاہم اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور کچھ نیا مواد بھی ملا اور بعض احباب کے خصوصی تعاون سے والد صاحب کی شخصیت کے بارہ میں مزید چیزیں ملیں جن سے کتاب کی تیاری میں خاصی معاونت حاصل ہوئی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: اُذْکُرُوا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْر کہ اپنے پیاروں کی خوبیوں کا ذکر خیر کرتے رہا کرو۔ اس ارشاد نبویؐ کے تابع خاکسار اپنے والد مکرم اور دیگر خاندان کے افراد کا اس کتاب میں تعارف پیش کرنے کی توفیق پا رہا ہے۔

ایک عرصہ سے یہ تمنا تھی کہ اپنے خاندان کے بزرگان کے کوائف کتابی صورت میں پیش کر دیئے جائیں۔ سوالحمد للہ کہ اب یہ تقریب پیدا ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق اب یہ کتاب ضبط تحریر میں لائی جا رہی ہے۔ جس میں جہاں والد صاحب کے حالات زندگی ہیں وہاں خاندان کے دیگر بزرگان کے بھی مختصر احوال ہیں۔ اسی طرح اپنے دادا جان کی

ایک نایاب ڈائری کے بھی اوراق شامل کئے گئے ہیں جو سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کے باڈی گارڈ تھے۔ یہ کمیاب ڈائری کتاب کے آخر میں شامل کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس کاوش کو نافع الناس بنائے اور قبول فرمائے۔ آمین۔

آخر پر خاکسار اپنے بھائیوں کا شکرگزار ہے جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں ذاتی دلچسپی لی اور ان کے بھرپور تعاون سے یہ کتاب اشاعت کے قابل ہوئی۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

والسلام

خاکسار

طاہر احمد کاشف

مربی سلسلہ احمدیہ، ربوہ

17 جولائی 2015ء
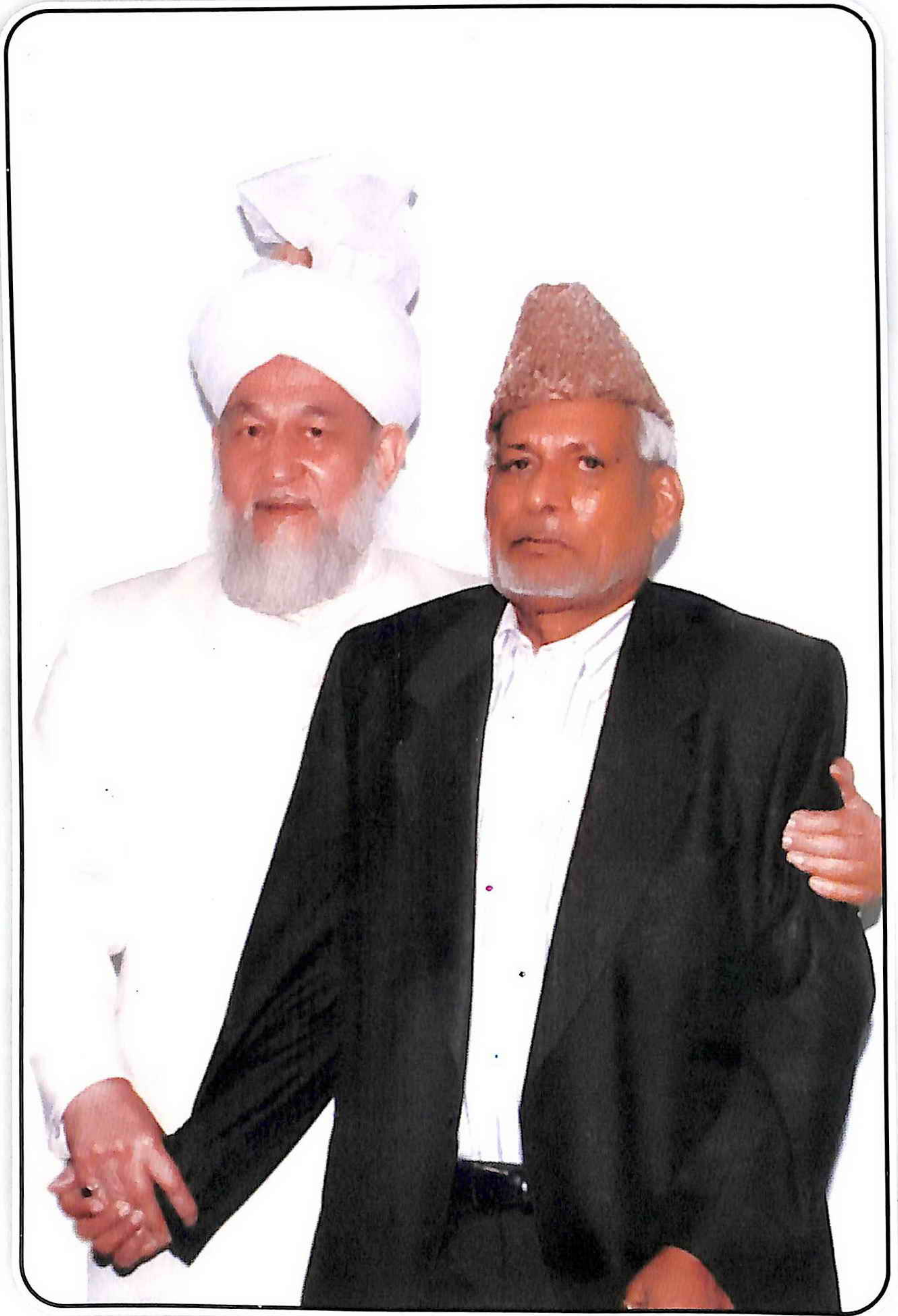
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ہمراہ کینیڈا 1997ء

بشارت احمد صاحب درویش (مرحوم) (1919ء-2006ء)

بزرگان کے سوانح کی اہمیت

یادرفتگاں کا مقصد ان بزرگان کی نیکیوں کا زندہ رکھنا ہوتا ہے تا آئندہ نسلیں بھی ان کے نقش قدم پر چل کر اپنی زندگیاں سنوار سکیں۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: اُذْکُرُوا مَوتکُمْ بِالْخَیْرِ. کہ اپنے گزرے ہوئے پیاروں کی خوبیوں کا ذکر خیر کرتے رہا کرو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے فوت شدگان کو فراموش کرنے کو افسوس کا مقام قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام ہمیں اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

”دنیا کی دولت اور سلطنت رشک کا مقام نہیں مگر رشک کا مقام دعا ہے۔ مَیں نے اپنے احباب حاضرین اور غیر حاضرین کیلئے جن کے نام یاد آئے یا شکل یاد آئی، آج بہت دعا کی اور اتنی دعا کی کہ اگر خشک لکڑی پر کی جاتی تو سرسبز ہو جاتی۔ ہمارے احباب کیلئے یہ بڑی نشانی ہے۔ رمضان کا مہینہ الحمدللہ گزر گیا۔ عافیت اور تندرستی سے یہ دن حاصل رہے۔ پھر اگلا سال خدا جانے کس کو آئے گا۔ کس کو معلوم ہے کہ اگلے سال کون ہوگا۔ پھر کس قدر افسوس کا مقام ہوگا اگر اپنی جماعت کے ان لوگوں کو فراموش کر دیا جائے جو انتقال کر گئے ہیں۔“ (الحکم قادیان 6 مارچ 1898ء صفحہ 2)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اگست رستمبر 1988ء کو مشرقی افریقہ کے

تاریخی دورہ پر تشریف لے گئے۔اس دورہ کے دوران اوراس کے بعد بھی کئی مواقع پر آپ نے احباب جماعت احمدیہ کو بزرگان کے حالات زندگی اکٹھا کرنے کی تحریک فرمائی۔ چنانچہ پہلی صدی کے آخری خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مارچ 1989ء میں آپ نے اپنے خاندان کے بزرگوں کے حالات اوران کے احسانات کو جمع کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

''اس امر کی طرف بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ سمندر کی تہہ میں بغیر مقصد کے اپنی لاشیں بچھانے والے گھونگوں کی پہلی نسل اس بات کی ضمانت دیتی ہے کہ اس کی آئندہ نسلیں ضرور فتح یاب ہونگی اور وہ نسل سب سے بڑی فتح پانے والی ہے جو سب سے پہلے ترقی کے سلیقے سکھاتی ہے۔ پس اپنے ان بزرگوں کے احسانات کو نہ بھولیں جو خدا کی راہ میں اپنی جانیں بچھاتے رہے۔ جن پر احمدیت کی بلندوبالا عمارتیں تعمیر ہوئیں اور یہ عظیم الشان جزیرے اُبھرے۔ وہ لوگ ہماری دعاؤں کے خاص حق دار ہیں۔ اگر آپ اپنے پرانے بزرگوں کو ان عظمتوں کے وقت یادرکھیں گے جو آپ کو خدا کے فضل عطا کرتے ہیں تو آپ کو حقیقی انکساری کا عرفان نصیب ہوگا۔ تب آپ جان لیں گے کہ آپ اپنی ذات میں کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتے۔

میں نے افریقہ کے دورہ میں ایک یہ ہدایت دی تھی کہ اپنے بزرگوں کی نیکیوں اوراحسانات کو یادرکھ کے ان کیلئے دعائیں کرنا یہ ایک ایسا اچھا خُلق ہے کہ اس خلق کو ہمیں اجتماعی طور پر نہیں بلکہ ہر گھر میں رائج کرنا چاہئے۔ان کے حالات کو زندہ رکھنا تمہارا فرض ہے ورنہ تم زندہ نہیں رہ سکو گے۔اس سلسلہ میں مَیں نے ایک ملک غالباً کینیا میں ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ چنانچہ اس کمیٹی نے بڑا اچھا کام کیا اور ایک عرصہ تک ان کا میرے ساتھ رابطہ رہا اور بعض ایسے

بزرگوں کے حالات اکٹھے کیے گئے جو نظروں سے اوجھل ہو چکے تھے۔ اس لئے ہر خاندان کو اپنے بزرگوں کی تاریخ اکٹھا کرنے کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ ان کی بڑائی کیلئے شائع کرنے کی خاطر نہیں بلکہ اپنے آپ کو بڑائی عطا کرنے کیلئے، ان کی مثالوں کو زندہ کرنے کیلئے ان کے واقعات کو محفوظ کریں اور پھر اپنی نسلوں کو بتایا کریں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو تمہارے آباواجداد تھے اور کس طرح وہ لوگ دین کی خدمت کیا کرتے تھے۔

بعض ایسے بھی ہونگے جن کو یہ استطاعت ہوگی کہ وہ ان واقعات کو کتابی صورت میں چھپوا دیں...... میں امید رکھتا ہوں کہ اگر اس نسل میں ایسے ذکر زندہ ہونگے تو اللہ تعالیٰ آپ کے ذکر کو بھی بلند کرے گا اور آپ یاد رکھیں گے کہ اگلی نسلیں اسی طرح پیار اور محبّت سے اپنے سر آپ کے احسان کے سامنے جھکاتے ہوئے آپ کا مقدس ذکر کیا کریں گی اور آپ کی نیکیوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں گی''۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 27 مارچ 1989ء)

ہمارے امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بزرگان سلسلہ کی سیرت وسوانح کی اہمیت کے بارہ میں فرماتے ہیں:

''دو دن ہوئے الفضل انٹرنیشنل کا تازہ شمارہ دیکھ رہا تھا۔ اس میں حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہ) کے ایک خطاب کا ایک حصہ دیا ہوا تھا جس میں آپ نے اس وقت 1937ء میں یہ توجہ دلائی تھی کہ ابھی کئی (رفقاء) موجود ہیں اس لئے ان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات اور کلمات جمع کروائے جائیں کیونکہ ایک زمانہ آئے گا جب بہت

سے مسائل کے حل کے لئے ان باتوں کی بہت اہمیت ہو جائے گی۔ ایک مثال آپ نے بیان فرمائی کہ ایک نوجوان (رفیق) نے مجھے بتایا کہ انہیں صرف اتنا یاد ہے کہ مَیں جب بہت چھوٹا سا تھا تو ایک دن مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ لیا اور کچھ دیر آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑے رکھا اور برابر کھڑا رہا۔ کچھ دیر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا ہاتھ علیحدہ کیا اور کسی کام میں مصروف ہو گئے۔

آپ لکھتے ہیں کہ اس نے تو یہی کہا کہ مجھے صرف اتنا یاد ہے۔ گو میں (رفیق) ہوں لیکن صرف مجھے اتنی بات یاد ہے۔ اب یہ ایک چھوٹی سی بات ہے لیکن آپ نے کہا کہ ان باتوں میں بھی بڑے نتائج نکلتے ہیں۔ مثلاً اس ایک چھوٹی سی بات سے ہی پتا چلتا ہے کہ چھوٹے بچوں کو بھی بزرگوں کی مجالس میں جانا چاہئے۔ پھر یہ بھی کہ جب ضرورت محسوس ہو تو محبت سے اپنا ہاتھ چھڑوا لیا۔ پکڑا رکھا ٹھیک ہے لیکن جب ضرورت محسوس ہوئی، کام کرنا تھا تو محبت سے اپنا ہاتھ چھڑوا لیا۔ آپ لکھتے ہیں کہ ایسی باتیں بعض دفعہ بعد میں اٹھنے والے مسائل کا جواب ہوتی ہیں۔ پس ہر چھوٹی سے چھوٹی بات بھی جو (رفقاء) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق میں بیان کی ہے اس میں سبق ہوتا ہے کہ بچوں سے بھی محبت سے ہاتھ پکڑے رکھا، چھڑوایا نہیں۔ جب ضرورت ہوئی، کام کی ضرورت ہوئی، تو طریقے سے، محبت سے، پیار سے چھڑوا بھی لیا تاکہ بچے پر بُرا اثر بھی نہ پڑے۔

(ماخوذ از الفضل انٹرنیشنل 24 تا 30 اکتوبر 2014ء ص 4، ماخوذ از انوار العلوم جلد 14 صفحہ 552 تا 555)

(رفقاء) کے واقعات تو پہلے بھی مَیں بیان کرتا رہا ہوں۔ حضرت مصلح موعود

نے اپنے انداز میں بھی اپنے بعض واقعات بیان کئے یا جو آپ کے سامنے ہوئے جو آپ نے دیکھے وہ آپ بیان فرماتے رہے اور آپ کے مختلف خطابات اور خطبات میں یہ چھپے ہوئے ہیں۔ ان میں سبق بھی ہیں۔ نصائح بھی ہیں۔ تاریخ بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت بھی ہے۔ اس کے کئی پہلو سامنے آتے ہیں۔ یہ سب باتیں ہماری زندگیوں میں بڑا مؤثر کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ باتیں ہماری زندگیاں سنوارنے والی ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 اکتوبر 2014ء بمطابق 24 اخاء 1393 ہجری شمسی)

انتقال کر جانے والے احباب کی خوبیوں کو اجاگر کرنا بھی ایک نیکی اور صدقہ جاریہ ہے۔ رفقاء کا دور تو گزر گیا البتہ رفقاء اور دیگر بزرگان کے حالات زندگی شائع کر کے ان کی خوبیوں اور نیکیوں کو دوام بخشا جا سکتا ہے کیونکہ اپنے پیاروں کی نیک یادوں کو زندہ رکھنے کا ایک ذریعہ ان کی خوبیوں کو ضبطِ تحریر میں بھی لانا ہے۔

اس کتاب میں مکرم طاہر احمد کاشف صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سلسلہ احمدیہ کے ارشادات کی تعمیل میں اپنے خاندان اور اپنے والد صاحب مکرم بشارت احمد صاحب درویش کے حالات زندگی تالیف کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بزرگان سلسلہ کے حالات زندگی محفوظ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

احمد طاہر مرزا

انچارج لائبریری جامعہ احمدیہ ربوہ

باب اول

خاندانی تعارف

حضرت میاں حیات محمد صاحب

پنجاب کی سرزمین بڑی زرخیز واقع ہوئی ہے ظاہری زرخیزی تو ہے ہی، اس علاقہ میں دل والے بستے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور گجرات کے اضلاع میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والے ہزاروں رفقاء پیدا ہوئے۔ گولیکی ضلع گجرات کا ایک تاریخی گاؤں ہے جہاں بیسیوں احباب کرام نے سیدنا حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ کی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ان بیعت کی سعادت پانے والوں میں گولیکی کے مکرم میاں حیات محمد صاحب ولد میاں شرف الدین صاحب بھی تھے۔ جو خاکسار کے پردادا تھے۔

آپ 1864ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے 1900ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ کا وصیت نمبر 1216 ہے۔ ریکارڈ دفتر وصیت کے مطابق آپ 30 دسمبر 1916ء میں نظام وصیت میں شامل ہوئے۔

(از یادگاری کتبہ حضرت میاں حیات محمد صاحب بمقام بہشتی مقبرہ قادیان)

اس دور میں بعض وصایا کو منظوری کے مراحل سے گزرتے گزرتے تاخیر بھی ہو جایا کرتی تھی۔ چنانچہ حضرت میاں حیات محمد صاحب کی دفتر وصیت قادیان کے ساتھ ابھی خط و کتابت جاری تھی کہ اس دوران آپ بیمار ہوئے اور 31 جنوری 1919ء آپ کی وفات ہوگئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر پچپن سال تھی۔ بعدہ آپ کی اولاد نے دفتر سے خط و کتابت جاری رکھی اور

واجبات کی ادائیگی کے بعد 5 جون 1921ء کو آپ کی وصیت کی منظوری آ گئی۔ تاہم اس عرصہ میں وفات کو دو سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا تھا۔ لہٰذا گو لیکی سے بہشتی مقبرہ قادیان نعش منتقل کرنا ممکن نہ تھا۔ چنانچہ بعد میں مارچ 1923ء میں حضرت میاں حیات محمد صاحب کا یادگاری کتبہ مقبرہ بہشتی قادیان قطعہ خاص میں نصب کر دیا گیا۔

(ریکارڈ دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان فائل نمبر 1216)

یادگاری کتبہ میاں حیات محمد صاحب، بہشتی مقبرہ قطعہ خاص قادیان
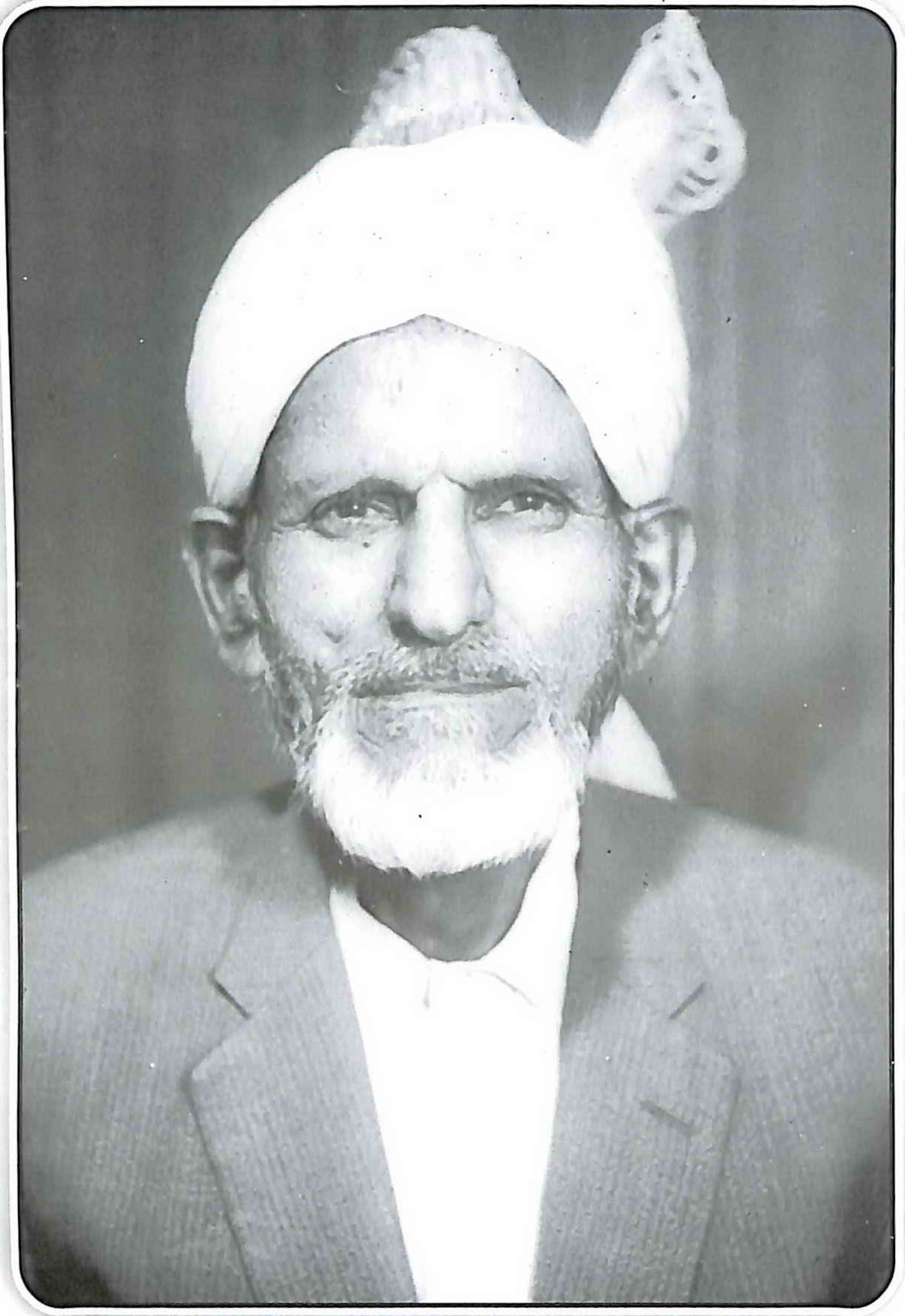
میاں خوشی محمد صاحب، باڈی گارڈ حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہ
(1900ء-1986ء)

مکرم میاں خوشی محمد صاحب

خاکسار کے دادا جان کا نام مکرم میاں خوشی محمد صاحب تھا۔آپ 1900ء میں گولیکی میں پیدا ہوئے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے وقت آپ کی عمر قریباً آٹھ سال تھی۔عین جوانی میں آپ نے انڈین آرمی میں ملازمت کی۔انڈین آرمی میں آپ کا عرصہ ملازمت 1919ء سے 1921ء پر محیط ہے۔فوج میں ملازمت سے فراغت کے بعد آپ چند سال گولیکی میں رہے اور پھر غالباً 1929ء میں آپ گولیکی گجرات سے ہجرت کر کے قادیان چلے گئے تھے۔ جہاں انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہٗ کے باڈی گارڈ کے طور پر حضور کی قربت کا شرف حاصل ہوا۔آپ قادیان میں کئی سال اس عظیم خدمت پر مامور رہے۔

آپ کو قیام پاکستان سے قبل اور بعد میں اندرون ہندوستان بعدہٗ اندرون پاکستان متعدد اسفار میں سیدنا حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہٗ کے پہریدار کے طور پر شامل ہونے کی توفیق ملی۔ دادا جان کو خدمت کی یہ توفیق پاکستان ہجرت کرنے کے بعد ربوہ میں بھی ملتی رہی۔

اسی طرح بعض سفروں میں شمولیت کا ذکر آپ نے اپنی ڈائری میں بھی کیا ہے جیسے آپ کی ایک ڈائری میں مرقوم ہے کہ آپ کو سیدنا حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہٗ کے دعویٰ مصلح موعود کے پُرشوکت جلسوں میں سے ہوشیار پور، لاہور اور لدھیانہ کے جلسوں میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔

دفتری ریکارڈ کے مطابق آپ 25/اکتوبر 1954ء کو میڈیکل بنیاد پر ملازمت سے

ریٹائرڈ ہوئے جیسا کہ مکرم محی الدین چیمہ صاحب افسر حفاظت کے مکتوب محررہ 1954-9-25 سے ظاہر ہے۔

(مکتوب بنام خوشی محمد پہریدار از افسر حفاظت محررہ 25/ستمبر 1954ء)

دربان قصر خلافت

مکرم میاں خوشی محمد صاحب جب حضور کی پہریداری کی خدمت سے فارغ ہوئے تو آپ کو قصر خلافت کے دربان کے طور پر خدمت کی مزید سعادت حاصل ہوئی۔ چنانچہ ایک لمبا عرصہ آپ اس خدمت پر مامور رہے۔ اور خلافت ثالثہ میں بھی خدمت کی توفیق پاتے رہے جیسا کہ اس دور کے بعض خطوط سے پتہ چلتا ہے جو مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے بنام ''میاں خوشی محمد صاحب دربان'' لکھے گئے۔ ان خطوط کی نقل کتاب کے آخر میں دی گئی ہے۔ آپ سولہ سال سے زائد عرصہ اس خدمت کی توفیق پاتے رہے۔

آپ کی وفات 22/اگست 1986ء کو ہوئی۔ آپ موصی تھے اور وصیت نمبر 3756 ہے۔ آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آپ کی خدمت کا ایک حصہ بطور پہریدار رہے جس کا ذکر آپ کی ڈائری میں ملتا ہے جو اس کتاب میں شامل اشاعت کی گئی ہے۔

محترمہ بھاگ بھری صاحبہ

خاکسار کی دادی محترمہ کا نام بھاگ بھری صاحبہ تھا۔آپ 1903ء میں پیدا ہوئیں۔اور 1933ء میں بیعت کی توفیق ملی۔آپ نہایت صابرہ،شاکرہ اور دھیمے مزاج والی نیک خاتون تھیں۔آپ کی وفات 64 سال کی عمر میں 20 ستمبر 1967ء کو ہوئی۔بفضلہ تعالیٰ آپ کو بھی نظام وصیت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ریکارڈ کے مطابق آپ نے 30 مئی 1938ء میں وصیت کی۔آپ کا وصیت نمبر 5100 تھا۔

اولاد

اللہ تعالیٰ نے مکرم دادا جان کو تین بیٹوں مکرم بشارت احمد صاحب،مکرم مولوی غلام احمد مبشر صاحب عدنی (جو عدن کے پہلے مبلغ تھے اور آجکل لندن میں مقیم ہیں۔)،مکرم سعادت احمد اشرف صاحب ربوہ اور پانچ بیٹیوں مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ،مکرمہ سکینہ صادقہ صاحبہ،مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ،مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ سردار بیگم صاحبہ سے نوازا۔ان میں سے تین بیٹیوں مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ،مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ سردار بیگم صاحبہ کی صغر سنی میں وفات ہوگئی۔اللھم اغفر لھن۔

باب دوم

بشارت احمد صاحب درویش

حیاتِ درویش

خاکسار کے والد مکرم بشارت احمد صاحب درویش 19 دسمبر 1919ء کو گولیکی گجرات میں پیدا ہوئے۔ والد صاحب کا بچپن گولیکی میں گزرا جہاں کئی بزرگوں سے فیض حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی کیونکہ گولیکی میں بیسیوں رفقاء کرام گزرے ہیں۔ آپ نے گھر سے ناظرہ قرآن کریم پڑھا اور ابتدائی چند جماعتیں گاؤں کے ایک سکول میں پڑھیں۔ پھر جب محترم والد صاحب نو دس سال کی عمر کو پہنچے تو گولیکی سے اپنے والد کے ہمراہ قادیان چلے گئے اور دوسری جنگ عظیم کے آغاز تک قادیان میں ہی رہے۔

والد صاحب مرحوم بتایا کرتے تھے کہ جب وہ دس سال کی عمر میں قادیان آئے تو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے اور حضرت مولانا شیر علی صاحب کے گھروں میں اکثر جایا کرتے تھے اور یہ کہ آپ جب حضرت مولانا شیر علی صاحب کے گھر جاتے تو ان کی اہلیہ محترمہ کمال مادرانہ شفقت سے ان کے سر پر ہاتھ پھیرتیں اور روٹی کا پوچھتیں کہ کھائی ہے یا نہیں اور اکثر روٹی پکا کر کھلاتیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ قادیان میں بچپن انہی بزرگان کے سایہ شفقت میں گزرا۔

جنگ عظیم دوئم میں شمولیت

1939ء میں جب جنگ عظیم دوئم کا آغاز ہوا تو ہندستان میں فوجی بھرتیوں کا کام شروع ہوا چنانچہ فوج میں بھرتی ہوگئے۔ اور ابتدائی تربیت کے بعد اس جنگ کے دوران آپ سنگاپور،

برما اور ملایا کے محاذوں پر رہے۔ دوسری عالمی جنگ میں آپ نے بطور سپرنٹنڈنٹ رائل انڈین انجینئرز یونٹ میں 5 سال 9 ماہ اور 5 دن ملازمت کی۔ جنگ کے اختتام پر آپ کو تین میڈلز یعنی War Medal، Defence Medal اور Barma Star سے نوازا گیا۔ یہ تینوں میڈلز ہمارے پاس محفوظ ہیں۔

جنگ کے کئی واقعات آپ بتایا کرتے تھے مگر افسوس کہ انہیں محفوظ نہ کیا گیا۔

جنگ کے بعد آپ دوبارہ قادیان آ گئے اور تقسیم ملک تک قادیان میں ہی رہے۔ تقسیم ملک سے چند ماہ قبل یعنی 7 اپریل 1947ء کو محترم والد صاحب کو یہ توفیق ملی کہ نظام وصیت میں شمولیت اختیار کر کے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی دائمی دعاؤں کے وارث بنے۔ نظام وصیت میں شمولیت کے وقت آپ کی عمر بمطابق وصیت فارم 27 سال تھی اور آپ ملٹری میں 82 روپے ماہوار پر ملازم تھے۔ محترم والد صاحب (مرحوم) کا وصیت نمبر 10000 تھا۔

(ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز جون 1947ء صفحہ نمبر 15)

والد صاحب کو کم وبیش تیئس سال قادیان میں رہنے کا موقعہ ملا۔ سیدنا حضرت مصلح موعود ؓ نور اللہ مرقدہ کے کلمات، تقاریر سننے کی سعادت ملی۔ اسی طرح دیگر رفقائے کرام حضرت مسیح موعودؑ کو دیکھنے اور سننے کا موقع ملا۔ لہٰذا آپ اپنے اہل وعیال اور حلقہ احباب میں ہمیشہ حضور کے واقعات گھنٹوں بیان کرتے نہ تھکتے۔

نظام جماعت کا احترام

والد صاحب چونکہ بچپن میں ہی قادیان آ گئے تھے لہٰذا آپ کی تربیت شروع سے ہی قادیان کے روحانی و تربیتی ماحول میں ہوئی تھی۔ اس وقت قادیان میں رفقائے کرام کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ اور ان بزرگان کی تربیت کی گہری چھاپ تادم وفات آپ کی زندگی میں ہر موقعہ پر ہم نے مشاہدہ کی۔ نظام جماعت کا ادب واحترام آپ کے نزدیک تمام ترچیزوں پر

حاوی تھا اوراس کے مقابل پر کسی بات یا حرکت پر آپ انتہائی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے اور سختی سے اس کا رد کرتے اور ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ نظام جماعت ہر چیز پر مقدم ہے۔ نظامِ جماعت جو بات کہے یا فیصلہ کرے اسے بغیر کسی حیل وحجت کے فوراً تسلیم کرنا چاہئے۔

ہاتھ سے کام کرنے میں عظمت

مئی 1948ء میں سیدنا حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہ نے فرزندان احمدیت کے نام بعنوان ''آپ کی تلاش ہے'' ایک پیغام شائع فرمایا جس میں بہت سی پر حکمت باتوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ ''کیا آپ گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں'' مکرم والد صاحب کی زندگی کے محور کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ سخت محنت کرنے میں ہی عظمت ہے اور انسان کو کسی کام میں عار محسوس نہیں کرنی چاہئے خواہ گلیوں میں جھاڑو ہی کیوں نہ دینا پڑے۔آپ کسی بھی کام کے کرنے میں عار محسوس نہ کرتے تھے۔اگر گھر کے باہر دیکھتے کہ صفائی کی ضرورت ہے تو فوراً جھاڑو پکڑتے اور باہر صفائی کر کے ہی واپس آتے۔اسی طرح گھر کے اندر بھی یہی عمل تھا۔گھر میں اگر ہماری والدہ صاحبہ کی طبیعت ناساز دیکھتے یا انہیں گھر کے کام میں مشغول دیکھتے تو گھر کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹاتے۔اسی طرح بعض دفعہ کھانا کھانے کے بعد اپنے برتن خود دھو کر اپنی جگہ پر رکھ دیتے۔آپ اکثر یہ کہا کرتے تھے کام کرنے سے انسان سستی سے بچ جاتا ہے اور یہی وجہ تھی کہ آپ کو سستی و کاہلی ناپسند تھی۔اور اپنے بچوں میں اگر سستی دیکھتے تو فوراً تربیت کرتے کہ ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

دورِ درویشی

جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو آپ کچھ عرصہ شادی وال گجرات کے کیمپوں میں رہے۔ بعدازاں لاہور آ گئے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ قادیان چھوڑنے سے قبل محترم والد صاحب (مرحوم) نے جماعت سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اگلی ٹرم میں قادیان جانے کیلئے تیار ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے نے جب بذریعہ الفضل 21 دسمبر 1947ء یہ اعلان کرایا کہ قادیان جانے کے لئے وعدہ کرنے والے احباب 25 دسمبر 1947ء کو لاہور پہنچ جائیں اور ان احباب کے نام بھی اعلان میں درج کئے تو ان میں محترم والد صاحب (مرحوم) کا نام بھی 33ویں نمبر پر لکھا۔

(مضامین بشیر جلد دوئم صفحہ 137)

درویشان قادیان کا پہلا قافلہ 6 جنوری 1948 کو قادیان پہنچا ہفت روزہ بدر قادیان کے درویشان قادیان نمبر 2011ء کے مطابق 318 نمبر پر مکرم بشارت احمد ولد مکرم خوشی محمد صاحب قادیان کا نام درج ہے۔

(درویشان قادیان 15 تا 29 دسمبر 2011ء صفحہ 31)

1948ء میں آپ بطور درویش ''حفاظت مرکز'' کے لئے قادیان دارالامان بھجوائے گئے جہاں سے آپ کی 1950ء میں واپسی ہوئی۔ رسالہ الفرقان کے درویشانِ قادیان نمبر 1963ء کے صفحہ نمبر 97 پر درج فہرست نمبر 5 میں آپ کا نام تیسرے نمبر پر مرقوم ہے۔

تقسیم ملک کے بعد قادیان کے مقدس مقامات کی حفاظت سب سے اہم کام تھا جس کے لئے درویشان نے گرانقدر قربانیاں پیش کیں۔ محترم والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ ان کی
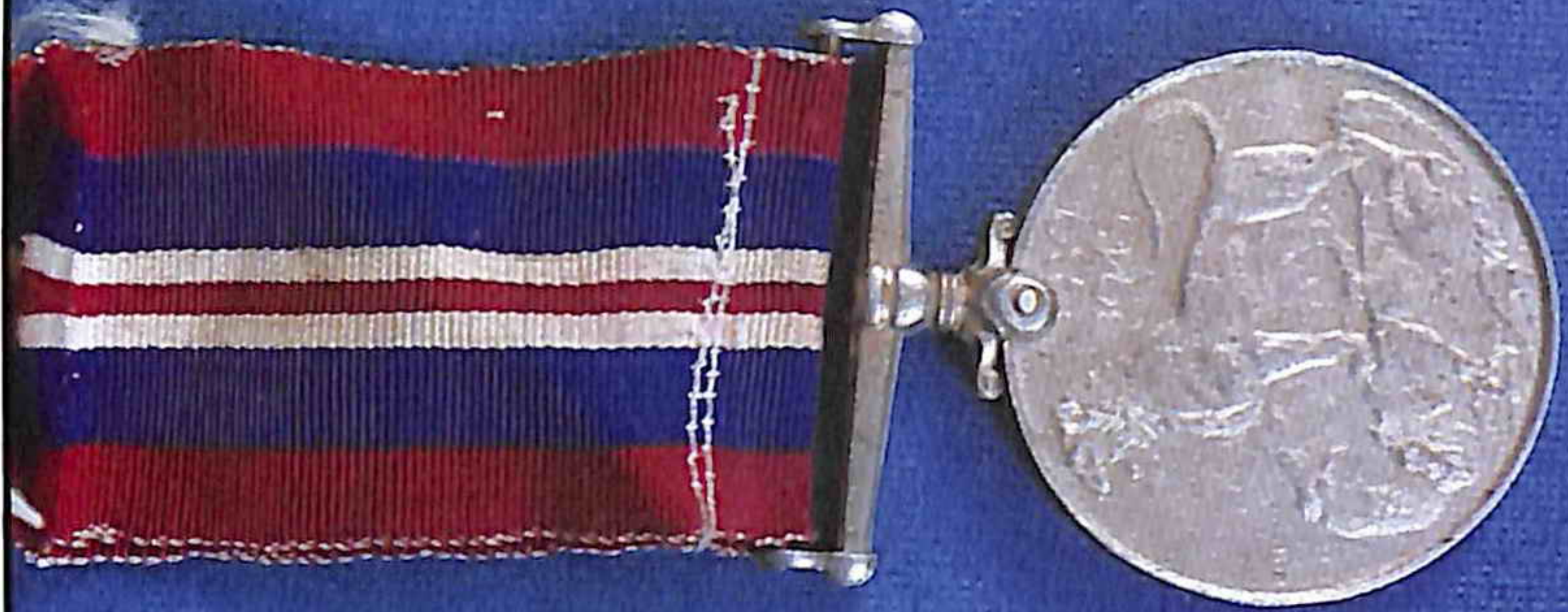
جنگِ عظیم دوم (1939ء تا 1945ء) شمولیت پر ملنے والے تین تمغے
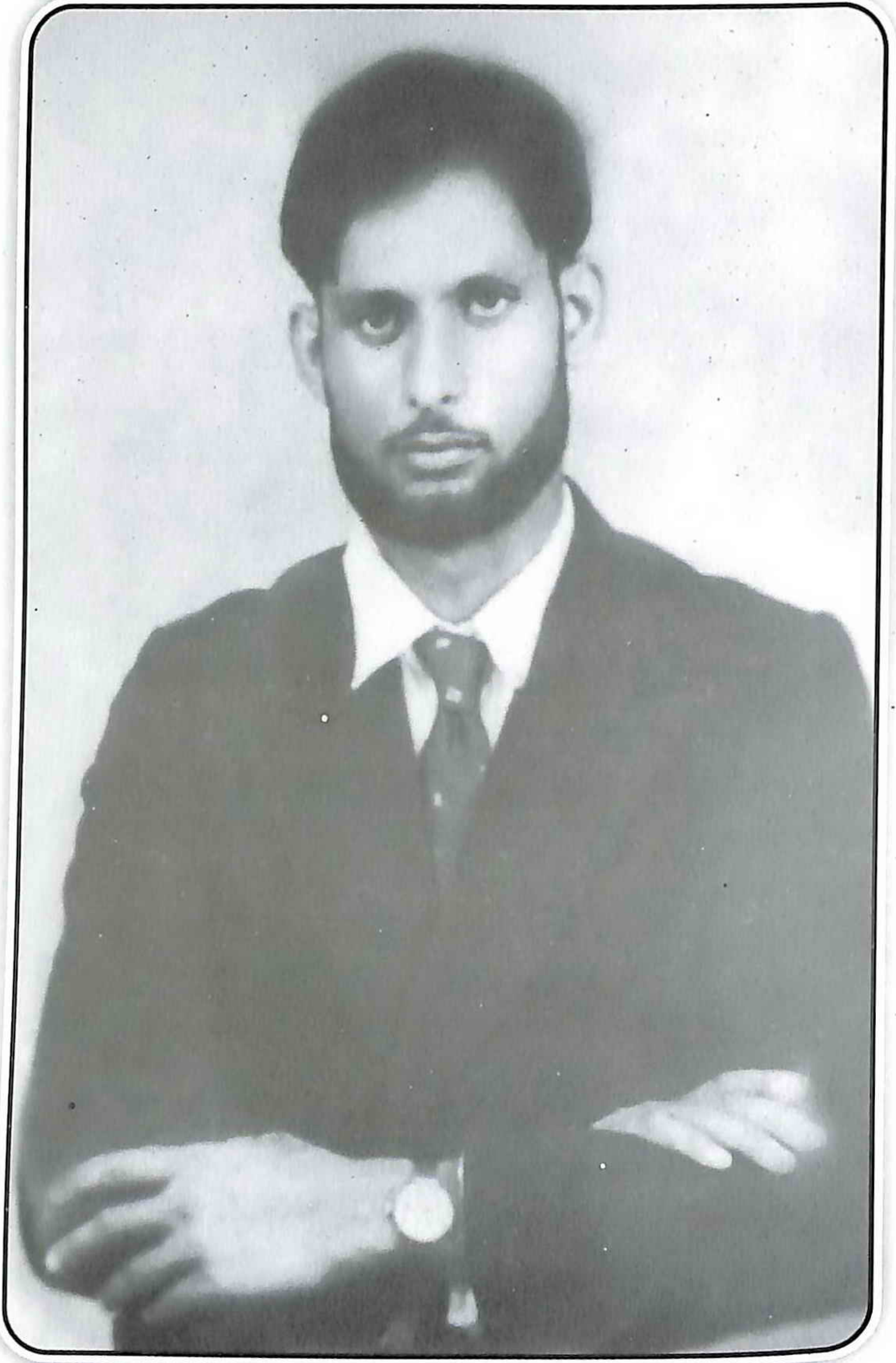
مکرم بشارت احمد صاحب درویش نوجوانی کی ایک یادگار تصویر، سنگاپور 1943ء

بائیں سے دائیں دوسری قطار میں ایستادہ پہلے نمبر پر، مکرم بشارت احمد صاحب درویش
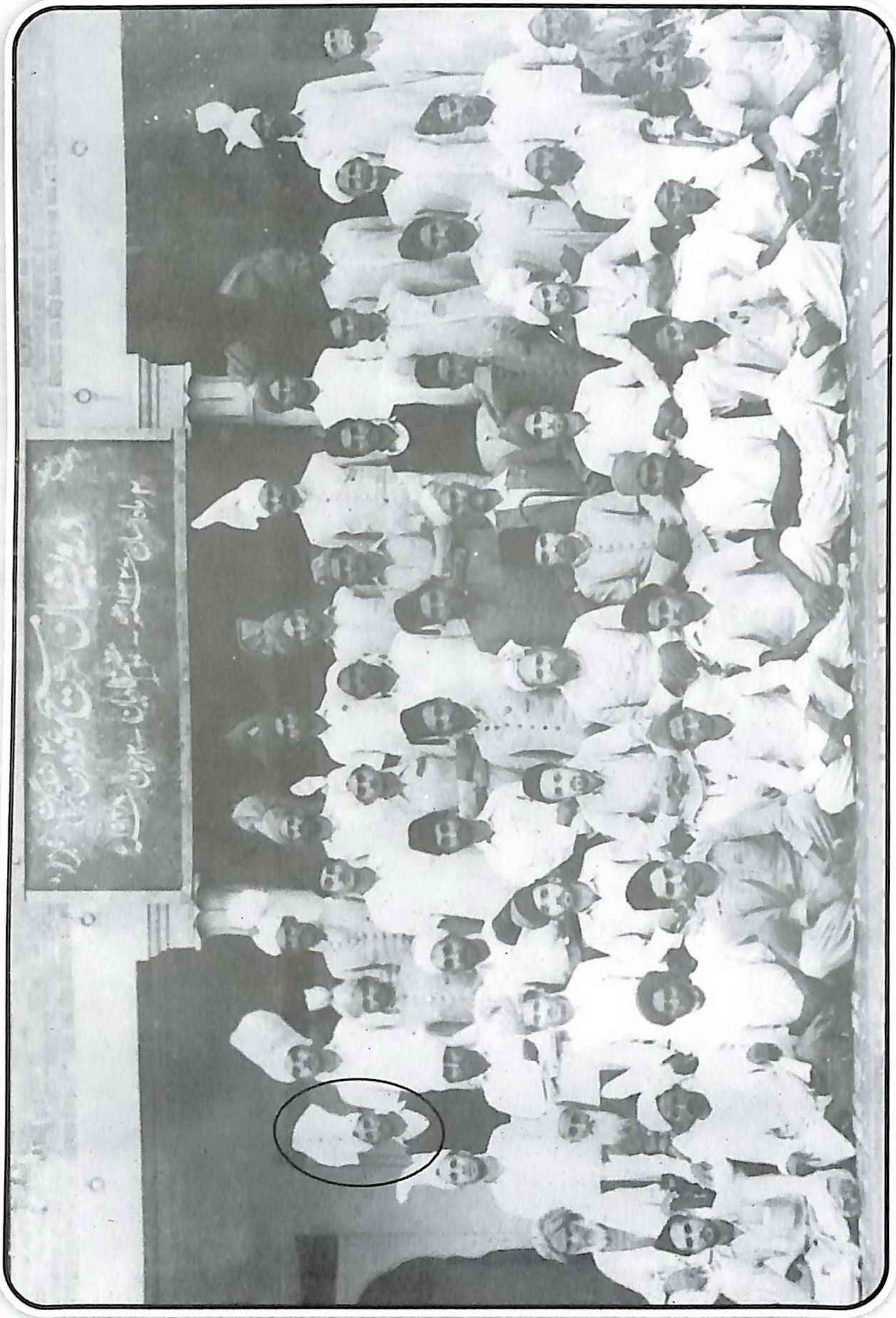
نیچے سے چوتھی قطار میں انتہائی دائیں ایستادہ پہلے نمبر پر مکرم بشارت احمد صاحب درویش
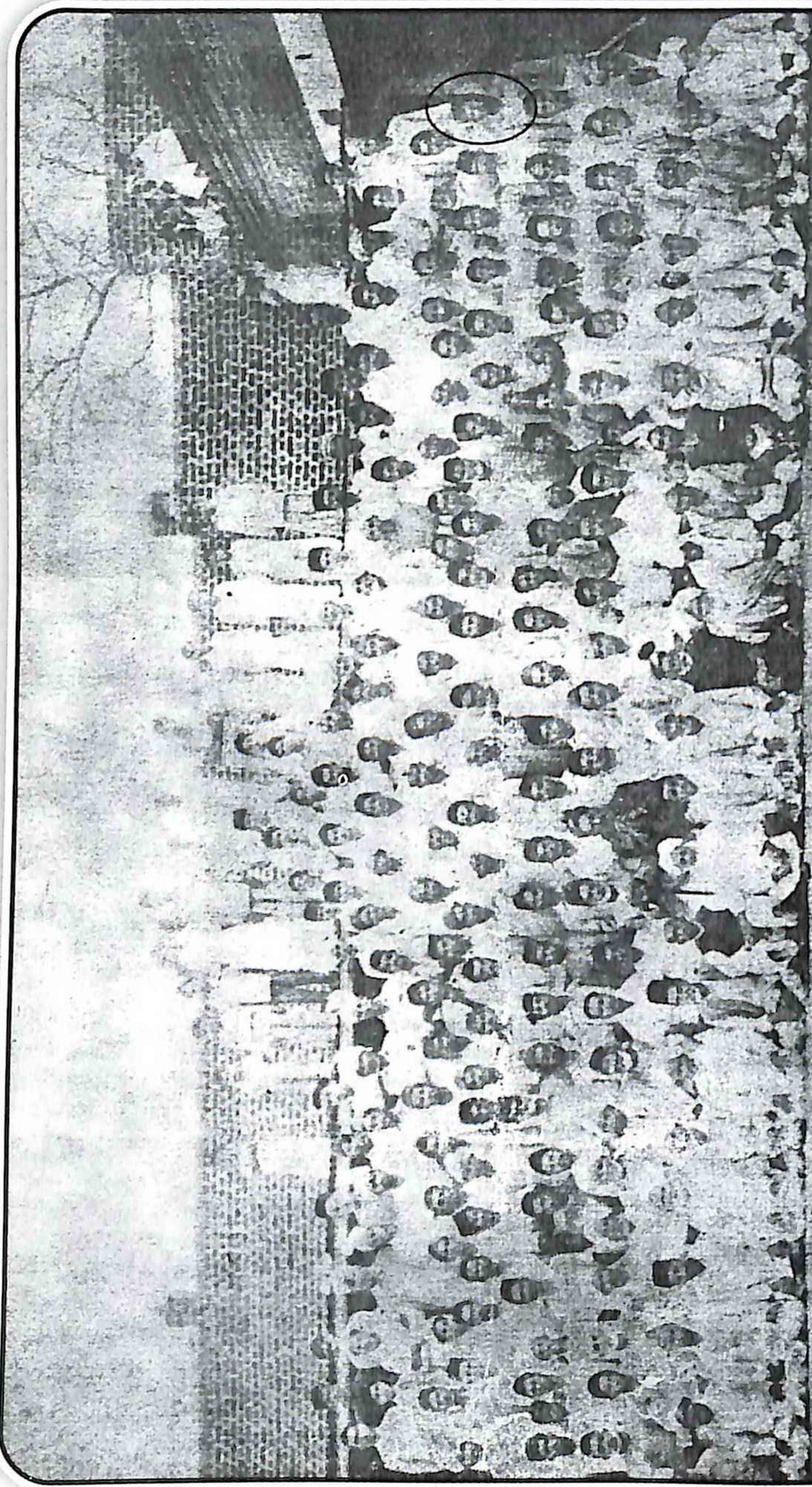
ڈیوٹی زیادہ تر بہشتی مقبرہ میں لگا کرتی تھی جہاں وہ رات بھر پہرہ دیتے تا کہ کوئی دشمن کسی قسم کی شرارت نہ کر سکے۔ ڈیوٹی کے اوقات کے علاوہ جو وقت میسر آتا اس میں والد صاحب کی یہ کوشش رہتی کہ ''بیت الدعا'' جا کر خدا تعالیٰ کے حضور فریاد کرنے میں وقت گزاریں۔ چنانچہ اکثر ذکر کیا کرتے تھے کہ ''بیت الدعا'' میں جو جو دعائیں میں نے مانگیں ان سب کو خدا تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا۔

تعلق باللہ

آپ بتایا کرتے تھے کہ قادیان درویشی کے عرصہ میں مقامات مقدسہ بیت الدعا، بیت مبارک، بیت اقصیٰ، بہشتی مقبرہ وغیرہ میں کثرت سے دعائیں کرنے کا موقعہ ملا۔ اسی دوران ایک دن خواب میں دیکھا کہ کسی نے ان کے ہاتھ پر سات سکے رکھے ہیں جو نہایت چمکدار ہیں۔ اس خواب کی تعبیر فوری سمجھ نہ آئی۔ تاہم بعد کے واقعات نے خود ہی اس خواب کی تعبیر ظاہر کر دی وہ یوں کہ 1953ء میں محترم والد صاحب کی شادی ہوئی اور پندرہ سالوں میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات بیٹوں سے نوازا۔ 1967ء میں جب آپ کا چھٹا بیٹا پیدا ہوا تو آیا نے آپ کو بتایا کہ مبارک ہو اس مرتبہ آپ کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے تو آپ نے فوراً کہا کہ یہ نہیں ہوسکتا۔ بیٹا ہی ہوا ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلے سے بتایا ہوا ہے۔ وہ خاتون یہ سن کر بہت حیران ہوئی اور اپنے محلے میں جا کر اس واقعہ کا ذکر کیا۔

الحمدللہ کہ آپ کی ساری اولاد اس وقت بقید حیات ہے اور بفضل اللہ تعالیٰ خوش وخرم زندگی گزار رہے ہیں۔ فذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

باب سوم

اسفار

پاکستان میں

قادیان کا سفر

آسٹریا میں

کینیڈا میں

کوئٹہ میں

والد صاحب جنوری 1948ء تا مئی 1950ء قادیان میں دور درویشی گزارنے کے بعد حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ امیر جماعت احمدیہ قادیان کی اجازت سے ربوہ پاکستان واپس آ گئے۔

سیدنا حضرت سیدنا مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ جب 1950ء میں کوئٹہ تشریف لے گئے تو والد صاحب کو آپ کے ہمراہ جانے کی سعادت نصیب ہوئی اور پھر حضرت مصلح موعود کے مشورہ سے آپ نے کوئٹہ میں ہی قیام کر لیا اور ایک احمدی دوست مکرم ڈاکٹر محمد عبد اللہ خان صاحب (مرحوم) کے توسط سے جو سول ہسپتال کوئٹہ کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ تھے، آپ کو ہسپتال میں ملازمت مل گئی جہاں سے آپ 1979ء میں ریٹائر ہوئے۔

کوئٹہ میں آپ نے نہایت مشقت زدہ زندگی بسر کی اور سخت محنت سے روزی کماتے رہے اور اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت پر خوب توجہ دی۔ آپ کی زندگی رزق حلال کمانے میں صرف ہوئی۔ اس سلسلہ میں کئی دلچسپ واقعات رونما ہوئے۔ آپ قرض لینے کے قائل ہی نہیں تھے اور ساری عمر اس اصول کو اپنائے رکھا۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ آپ کو قرض کی ضرورت نہیں پڑتی تھی لیکن قرض لیتے نہیں تھے اور اس بات کو زیادہ پسند کرتے تھے کہ گھر کی اشیاء بیچ کر ضرورت پوری کر لی جائے اور قرض نہ لینا پڑے۔

کوئٹہ میں رہائش کے دوران انتہائی سردی کے موسم میں جب کہ شدید برف باری بھی ہوتی آپکی پوری کوشش ہوتی کہ بیت الذکر میں جا کر پانچوں نمازوں کی ادائیگی کریں۔ باوجود

اس کے کہ گھر سے احمدیہ بیت الذکر دور تھی مگر آپ پیدل نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے بیت الذکر جاتے۔ اس بات کی پابندی اپنی اولاد سے بھی کرواتے کہ نماز باجماعت بیت الذکر میں جا کرادا کی جائے، اپنے بچوں سے اکثر اسی بات پر ناراضگی کا اظہار کرتے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کیوں ہوئی۔

جلسہ سالانہ قادیان 1992ء میں شمولیت

آپ 1950ء میں جب قادیان سے واپس آگئے تو پھر ایک لمبا عرصہ تک قادیان جانے کی کوئی صورت نہ بنی۔ چنانچہ بیالیس سال کے بعد 1992ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں آپ کو شمولیت کی توفیق ملی۔ آپ کے ہمراہ خاکسار اور خاکسار کے بڑے بھائی مکرم صداقت احمد صاحب بھی تھے۔ آپ نے ہمیں بڑی تفصیل سے ابتدائی قادیان، اس کے مقدس مقامات، جماعتی لحاظ سے تاریخی مقامات کی سیر کروائی۔ اس موقعہ پر محلّہ دارالسعتہ میں موجود اپنا وہ گھر بھی دکھایا جو بوقت ہجرت چھوڑنا پڑا تھا۔ بقول محترم والد صاحب کے جیسا گھر وہ چھوڑ کر گئے تھے آج بھی ویسا ہی ہے یعنی اس میں کسی بھی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں کی گئی تھی۔ یہ وہی گھر تھا جس کا ذکر نظام وصیت میں شمولیت (7/اپریل 1947ء) کے موقعہ پر محترم والد صاحب نے بطور جائداد کیا تھا۔

(بحوالہ وصیت فارم بشارت احمد درویش)

والد صاحب کے ساتھ زیارت مرکز کا یہ سفر ہمارے لئے بہت بابرکت ثابت ہوا۔

آسٹریا کا ڈاک ٹکٹ

مکرم والد صاحب اپنی عمر کے آخری حصہ میں 1994ء میں کوئٹہ سے آسٹریا چلے گئے۔اور چند ماہ قیام کے بعد پھر واپس کوئٹہ تشریف لے آئے۔

اگرچہ آسٹریا میں آپ کا قیام مختصر رہا تاہم آسٹریا میں ایک دلچسپ بات یہ ہوئی کہ ان کے بیٹے حافظ راحت احمد صاحب شمیم نے والد صاحب کی کٹھن زندگی کا ایک مختصر سا خاکہ تیار کیا جس میں آپ کی پیدائش سے لیکر آخر عمر تک کے سوانح کے اہم خدوخال شامل کئے گئے کہ کس طرح ایک کم تعلیم یافتہ شخص اپنی زندگی گزارتا ہے۔اور ایک کامیاب شخص ثابت ہوتا ہے۔وہ شخص ایک گاؤں سے بچپن میں ہجرت کر کے قادیان چلا جاتا ہے۔وہاں بہت محنت کرتا ہے اور پھر قادیان سے جوانی میں جب حکومت برطانیہ کو جنگ عظیم دوم میں ضرورت پڑتی ہے تو فوج میں بھرتی ہو جاتا ہے۔پھر قادیان میں درویشی کی زندگی کے بعد کوئٹہ شفٹ ہو جاتے ہیں جہاں سخت محنت کرتے ہیں اور باوجود کم تعلیم یافتہ ہونے کے گورنمنٹ ہسپتال میں ملازمت اختیار کرتے ہیں اور یہ کہ باوجود کثیر العیال ہونے کے کس طرح سخت لگن سے اپنی اولاد کو دینی و دنیوی اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ کرتے ہیں اور بھرپور توجہ سے اپنی اولاد کا مستقبل سنوارنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس میں واقعی کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔

والد صاحب جب آسٹریا میں مقیم تھے تو اپنی زندگی کے ان تمام واقعات کو ذہن میں

لاتے ہوئے لوگوں کو اپنی آپ بیتی سناتے۔ آسٹریا میں قیام کے دوران مختلف شخصیات سے ملاقات کرتے اور انہیں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ بھی کرتے۔ انہی شخصیات میں آسٹریا کی سب سے بڑی انشورنس کمپنی ''ویانا انشورنس گروپ'' کے ڈائریکٹر مسٹر کارل کروپفل (Karl Kroepfl) کے ساتھ بھی ملاقات کی جن سے برادرم راحت شمیم صاحب کے بڑے گہرے فیملی روابط تھے اور وہ اُس وقت آسٹریا کے موجودہ صدر مملکت مسٹر Heinz Fischer کے ابتدائی دوستوں میں سے تھے۔

مسٹر Heinz Fischer کے سسر اس سے پہلے انشورنس کمپنی کے جنرل ڈائریکٹر تھے۔ جب 1989ء میں احمدیہ صد سالہ جوبلی پروگرام ہوا تو اس پروگرام میں مسٹر کارل کروپفل نے بمعہ فیملی شرکت کی تھی۔

1994ء میں جب محترم والد صاحب آسٹریا گئے تو گھنٹوں ان سے اسلام احمدیت کے بارے میں گفتگو کرتے رہے۔ اور وہ محترم والد صاحب سے بڑے متاثر ہوئے۔ ان تمام یادوں کو سامنے رکھتے ہوئے محترم حافظ راحت احمد صاحب شمیم آسٹریا پوسٹ سے ایک یادگاری ٹکٹ جاری کروانے میں بفضلہٖ تعالیٰ کامیاب ہو گئے۔ یورو میں پہلی ڈاک ٹکٹ اندرون ملک کے لئے 0.55 سینٹ کی تھی۔ چند سالوں کے بعد 0.62 سینٹ کر دی گئی۔

بطور ریکارڈ خاکسار تحریر کر رہا ہے کہ 24 نومبر 2009ء میں والد صاحب اور میرے بڑے بھائی راحت احمد صاحب شمیم کی فوٹو کے ساتھ آسٹریا پوسٹ نے ایک یادگاری ڈاک ٹکٹ جاری کر دیا جو آج تک جاری ہے۔

نومبر 2014ء میں مجھے بھائی نے ویانا آسٹریا سے ایک خط ارسال کیا جس پر والد صاحب والے فوٹو کے ڈاک ٹکٹ چسپاں تھے۔ جو بطور ریکارڈ اس کتاب میں بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔ کہ کس طرح ایک درویش کو دیارِ غیر میں ان کی خدمات کے صلہ میں یہ اعزاز عطا کیا گیا۔

عمر کے آخری حصہ میں آپ چلنے پھرنے سے قاصر ہو گئے تھے اور وہیل چیئر کی ہاتھ متحرک ہوتے تھے۔ڈاک کی اس تصویر میں بھی والد محترم وہیل چیئر پر ہی براجمان ہیں۔جبکہ برادرم راحت احمد صاحب شمیم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔

❑ ⌘ ❖ ⌘ ❑
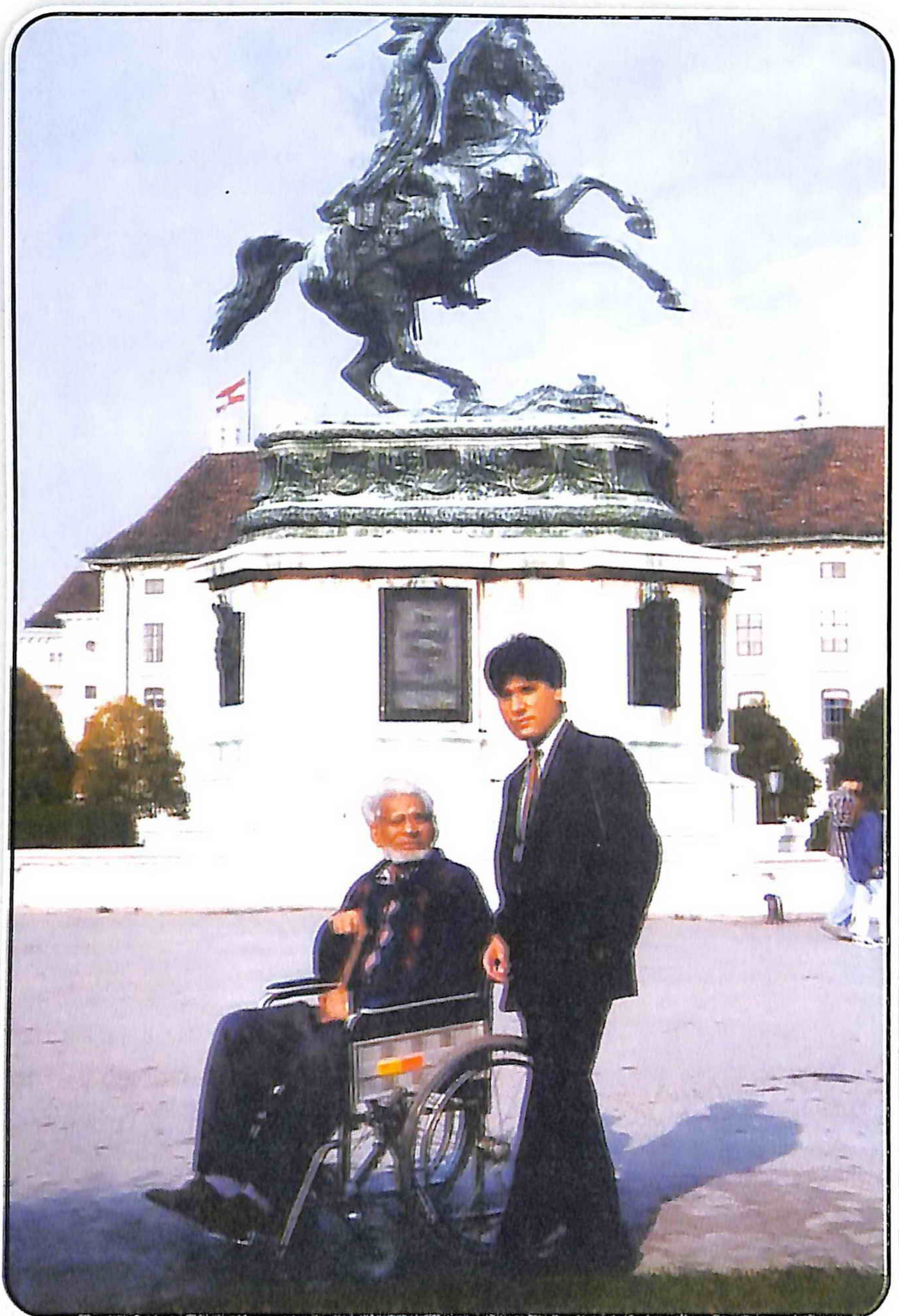
مکرم بشارت احمد صاحب درویش، اپنے بیٹے راحت احمد شمیم کے ہمراہ (ویانا، آسٹریا 1994ء)

PRIORITY
PRIORITAIRE

Vienna 1994
ÖSTERREICH 55

Vienna 1994
ÖSTERREICH 55

Vienna 1994
ÖSTERREICH 55

Vienna 1994
ÖSTERREICH 55

WIEN
ID 5
24.NOV14-10 24
1134

BAR FREIGEMACHT
POSTAGE PAID
ÖSTERREICH
AUSTRIA

000460

Tahir Ahmad Kashif
House # 31-A Street # 2
Darul Fatooh Sharqi
Rabwah (Chenab Nager)
District Chiniot
Pakistan
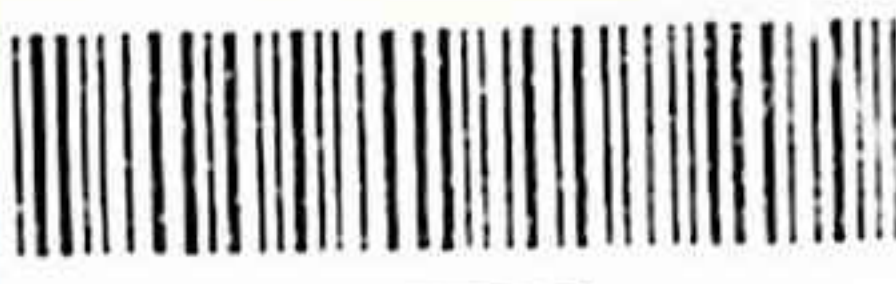
آسٹریا کا یادگاری ڈاک ٹکٹ (2009ء)
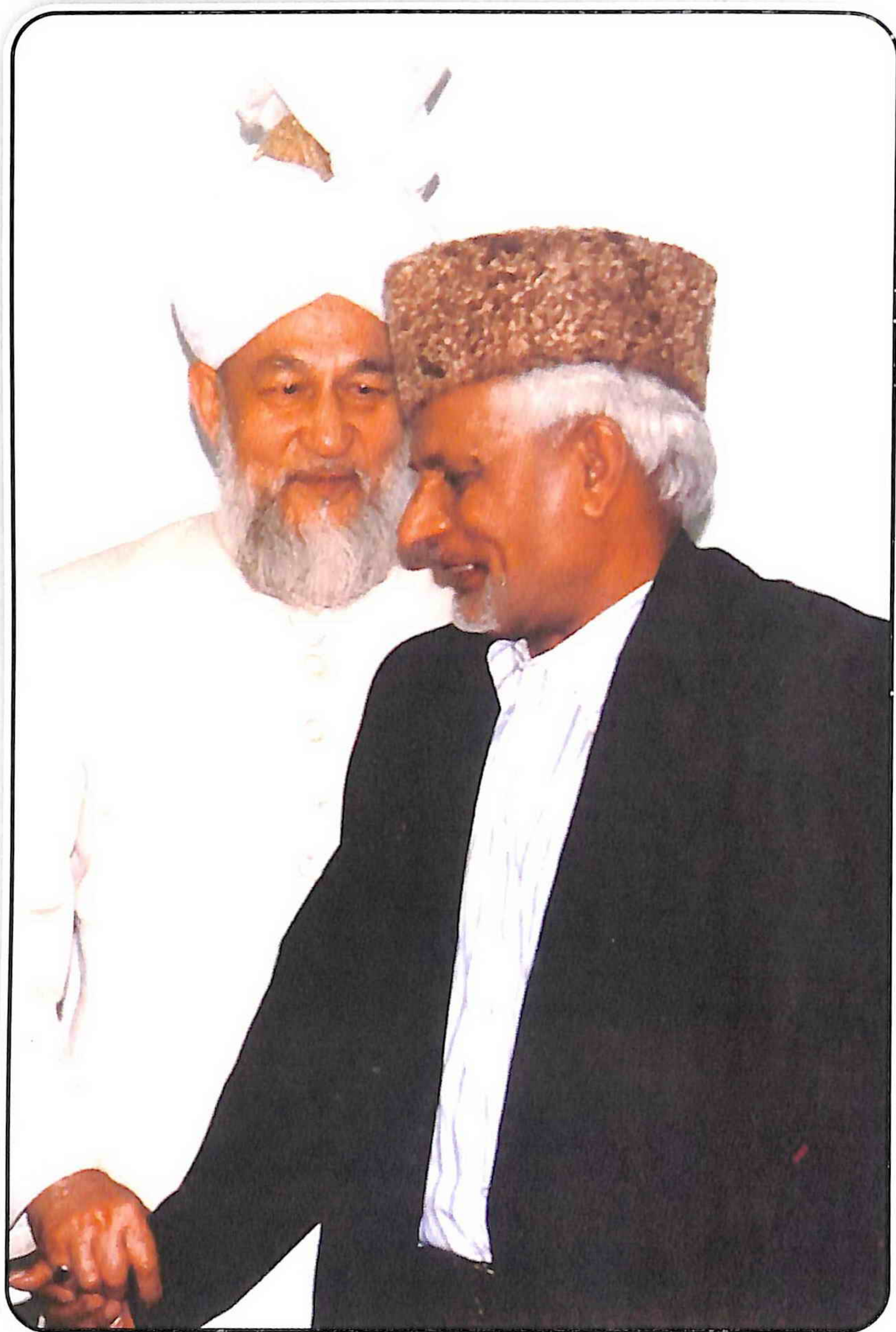
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ہمراہ (کینیڈا 1997ء)

کینیڈا میں

آپ نے آسٹریا سے واپسی پر کچھ عرصہ کوئٹہ قیام کیا اور پھر مستقلاً 1997ء میں اپنے بڑے بیٹے فرحت احمد ناصر صاحب کے پاس ٹورانٹو کینیڈا شفٹ ہو گئے جہاں تا وفات آپ کا قیام رہا۔ کینیڈا میں زیادہ تر وقت بوجہ کمزوری صحت گھر پر گزرتا البتہ جماعتی جلسے اور اجلاسات میں شمولیت کی کوشش کرتے۔ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 1997ء میں کینیڈا تشریف لے گئے تو حضورؒ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور حضرت صاحب کے ساتھ ایک یادگار تصویر بھی کھنچوانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضورؒ درویشان سے بالخصوص شفقت و محبت کا اظہار فرماتے تھے۔

❐⌘❖⌘❐

باب چہارم

سیرت وتاثرات

احمدیت

دنیا میں انسان کی زندگی کے بعض گوشے اس کی وفات کے بعد بھی سامنے آتے ہیں اور ایسا اکثر ہوتا ہے۔ جب خاکسار آپ کا وصیت فارم دیکھ رہا تھا تو ایک دلچسپ پہلو یہ سامنے آیا کہ والد صاحب نے اپنے وصیت فارم میں قوم کے خانے میں اپنی قوم ''احمدی'' لکھی ہوئی تھی۔ اس سے آپ کی عاجزی اور اس بے انتہا عقیدت اور محبت کا اظہار ہوتا ہے جو آپ کو احمدیت یعنی حقیقی دین سے تھی۔ بقول کسے

ہوں اللہ کا بندہ محمد کی اُمت
ہے احمد سے بیعت خلیفہ سے طاعت
میرا نام پوچھو تو میں احمدی ہوں

سیدنا حضرت المصلح الموعود نے 1934ء میں جب تحریک جدید کے بابرکت جہاد کا اعلان فرمایا تو محترم والد صاحب نے لبیک کہتے ہوئے فوراً اس میں شمولیت اختیار کی اور ''دفتر اوّل'' کے ''پانچ ہزاری مجاہدین'' میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔ آپ کا نام کتاب ''تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدیں'' شائع کردہ تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کے صفحہ نمبر 442 پر ہے۔

آپ کی وفات کے بعد آپ کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی ہے کہ آپ کا کھاتہ تحریک جدید زندہ رکھے ہوئے ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے مطالبات میں سادہ زندگی بسر کرنے اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت کا جو ذکر فرمایا ہے۔ محترم والد صاحب کی

ساری زندگی میں یہ دونوں چیزیں نمایاں طور پر نظر آتی ہیں۔ اور اپنی اولاد کو بھی جب نصیحت کا موقعہ ہوتا تو یہی کہتے کہ سادگی اور محنت کی عادت سے انسان پریشانیوں سے بچا رہتا ہے ہمیشہ چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانے چاہیں۔

عبادات میں شغف

چونکہ آپ چھوٹی عمر میں ہی قادیان دارالامان میں رہائش پزیر ہو گئے تھے لہٰذا قادیان کے روحانی تربیتی ماحول کا آپ پر یہ اثر ہوا کہ آپ کو نماز تہجد، پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی اور روزانہ تلاوت قرآن کریم کی عادت پڑ گئی اور بفضل اللہ تعالیٰ تا دمِ وفات آپ ان کی ادائیگی التزاماً کرتے رہے۔ حتیٰ کہ آخری عمر میں جبکہ آپ خود سے اٹھ کر بیٹھ بھی نہیں سکتے تھے مگر تہجد اور نمازوں کے اوقات میں میری والدہ صاحبہ (مرحومہ) سے کہتے کہ مجھے ٹیک لگا کر بٹھا دو تا کہ میں تہجد ادا کرسکوں۔ یہی حال نمازوں کی ادائیگی کے بارے میں تھا۔

نماز باجماعت کی ادائیگی کی آپ کو ہمیشہ فکر رہتی۔ کوئٹہ رہائش کے دور میں انتہا کی سردیوں کے موسم میں جبکہ شدید برفباری بھی ہوتی، آپ کی پوری کوشش ہوتی کہ بیت الذکر میں جا کر پانچوں نمازوں کی ادائیگی کریں، باوجود اس کے کہ گھر سے بھی بیت الذکر دور تھی مگر آپ پیدل نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے جاتے، اس بات کی پابندی اپنی اولاد سے بھی کرواتے کہ نماز باجماعت بیت الذکر میں جا کر ادا کی جائے۔ اپنے بچوں سے اکثر اسی بات پر ناراضگی کا اظہار کرتے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کیوں ہوئی۔ خصوصاً نماز فجر کے لئے جب ہم بھائیوں کو بیدار کرتے تو ساتھ یہ کہتے کہ نماز کے لئے اٹھو اور خدا سے خیر مانگو کہ ہر طرح سے اپنا فضل نازل فرمائے اور مصیبتوں سے اپنی پناہ میں رکھے۔

مالی قربانی

دوسری بات جس کا آپ خاص خیال رکھتے وہ چندہ جات کی ادائیگی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے

فضل سے آپ خود بھی اور ہماری والدہ صاحبہ بھی نظامِ وصیت میں شامل تھے۔آپ کا یہ معمول تھا کہ جس دن آپ کو تنخواہ ملتی تو سب سے پہلے اپنا اور اپنے اہلِ خانہ کا چندہ ادا کرتے۔اس کے بعد گھر کی ضروریات کی طرف نظر کرتے ، ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے چندہ کی ادائیگی ہمارا فرض ہے نہ یہ کہ عہدیداران آپ کے گھر آکر چندہ مانگیں۔آپ کا یہ کہنا تھا کہ آمد کا جو حصہ خدا کی راہ میں ادا کرنا فرض ہے اسے اپنے استعمال میں لانا، گھر یا سارے مال کو بے برکت بنانے والی بات ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ میرے گھر میں بے برکتی ہو۔

ایک نیک خواہش

آپ کی ہمیشہ یہ خواہش اور کوشش رہتی کہ ان کی اولاد زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کرنے والی ہو۔عام حالات میں انہیں یہ بات پسند نہ تھی کہ ان کے بچے بلاوجہ گھر سے باہر نکلیں۔مگر جماعتی خدمات اور جماعتی پروگرامز میں شمولیت کی بات ہوتی تو ان کا یہ کہنا تھا کہ تم لوگ بے شک سارا دن یا رات گھر نہ آؤ مجھے کوئی فکر نہیں۔محترم والد صاحب کی خواہش تھی کہ ان کے بچے حافظِ قرآن بنیں۔چنانچہ اپنے دو بیٹوں کو انہوں نے مدرسۃ الحفظ میں بھجوا دیا جنہوں نے ۱۹۷۲ء تا ۱۹۷۴ء قرآنِ کریم حفظ کیا۔اس عرصہ میں ہماری والدہ صاحبہ کو ربوہ بھجوا دیا تا کہ بچے یکسوئی اور بغیر کسی پریشانی کے حفظ مکمل کرسکیں۔

خاکسار نے جب میٹرک کا امتحان پاس کیا تو والد صاحب سے زندگی وقف کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔اس پر والد صاحب نے انتہائی خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا خوشی کی بات ہوسکتی ہے کہ میرا بیٹا مربی بنے اور دین کی خدمت کرے۔مربیان کا آپ کے دل میں جو احترام تھا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ باوجود آپ کا بیٹا ہونے کے کبھی بھی محترم والد صاحب نے خاکسار کو نام لے کر نہیں پکارا بلکہ جب بھی پکارتے مربی صاحب کہہ کر پکارتے۔خاکسار کو یاد ہے کہ جامعہ احمدیہ میں داخلے

کے بعد جب خاکسار پہلی مرتبہ کوئٹہ اپنے گھر گیا تو اس وقت والد صاحب کی خوشی دیدنی تھی اور بار بار اس بات کا اظہار کرتے کہ میرے ساتوں بیٹوں میں سب سے زیادہ مجھے تمہاری خوشی ہے کہ تم مربی بن رہے ہو اور اس کے بعد ڈھیروں دعاؤں اور نیک تمناؤں کا اظہار کرتے اگر کسی موقع پر کسی معاملے میں سرزنش یا نصیحت کا موقع ہوتا تو فقط اسی فقرہ پر اکتفا کرتے کہ تم تو مربی ہو میں تمہیں کیا سمجھا سکتا ہوں۔

شوقِ مطالعہ

محترم والد صاحب کو مطالعہ کا بھی شوق تھا اور کہا کرتے تھے کہ سلسلہ کی کتابیں خریدتے رہنا چاہیے اور زیرِ مطالعہ رکھنی چاہئیں۔ آپ اخبار الفضل کا مکمل مطالعہ کیا کرتے تھے اور کوئی بھی حصہ بغیر پڑھے نہ چھوڑتے۔ اسی طرح کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ملفوظات اور تفسیر کبیر کا مطالعہ آپ کے معمولات میں شامل تھا اور ان کتب میں درج واقعات اور حکایات آپ وقتاً فوقتاً اپنے بچوں اور ملنے جلنے والوں کو سناتے رہتے۔

آپ کو درثمین اور کلام محمود کی بیسیوں نظمیں زبانی یاد تھیں اور روزمرہ کے معمولات میں آپ باآواز بلند ان نظموں کو پڑھا کرتے تھے۔ اور ہم چھوٹے بہن بھائیوں کو بچپن سے ہی آپ نے وہ نظمیں یاد کروادی تھیں۔ نظمیں یاد کروانے کا آپ نے یہ طریقہ کار اختیار کیا ہوا تھا کہ بچوں کو کہتے کہ اگر تم فلاں نظم زبانی یاد کرلو تو تمہیں اتنا انعام دوں گا۔ چنانچہ انعام کے لالچ میں ہم جلد جلد نظمیں یاد کر کے محترم والد صاحب کو سناتے اور انعام حاصل کرتے۔ نظمیں یاد کروانے کا یہ عمل اپنے پوتے، پوتیوں تک بھی جاری رکھا۔

قناعت پسندی

محترم والد صاحب نے اپنی زندگی ایک قناعت پسند اور خود دار انسان کے طور پر گزاری۔ زندگی کے ابتدائی دور میں باوجود محدود وسائل ہونے سے کبھی کسی سے مدد کی

امید نہ رکھی، بس اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے اور محنت کو انتہا تک پہنچاتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریق سے پورا کیا۔

تائید الٰہی

ابتداء میں جب آپ کوئٹہ آئے تو آپ کے لئے یہ شہر بالکل اجنبی تھا، نہ کوئی عزیز رشتہ دار نہ واقف کار۔ نتیجہ ظاہر تھا کہ نہ رہنے کے لئے جگہ نہ کوئی روزگار اور مالی حالات بھی کوئی قابل ذکر نہ تھے۔ کچھ عرصہ کے لئے رہائش تو بیت الحمد میں ہی مل گئی۔ دن کو آپ تلاش روزگار کے سلسلہ میں باہر نکل پڑتے۔ چند ہی دنوں بعد یہ صورتحال ہوگئی کہ پاس جو پونجی موجود تھی وہ بھی ختم ہوگئی اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ دو دن سے کھانا نہیں کھایا۔ آپ کی طبیعت میں چونکہ انتہا درجہ کی خودداری تھی اس لئے کسی کے سامنے اظہار کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اسی فاقہ کی حالت میں خدا تعالیٰ کے حضور فریادی ہوئے کہ اس درویش کا تُو ہی سہارا ہے۔ دعا کر کے بیت الحمد سے نکلے اور ایک سڑک پر چل پڑے۔ آگے جا کر کیا دیکھا کہ ایک شخص سڑک کے کنارے اپنی خراب کار کے پاس پریشان کھڑا ہے، پوچھنے پر پتہ چلا کہ گاڑی سٹارٹ نہیں ہو رہی اور اسے کسی جگہ فوری پہنچنا ہے۔ والد صاحب گاڑی یا اس کے انجن کے بارے کوئی خاص علم نہیں تھا۔ پھر بھی گاڑی والے سے کہا کہ بونٹ اٹھاؤ میں دیکھتا ہوں۔ گاڑی کا انجن دیکھا۔ ایک دو تاروں کو ہلایا اور مالک سے گاڑی سٹارٹ کرنے کو کہا۔ مالک نے گاڑی سٹارٹ کی تو فوراً سٹارٹ ہوگئی۔ چنانچہ اس نے انعام کے طور پر پانچ روپے دیئے۔ یہ 1950ء کی بات ہے۔ اس دور میں پانچ روپے بہت بڑی رقم تھی۔ والد صاحب نے اسے غیبی امداد سمجھتے ہوئے قبول کیا اور یوں کچھ دن گزرنے کا سامان ہوگیا۔

لیکن اصل مسئلہ تو وہیں کا وہیں تھا یعنی روزگار۔ ایک روز بیت الحمد میں نماز کے بعد کچھ پریشانی کی حالت میں بیٹھے تھے کہ ایک دوست جن کا نام ڈاکٹر محمد عبداللہ خان صاحب تھا

انہوں نے آپ سے دریافت کیا کہ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں؟ محترم والد صاحب نے بتایا کہ ربوہ سے آیا ہوں۔ قادیان میں درویش رہا ہوں اور تلاشِ روزگار میں یہاں تک پہنچا ہوں۔ خدا کی قدرت کہ ڈاکٹر صاحب اس وقت سول ہسپتال کوئٹہ میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ تھے۔ کہنے لگے کل صبح میرے پاس ہسپتال آنا۔ اگلے روز والد صاحب گئے تو ڈاکٹر صاحب نے فوراً نوکری کے آرڈر کردیئے۔ اور ساتھ ہی پوچھا کہ رہتے کہاں ہیں؟ محترم والد صاحب نے بتایا کہ رہائش کی تو کوئی جگہ نہیں بیت الحمد میں ہی رہتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب نے اسی وقت ہسپتال کی رہائشی کالونی میں ایک مکان الاٹ کردیا۔ یوں خداتعالیٰ نے معجزانہ دستگیری فرماتے ہوئے روزگار اور رہائش کے مسائل کو ایک لمحے میں حل فرمادیا۔ فذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء۔

سچائی کا اظہار

محترم والد صاحب راسخ العقیدہ احمدی تھے۔ اور اس بات کا اظہار کرنے میں کبھی جھجک یا تردّد محسوس نہیں کیا کرتے تھے۔ کوئٹہ میں جب آپ کو ملازمت ملی تو پہلے دن ہی اپنی ڈیوٹی پر جا کر وہاں موجود عملے کو اکٹھا کر کے بڑی جرأت کے ساتھ بتادیا کہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہوں اور ربوہ سے آیا ہوں۔ کوئٹہ ایسی جگہ ہے جہاں پٹھانوں، بلوچوں کی اکثریت ہے اس کے علاوہ وہاں عیسائی بھی کافی تعداد میں تھے۔ آپ کی اس جرأت وحوصلہ کو دیکھ کر کسی میں ہمت نہ ہوئی کہ آپ کے ساتھ کوئی اونچی نیچی بات کرسکے اور تا دمِ ریٹائرمنٹ 1979ء تک آپ نے نہایت وقار کے ساتھ وہاں ملازمت کی۔ گو کہ لوگ احمدی ہونے کی وجہ سے آپ کے بارے میں مخالفانہ باتیں تو کیا کرتے تھے مگر کسی کو یہ جرأت نہ ہوتی کہ آپ کے سامنے اس طرح کی بات کرے۔ دورانِ ڈیوٹی جب نماز کا وقت آتا تو آپ اپنے افسر بالا کو بتا کر کہ میں بیت الحمد میں نماز ادا کرنے جارہا ہوں، نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے چلے جاتے۔ ہسپتال

سے احمد یہ بیت الحمد کا فاصلہ تقریباً ایک کلومیٹر تھا، آپ کے پاس کوئی سواری تو تھی نہیں لہٰذا پیدل ہی جانا آنا ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچوں وقت نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے پیدل بیت الحمد جایا کرتے۔

احمدیت کی سچائی

ہسپتال کی رہائشی کالونی میں آپ کا اکیلا ہی احمدی گھر تھا۔ باقی سب پٹھان، بلوچ، سندھی اور ایبٹ آباد کی طرف کے لوگ تھے۔ الّا ماشاءاللہ یہ سب لوگ احمدیت کے سخت مخالف تھے اور اپنی نجی مجالس میں آپ کے متعلق اور جماعت کے خلاف باتیں کیا کرتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی شان اور احمدیت کی برکت سے پوری کالونی میں سے کسی کو بھی کبھی قرض لینے کی ضرورت پڑتی یا کوئی امانت رکھوانا ہوتی تو ان کی نظر آپ کے گھر کی طرف ہی اٹھتی کہ اس گھر میں رکھوائی گئی امانت محفوظ رہے گی اور واپس مل جائے گی اور قرض کے لئے ضرورت بھی اسی گھر سے پوری ہوگی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ ہماری والدہ محترمہ (مرحومہ) کے درجات بلند کرے۔ ہمسایوں کی کوئی خاتون بھی کسی قسم کی مالی امداد یا قرض یا کسی گھریلو ضرورت کے لئے آپ کے پاس آتی تو خالی ہاتھ نہ جانے دیتیں۔ یہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احمدیت کی برکت تھی۔

سادہ طرزِ زندگی

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ محترم والد صاحب کو تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہدین میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ مطالبات تحریک جدید میں حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ نے ایک مطالبہ سادہ زندگی بسر کرنے کا بیان فرمایا تھا۔ محترم والد صاحب (مرحوم) کی زندگی میں سادگی کا عنصر بہت ہی نمایاں تھا۔ آپ کو کسی قسم کی تصنّع یا بناوٹ پسند نہ تھی۔ ہر کام میں سادگی پسند تھی۔ کھانے پینے میں سادگی، لباس میں سادگی، رہن سہن میں سادگی۔ آپ کو بے جا

اسراف سے سخت نفرت تھی۔

بچوں کی تعلیم وتربیت کی لگن

محترم والد صاحب نے سکول کی باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔ دوسری جماعت میں سکول کو خیرباد کہہ دیا تھا اور ہماری والدہ صاحبہ مرحومہ تو سکول گئی ہی نہیں تھیں۔ مگر اپنے بچوں کے متعلق آپ کی شدید خواہش تھی کہ وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس خواہش کو قبولیت کا شرف بخشا اور اپنی اس سچی لگن اور خواہش کو انہوں نے پوری توجہ اور جانبازی کے ساتھ پورا کیا۔ کثیر العیال ہونے اور مالی فراخی نہ ہونے کے باوجود آپ نے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔

تاثرات مکرم فرحت احمد ناصر صاحب

آپ کے بڑے بیٹے مکرم فرحت احمد ناصر صاحب ٹورانٹو کینیڈا سے تحریر کرتے ہیں کہ:

میرے ابا جان ایک عجیب درویش صفت انسان تھے اور توکل علی اللہ کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ آپ کو ہمیشہ میں نے سخت محنت کا عادی پایا۔ باہر سے جب گھر آتے تو گھر کے کام بھی ایسے کرتے جیسے یہ بھی ان کا ہی کام ہے۔ مثلاً کھانے کے برتن اپنے ہاتھ سے دھو ڈالتے۔ گھر کی چیزوں کو سلیقے سے درست کر دیتے۔ وقت ہوتا تو کپڑے بھی دھو ڈالتے۔ اگرچہ والدہ صاحبہ منع کرتیں کہ آپ کام سے تھکے ہوئے آئے ہیں لیکن والد صاحب کا یہ مقولہ تھا کہ کام کرنے سے انسان صحت مند رہتا ہے۔ اور دماغ بھی غیر ضروری باتیں سوچنے سے محفوظ رہتا ہے۔

میں نے انہیں ہمیشہ نماز باجماعت کا پابند پایا۔ آپ مالی مشکلات کے باوجود چندہ جات کی ادائیگی میں بھی مستقل مزاج تھے۔ مالی فراخی میں تو راہ مولیٰ خرچ کرنے والے بہت سے

احباب کو دیکھا ہے مگر مال نہ ہوتے ہوئے اللہ کی راہ میں مستقل مزاجی سے خرچ کرنے والوں کو بہت کم دیکھا ہے جن میں سے آپ بھی ایک تھے۔

کوئٹہ میں والد صاحب کی ذاتی نیکی، تقویٰ اور جذبہ خدمت خلق کی وجہ سے ہسپتال کا عملہ اور مریض انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ بعض اوقات ڈاکٹروں کی وجہ سے ان کو تکلیف بھی اٹھانی پڑتی تھی مگر ہر مرتبہ ان کے توکل علی اللہ اور دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ انکی مشکل کشائی فرماتا۔ آپ بڑے وثوق سے کہتے کہ اس نے ایک درویش کو تنگ کیا ہے اب وہ نہیں رہے گا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر اپنا رنگ دکھاتی یا تو اس ڈاکٹر کا تبادلہ ہو جاتا یا وہ خود ہی بوجوہ دوسری جگہ چلا جاتا۔

آپ نظام جماعت کی اطاعت کا درس ہمیشہ اپنے بچوں کو دیتے اور چار باتوں پر بہت زور دیتے۔ نماز باجماعت، تلاوت قرآن کریم، چندوں کی ادائیگی اور خلافت سے وابستگی۔

1974ء کے سال نے جماعت احمدیہ کو ایک نئے موڑ پر لا کھڑا کر دیا۔ پاکستان کے دوسرے علاقوں کی طرح کوئٹہ کے افرادِ جماعت کو بھی ایک کڑے امتحان سے گزرنا پڑا۔ مکرم والد صاحب نے نہ صرف خود مشکل حالات کا بڑے صبر اور حوصلے سے مقابلہ کیا بلکہ اپنی تمام اولاد کو بھی ہمت، جوانمردی اور حوصلے سے حالات کا مقابلہ کرنے کا عملی درس دیا۔ جس کے نتیجے میں بعض اوقات موت کو سامنے دیکھ کر بھی گھبراہٹ نہیں ہوئی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے ہر مرتبہ کسی بڑے امتحان سے محفوظ رکھا۔

تاثرات مکرمہ روبینہ کوثر صاحبہ

مکرم بشارت احمد صاحب درویش کی سب سے چھوٹی بیٹی مکرمہ روبینہ کوثر صاحبہ مقیم یوکے اپنے تاثرات میں لکھتی ہیں:

میرے ابا سب کا بہت خیال رکھنے والا وجود تھے اور ان کا پیار کرنے کا اپنا انداز تھا مگر

دینی معاملات اور جماعتی کاموں میں سختی کا پہلو بھی نمایاں تھا خصوصاً نمازوں کی ادائیگی میں کوتاہی کو سخت ناپسند کرتے۔ اگر فجر کی نماز نیند کے غلبہ کی وجہ سے ادا ہونے سے رہ جاتی تو جس وقت بھی ہم جاگتے سب سے پہلے ہمیں نماز کی ادائیگی کی تاکید ہوتی اور پھر ناشتہ کی اجازت۔ اسی طرح تلاوت قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ کی تلقین بھی ان کی روزہ مرہ کی نصائح میں شامل تھی۔

خود بھی مطالعہ کا بیحد شوق تھا اور ہر وقت ان کے ہاتھ میں کوئی جماعتی کتاب یا الفضل اخبار رہتا تھا۔ خود پڑھتے رہتے اور قریب جو بھی بچہ ہوتا اسے بتاتے رہتے کہ اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا خلفاء نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چندوں کی ادائیگی کے بہت پابند تھے اور نظام وصیت میں شامل ہونے کی وجہ سے تمام رسیدیں ان کے پاس کئی کئی سال تک محفوظ رہتیں۔ اسی طرح ہر نئی جماعتی تحریک میں فوراً شامل ہوتے اور لبیک کہتے ہوئے تمام بچوں کو بھی شامل کرتے۔

خودداری ان کے اوصاف میں سے ایک خاص وصف تھا۔ کسی سے مدد مانگنے کی بجائے قناعت کرتے اور پھر دعا کر کے اللہ سے مدد کے طالب رہتے اور بچوں کو بھی اسی کی تلقین کرتے رہتے۔

تمام اولاد کی جماعت سے وابستگی کی نہ صرف دعا کرتے بلکہ عملی کوشش بھی کرتے۔ دین کی خدمت اور خلافت سے وفاداری کی تلقین کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ خلافت سے ان کی محبت اور تعلق بے مثال تھا۔ جو بات بھی خلیفہ وقت کی زبان سے سنی فوراً لبیک کہا، جیسے بجلی کا سوئچ آن کرنے سے بلب فوراً روشن ہو جاتا ہے بعینہٖ ایسا ہی ہوتا اور اس کی تاکید سب اہل خانہ کو بھی ہوتی۔

تاثرات اہلیہ رفاقت احمد صاحب

خاکسار کی بھاوجہ اہلیہ مکرم رفاقت احمد، والد صاحب کے بارہ میں اپنے تاثرات کا یوں اظہار کرتی ہیں:

آج کچھ تحریک ہوئی کہ اپنے بزرگ سسر مرحوم کی یادوں کو تازہ کروں۔ مرحوم ہمیشہ یادوں اور دعاؤں میں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر خاص فضل ہے جو اس نے مجھے ایک عظیم درویش کی بہو ہونے کی سعادت بخشی ہے۔ میری یادوں کے خزانے میں اس بزرگ سیرت انسان کی جتنی یادیں ہیں وہ نہایت خوش گوار ہیں۔

میرے سسر کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر معمولی تعلق تھا۔آپ نہایت دعا گو شخص تھے۔ میرے سسر صاحب کی ایک خاص خوبی یہ تھی کہ جب کوئی فرد بیمار ہوتا تو اس کی بہت تیمارداری کرتے ،خوراک میں یخنی پھل وغیرہ کا انتظام کرتے۔ خود دعاؤں میں لگ جاتے۔ شرح صدر ہونے تک دعا دارو کرتے رہتے۔ اکثر قبل از وقت بتا دیتے کہ بس ٹھیک ہو جائے گا فکر نہ کرو۔ ان کی وفات کے بعد ہمیں نمایاں طور پر احساس ہوا کہ ایک پُر شفقت وجود اب نہیں رہا اور ہر دم دعاؤں کے لئے اٹھنے والا ہاتھ ابدی نیند سو چکا ہے۔

صاف گوئی آپ کا بنیادی وصف تھا کبھی جھوٹ نہ بولتے حتٰی کہ نقصان ہی کیوں نہ ہو جائے۔ وقت ضائع کرنے کو سخت ناپسند فرماتے۔ اپنے اصولوں پر سختی سے کار بند رہتے۔ شریعت کے معاملہ میں اللہ اور رسول کے احکامات پر عمل پیرا رہتے۔ کبھی کسی کی پروا نہیں کی۔ عام طور پر انہیں سخت مزاج کچھ تلخ سمجھا جاتا تھا مگر قریب سے دیکھنے پر پتہ چلتا تھا کہ انتہائی کھرے، سچے، دیانتدار، ایک محبت بھرا احساس دل رکھنے والے انسان تھے۔ ہمیشہ حوصلہ بلند رکھتے۔ کبھی مایوس نہیں ہوئے۔

آپ نے اپنی ساری اولاد کو باجماعت نماز کا نہ صرف عادی بنایا بلکہ دوام اختیار کرنے

والا بنایا۔ اسی طرح انہیں ہر طرح کے حالات سے نبرد آزما ہونا سکھایا۔ ایک بہترین ٹائم ٹیبل کے ساتھ زندگی گزارنے کی عادت ڈالی۔

ایک حدیث مبارکہ میں کچھ ایسے ذکر ملتا ہے۔ کسی مومن مرد کے گھر کوئی عورت ناخوش نہیں رہ سکتی۔ اس فلاسفی کو میرے سسر صاحب نے ایسے سمجھا ہوا تھا۔ اپنی اہلیہ کے ساتھ انتہائی بہترین حسن سلوک تاحیات رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کو گھر اور باہر رہنے کے تمام ڈھب سکھا ڈالے۔ دین کی خدمت کرنے کا ایسا جذبہ پیدا کر دیا کہ ان کا جماعتی کام کئے بغیر گزارہ ہی نہیں ہوتا۔ جس کی گواہی مَیں اپنی تمام تر ازدواجی زندگی گزارنے کے بعد دیتی ہوں۔ اور میں شکرانے کے طور پر اپنے حلقہ احباب میں ان کی مثالیں دیتی ہوں اور دلی طور پر اپنے سسر کی شکر گزار ہوں ان کے درجات بلند کرنے کے لئے دعا گو ہوں۔

شادی کے بعد میں نے اپنے سسر کو تہجد گزار، نمازوں کا حد درجہ پابند پایا تو میں بے انتہا خوش ہوئی کیونکہ میں بچپن سے دعا کیا کرتی تھی کہ خدایا مجھے نمازی خاندان عطا کرنا۔ پھر جب فجر کی نماز کے لئے بسا اوقات میرے سسر حد سے زیادہ سختی کرتے اور اس گھر میں فجر قضا کرنے کی کوئی جرأت ہی نہ کر سکتا گویا معافی کی کوئی صورت نہیں۔ تو مجھے دلی سکون اور خوشی ہوتی۔ میں اپنی نمازوں میں اپنے رب کی نہایت شکر گزار ہوتی کہ خدایا تیرا شکر ہے کہ تو نے میری خواہش پوری کر دی اور نمازی گھرانہ عطا کیا۔

تاثرات مکرم نصیر احمد فاروقی صاحب

مکرم نصیر احمد فاروقی صاحب (امیر ضلع کوئٹہ) اپنے مکتوب محررہ 13 دسمبر 2014ء میں تحریر کرتے ہیں:

محترم بشارت احمد درویش صاحب نہایت نیک، مخلص، متقی اور صالح انسان تھے۔ میرے نزدیک آپ نے اپنی زندگی کے بہترین مقصد میں سے سب سے بڑا مقصد جو خدا اور

اس کے رسول کی طرف سے آپ کے سر پر تھا، آپ نے اُسے کما حقہ ادا کیا اور اولاد کی تربیت ایسے انداز میں کی کہ اللہ کے فضل وکرم سے ساری اولاد خادم دین اور نیک صالح نمازی ہے۔ ہم نے آپ کو ہمیشہ احمدیہ بیت الذکر کوئٹہ میں آتے ہوئے دیکھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں میں بیت الذکر اور جماعت کے ساتھ ایسا لگاؤ پیدا کر دیا کہ وہ جماعت کی خدمت کرنے میں ہمیشہ خوشی محسوس کرتے ہیں۔

آپ خدمت خلق کے کاموں میں بھی بہت نمایاں تھے کیونکہ آپ کا تعلق سول ہسپتال سے تھا۔ ڈاکٹروں کے ساتھ کام کر کے ایسا تجربہ تھا کہ آپ خود بھی مریضوں کو ادویات یا نسخہ تجویز کر سکتے تھے۔ جماعت میں کبھی کسی سے آپ کے بارہ میں کوئی ایسی بات نہیں سنی کہ آپ نے کسی کو نا امید کیا ہو۔ ہمیشہ جماعت کے ساتھ ساتھ انفرادی طور پر بھی ہر شخص کے ساتھ دوستانہ اور مخلصانہ تعلق تھا۔ آپ نے کوئٹہ میں چھیالیس سال کا طویل عرصہ گزارا اور اس کے بعد کینیڈا چلے گئے لیکن جب بھی کوئٹہ آتے تو احباب جماعت سے ملکر بہت خوش ہوتے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی وہ تمام دعائیں اور خواہشات جو اپنی اولاد اور جماعت کیلئے کیں قبول فرمائے آمین۔

تاثرات مکرم قمر احمد طاہر صاحب

میرے ماموں محترم بشارت احمد درویش صاحب کے ساتھ میرا پہلا تعارف اس وقت ہوا جب خاکسار نے تعلیم کے سلسلہ میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ لیا۔ کیونکہ آپ ملازمت کے سلسلے میں کوئٹہ میں بمعہ اہل خانہ رہتے تھے اور ہم لوگ ضلع نارووال کے ایک گاؤں میں رہتے تھے۔ لہٰذا جان پہچان بہت کم تھی البتہ اتنا معلوم تھا کہ ہمارے ایک ماموں کوئٹہ میں رہتے ہیں۔ جبکہ ربوہ والے مکان میں نانا جان اور نانی جان ہی رہتے تھے اور انہی کے ہاں ہی

آمدورفت رہتی تھی۔ میں نے تقریباً دو سال کا عرصہ بغرض تعلیم ربوہ میں گزارا اور جب بھی آپ ربوہ آئے تو غالباً کسی تقریب کا ہی موقع ہوتا تھا یعنی جلسہ سالانہ اجتماع اور کوئی شادی وغیرہ۔ ایسے مواقع پر آپ سے مل بیٹھ کر ہلکی پھلکی گفتگو کرنے کا بھی موقع ملتا۔ آپ ہمیشہ شفقت سے پیش آتے اور اپنے بچوں کے ساتھ دارالرحمت بازار بھی ساتھ لے جاتے اور ضرورت کی اشیاء خرید کر دیتے۔ یہ آپ کی محبت کا نتیجہ تھا اور غالباً یہ وجہ بھی تھی کہ میں آپ کا بڑا بھانجا تھا۔ نانا جان کیونکہ اس وقت بقید حیات تھے۔ لہٰذا زیادہ عرصہ ان کے ساتھ ہی گزرتا اور آپ کا اس گھر میں قیام بہت تھوڑا ہی ہوتا تھا۔

محترم ماموں سے رشتہ الفت اس وقت مزید پروان چڑھا جب میں فوج میں ملازمت کے سلسلہ میں کوئٹہ چھاؤنی مقیم تھا۔ کیونکہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے چھاؤنی سے کوئٹہ شہر آنا پڑتا تھا۔ لہٰذا نماز سے فارغ ہو کر اکثر گھر آجاتا اور دوپہر گزار کر پچھلے پہر واپس جاتا۔ گویا تین سال کا عرصہ مجھے بہت قریب سے آپ کو دیکھنے کا موقع ملا آپ کے مزاج میں سختی بھی دیکھی اور نرمی بھی مگر ایک بات جو نہیں بھولتی وہ پدرانہ شفقت اور آپ کے بچوں کی فرمانبرداری ہے۔ ماموں کی پہلی بار رعب آواز پر ہی کام کا کرنا ایک روایت تھی اور کبھی دوبارہ کہنے کی نوبت ہی نہ آتی۔ فجر کی نماز ہو یا عشاء کسی پر بھی بلاوجہ ناغہ کرنے کی نہ خود عادت تھی اور نہ ہی بچوں کی مجال کہ کوئی خود ناغہ کر سکے یا اٹھنے میں تاخیر کرے یا مسجد تاخیر سے پہنچے۔ باوجودیکہ احمدیہ بیت الذکر گھر سے تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر تھی۔

1977ء میں جب بھٹو صاحب کی حکومت ختم ہوئی اور بعدازاں جنرل ضیاء الحق نے اپنی نامزدگی (بطور صدر) کے لیے ریفرنڈم کا سہارا لیا تو آرمی میں بھی ووٹ ڈالنے کا انتظام تھا اور انکی اپنی لسٹ تھیں کیونکہ غیر مسلم ووٹر کی حیثیت سے جماعت کے افراد نے حصہ نہیں لینا تھا لہٰذا ہم نے بھی ووٹ نہ بنوائے۔ اگرچہ اپنی یونٹ میں رجسٹرڈ احمدی کی وجہ سے میری اپنی ایک پہچان تھی مگر نہ معلوم کہ کس طرح ووٹر لسٹ میں میرا نام درج ہو گیا۔ چونکہ جماعت بھی اپنے ووٹر

کو monitor کر رہی تھی ۔لہٰذا جمعہ کے دن بیت الذکر میں اعلان ہوا کہ امیر صاحب سے بعد از جمعہ مل لوں۔جبکہ میں اس معاملے سے قطعی لاعلم تھا۔میرے ماموں ہی مجھے خود امیر صاحب کے پاس لے گئے اور میرا تعارف کروانے کے بعد یہ بھی واضح کیا کہ اس نے نہ تو ووٹ بنوایا ہے اور نہ ہی ووٹ کاسٹ کیا ہے اور اگر کسی نے اسکا نام استعمال کیا ہے تو اسکو علم نہیں ہے اور یہی حقیقت تھی۔اس طرح میرے ماموں جان کی وضاحت کو ہی کافی سمجھا گیا اور یہ مسئلہ بھی ماموں جان کے حسن تدبر اور معاملہ فہمی سے حل ہو گیا۔

خاکسار کو تقریباً تین سال ماموں اور ان کی فیملی کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور اگر میں کہوں کہ ایک چھوٹی سی جگہ پر ایک مکمل اور اکثر لحاظ سے ایک بڑی فیملی نہایت نفاست، محبت و پیار اور باہمی الفت سے زندگی بسر کر رہی تھی تو ہرگز غلط نہ ہوگا بلکہ اگر کہوں کہ میں نے کسی دن بھی ان میں باہمی تکرار۔لڑائی جھگڑا یا رنجش کو نہیں دیکھا یا میرے علم میں نہیں آیا تو یہ بھی مبالغہ نہ ہوگا بلکہ ایک حقیقت ہے اور اس ڈسپلن کو قائم کرنے میں یقیناً جہاں باقی افراد کی کوشش بھی تھی وہاں ماموں جان (جو کنبہ کے سربراہ تھے) کی معاملہ فہمی اور حسن سلوک کا بہت بڑا دخل نظر آتا ہے۔ماموں جان نے تھوڑا سا عرصہ فوج میں بھی گزارا تھا لہٰذا اس فوجی ڈسپلن کی عکس بندی بھی اکثر ان کے مخصوص مگ (چائے/پانی پینے کا برتن) کی موجودگی کی وجہ سے نمایاں ظاہر ہوتی تھی۔

ایک اور بات جو ہم سب کے لئے باعث نمونہ ہے یہ کہ ماموں جان کوشش کرتے تھے کہ اپنا کام خود ہی کریں اور اس میں کوئی عار نہ سمجھتے تھے۔مثلاً اگر چائے پی ہے تو کپ کو خود ہی پانی سے صاف کر لیتے اور علی الصبح خود چائے بنانا اور برتن سمیٹنا ورنہ بعض لوگوں کو یہ عادت ہوتی ہے کہ صبح صبح اپنی بیویوں کو پابند کرتے ہیں کہ ان کو وقت مقررہ پر چائے دی جائے۔موصوف نہ صرف خود پابند تھے بلکہ اپنے بچوں سے بھی اس کی توقع رکھتے تھے کہ استعمال شدہ برتنوں کا ذخیرہ اور انبار نہ لگایا جائے بلکہ موقع کے مطابق ان سے مناسب سلوک کر لیا جائے اسی طرح

بچوں کو تاکید تھی کہ باہر سے آنے والے کی بات پر فوراً توجہ دی جائے (مثلاً دروازہ کھولنا، دودھ والے سے جلدی معاملہ کرنا یا فقیر کو کچھ دینا) اور یہ بھی کہ بلا وجہ گھر سے باہر نہ نکلا جائے اور نہ ہی محض شوق کی خاطر بازار میں گھوما جائے بلکہ ہر کام ضرورت کے تحت جلد از جلد انجام پذیر ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور کروٹ کروٹ سکون عطا فرمائے (آمین)

تاثرات مکرم بشارت احمد صاحب

مکرم بشارت احمد صاحب (ریٹائرڈ پاکستان ریلوے کوئٹہ) اپنے خط محررہ جنوری 2015ء میں تحریر کرتے ہیں:

جناب بشارت احمد صاحب مرحوم نہایت حلیم طبع اور خوش مزاج انسان تھے۔ میری زیادہ تر ملاقات ان سے 1964ء میں رہی جبکہ میرے والد صاحب مرحوم سول ہسپتال میں داخل تھے اور گاہے بگاہے میری مکرم بشارت احمد درویش صاحب سے بھی ملاقات ہوتی تھی۔ پھر انہی دنوں میں ایک اور دوست محمود احمد صاحب بھی سول ہسپتال میں تعینات تھے۔ وہ بھی بشارت احمد صاحب کے ساتھ مل کر احمدی احباب بلکہ دوسروں کیلئے بھی بہت کام کرتے تھے اور عجیب بات ہے کہ جب بشارت احمد درویش صاحب فوت ہوئے تو تب بھی وہ کینیڈا میں مقیم تھے اور اس وقت وہ ساتھ تھے۔ مکرم بشارت احمد صاحب نرم مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی آواز میں رعب اور دبدبہ تھا جو کہ ان کی خاص پہچان تھی۔

میرے ساتھ ان کا منفرد سلوک تھا اور مجھ سے کافی دیر تک بات چیت کرتے رہتے تھے۔ سول ہسپتال کے اندر ہی ان کا مکان تھا جس میں وہ رہتے تھے۔ میں ریلوے میں سروس کرتا تھا اور جب چھٹی کر کے گھر واپس جاتا تو آپ اپنے گھر کے باہر کرسی پر بیٹھے ہوتے اور اس طرح تقریباً روزانہ ملاقات ہوتی۔ بعد میں وہ کینیڈا چلے گئے تو ہم ان کی ملاقات اور دلچسپ باتوں سے محروم ہو گئے۔ مرحوم کی باتیں ہماری یادیں رہ گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

تاثرات مکرم سید بصیر حسین شاہ صاحب

مکرم بشارت احمد صاحب درویش ابن مکرم میاں خوشی محمد صاحب سابق باڈی گارڈ حضرت مصلح موعود کے حالات زندگی کے متعلق کچھ لکھنے کے لئے مجھے کہا گیا ہے۔ یوں تو مرحوم مجھ سے عمر میں کافی بڑے تھے اور اُن کی اولاد میرے سے چھوٹی تھی۔

مجھے انہیں 1966ء تا اُنکی کوئٹہ رہائش تک قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ میں نے اُن کو دین سے محبت کرنے والا انسان پایا اور انہوں نے اپنی اولاد کی بھی ایسی تربیت کی کہ اُن کی اولاد میں سے اکثر کو جماعتی خدماتِ بجالانے کی توفیق مل رہی ہے۔ کچھ تو بیرون ملک مقیم ہیں اور کوئٹہ میں مقیم ایک بیٹے مکرم رفعت احمد صاحب کو ایک لمبے عرصے سے سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری وصایا کے طور پر خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے۔ جبکہ آپ کے دوسرے بیٹے مکرم رفاقت احمد صاحب کو بطور نائب امیر جماعت کوئٹہ و سیکرٹری اصلاح وارشاد ضلع ناظم ضلع انصار اللہ، سیکرٹری وقفِ جدید ضلع خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

1974ء میں مرحوم کے سب سے بڑے صاحبزادے مکرم فرحت احمد صاحب جو بیک وقت MSc کے طالب علم اور محکمہ واپڈا میں بھی ملازم تھے۔ مگر باوجود اس کے کم از کم آٹھ گھنٹے تک خاکسار کی سربراہی میں (بیت الذکر) کی حفاظت کے لئے مقررہ راستوں پر بڑی عاجزی کے ساتھ ڈیوٹی سرانجام دیتے رہے۔

مکرم بشارت احمد صاحب مرحوم بطور درویش قادیان خدمات کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ اس کے بعد پاکستان آنے کے بعد کوئٹہ تشریف لے آئے اور سول ہسپتال میں میڈیکل کے شعبہ میں خدمت انجام دیتے رہے۔ جب بھی کسی احمدی دوست کو سول ہسپتال میں علاج معالجہ کے لئے جانے کی ضرورت پڑتی تو آپ خاص طور ایسے احباب کی معاونت کرتے۔

آپ کے بیٹے مکرم رفعت احمد صاحب کو بھی سول ہسپتال میں ملازمت کا موقع ملا۔ آپ

اپنے عظیم باپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے افراد جماعت کی ہر ممکن خدمت کرنے میں پیش پیش رہے۔

تاثرات مکرم عبدالمالک صاحب

مکرم عبد المالک صاحب ابن ملک عبد الرحمٰن صاحب مرحوم آف کوئٹہ حال مانچیسٹر یوکے تحریر کرتے ہیں:

مکرم بشارت احمد صاحب میری پہلی ملاقات بچپن میں اس وقت ہوئی جب میں بعارضہ ٹائیفائڈ سول ہسپتال کوئٹہ میں زیر علاج تھا۔ قریباً چھ ماہ ہسپتال میں گزرے۔ مرحوم درویش صاحب روزانہ فرائض منصبی کیلئے تشریف لایا کرتے تھے۔ مرحوم اپنے فرائض کی ادائیگی میں نہایت مخلص اور سنجیدہ تھے۔ ہسپتال کے عملہ میں اچھی شہرت رکھتے تھے۔ احمدیوں کیلئے خاص توجہ اور محبت سے پیش آیا کرتے تھے۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مرحوم درویش صاحب سے اکثر احمدیہ بیت الذکر کوئٹہ میں ملاقات ہو جاتی۔ آپ پنجوقتہ نماز کے پابند تھے جماعت سے وفا کا تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی قابل رشک اور قابل قدر و منزلت سے دیکھی جانے والی خدمت تربیتِ اولاد ہے۔ میں آپ کے تمام بچوں کو جانتا ہوں جو بچپن سے نماز باجماعت کے پابند ہیں۔ آج ان کی اولاد دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلی ہوئی ہے اور ہر جگہ نماز باجماعت کی پابندی کے ساتھ ساتھ جماعتی خدمات میں بھی پیش پیش ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق نبھانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

تعریف کے قابل ہیں یا رب تیرے دیوانے
آباد ہوئے جن سے دنیا کے یہ ویرانے

باب پنجم

اہل وعیال

میری والدہ

انسانِ ناتواں کی اس دنیا میں والدہ ماجدہ سے بڑھ کر کوئی جنت نہیں ہے کیونکہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے یعنی اس کی اطاعت و خدمت گزاری سے ہی جنت ملتی ہے۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کا نام شمیم اختر صاحبہ تھا. جو حضرت میاں جمال الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔ والدہ محترمہ ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ میں 1938ء کو پیدا ہوئیں۔ ہمارے نانا جان کا نام اللہ رکھا صاحب تھا جو حضرت میاں جمال الدین صاحب ابن میاں بُڈھا صاحب کے بیٹے تھے۔

خاندان میں احمدیت

ہماری والدہ صاحبہ کے خاندان میں احمدیت حضرت میاں جمال الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے آئی۔ اس عاجز کے پڑنانا حضرت میاں جمال الدین صاحب 1873ء میں پیدا ہوئے۔ 1902ء میں بیعت کی سعادت نصیب ہوئی۔ سادہ لوح اور صوفی منش انسان تھے۔ زندگی نہایت عاجزی و انکساری میں گزاری۔ آپ کی وفات 4/اپریل 1959ء میں بعمر 74 سال ہوئی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کا وصیت نمبر 7924 تھا۔ بہشتی مقبرہ ربوہ قطعہ رفقاء (بالمقابل قطعہ خاص) میں آپ مدفون ہیں۔ (اللّٰھم اغفرلہ)۔

(ریکارڈ از کتبہ بہشتی مقبرہ قطعہ رفقاء)

جب میرے والد صاحب ربوہ سے کوئٹہ منتقل ہوئے تو اس کے بعد خاکسار کے نانا جان

مکرم اللہ رکھا صاحب بھی روزگار کے سلسلے میں 1950ء میں کوئٹہ چلے گئے۔ جہاں آپ نے تیس سال گزارے۔آپ ایک درویش منش انسان تھے۔طبیعت میں انتہائی سادگی تھی۔ محترمہ والدہ صاحبہ بتایا کرتی تھیں کہ ان کی طبیعت میں حیا کا مادہ اس قدر تھا کہ ہمیشہ آنکھیں نیچی اور نیم وار کھتے۔کسی سے مخاطب ہونے کے وقت بھی ایک لمحہ کے لئے نظریں اٹھاتے اور پھر نیچے دیکھنے لگ جاتے۔آپ نہایت درجہ دھیمی آواز سے بات کرتے۔ بسا اوقات قریب ہو کر سننا پڑتا کہ کیا کہہ رہے ہیں۔اونچی آواز سے بات کرنا یا کسی سے ناراض ہونا آپ کی فطرت میں ہی نہ تھا۔

1973ء میں احمدیہ بیت الذکر کوئٹہ میں آپ پانی کے کنویں میں گر کر بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔آپ کی تدفین عام قبرستان ربوہ میں ہوئی۔اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔

شادی

1953ء میں والد صاحب کی شادی محترمہ شمیم اختر صاحبہ سے ہوئی۔ ہماری والدہ صاحبہ قوم کے لحاظ سے کشمیری ہیں۔شادی کے بعد آپ خاوند کے ہمراہ کوئٹہ شفٹ ہوگئیں جہاں محترم والد صاحب بسلسلہ ملازمت قیام پذیر تھے۔قبل ازیں ذکر ہو چکا ہے کہ والد صاحب 1950ء میں قادیان سے واپس آنے کے بعد کوئٹہ منتقل ہو گئے تھے۔

ہماری والدہ صاحبہ کی والد صاحب کے ساتھ ترپین سالہ رفاقت رہی۔مناسب معلوم ہوتا ہے کہ والدہ صاحب کی بعض خوبیوں کا ذکر کر دوں۔

اخلاق فاضلہ

والدہ صاحبہ (مرحومہ) کی تربیت ان کے دادا حضرت میاں جمال الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زیر سایہ ہوئی۔ جو نہ صرف خود با قاعدہ نماز تہجد، پنجوقتہ نمازوں اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے تھے بلکہ گھر کے دیگر افراد کو بھی اس کی مؤثر تلقین کیا

کرتے تھے۔ چنانچہ ہماری والدہ محترمہ کو شروع سے ہی نماز تہجد، پنجوقتہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کی عادت پڑ گئی تھی اور یہ عادت تادم وفات قائم رہی۔ نمازوں کی ادائیگی میں آپ آیت قرآنی اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَاباً مَّوْقُوْتًا (النساء۱۰۴) کو مدنظر رکھتی تھیں۔ وقت کا خاص خیال رکھتیں اور پوری کوشش کرتیں کہ نماز اول وقت میں پڑھیں۔

محترمہ والدہ صاحبہ جماعتی پروگراموں، جلسوں اور اجلاسات میں بہت ذوق وشوق سے شامل ہوتیں۔ اسی طرح ماہ دسمبر میں جب ربوہ میں جلسہ سالانہ منعقد ہوتا تو اس میں ہر سال شمولیت کے لئے کوئٹہ سے ربوہ کا سفر کرتیں۔ آپ ہمہ وقت ذکر الٰہی اور دعاؤں میں مشغول رہتیں۔ ایک بہت بڑی خصوصیت جو والدہ صاحبہ مرحومہ میں پائی جاتی تھی وہ ان کی غریب پروری اور کثرت سے صدقہ وخیرات کرنے کی تھی۔ جونہی کسی کی بیماری یا مشکل میں گرفتار ہونے کا سنتیں فوراً پیسے نکال کر دیتیں کہ ابھی جا کر صدقے کی رسید کٹواؤ۔

گھر میں آ کر جب کوئی اپنی پریشانی یا کسی مجبوری کا ذکر کرتا تو حتی الوسع مالی امداد کرتیں۔ آپ کو خاندان میں بھی اور خاندان سے باہر بھی ملنے جلنے والوں کو تحائف دینے کا بہت شوق تھا۔ اسی طرح سفر شروع کرنے سے پہلے صدقہ لازماً دیا کرتیں۔ شاذ کے طور پر یہ بات آپ بھولتیں۔ چندہ جات کی ادائیگی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چونکہ وصیت کے بابرکت نظام میں شامل تھیں۔ لہٰذا علاوہ ماہانہ چندہ کے جب بھی کوئی زیور وغیرہ بنواتیں تو پہلی فرصت میں اس کا حصہ جائیداد ادا کرتیں۔

آپ 1997ء میں اپنے بڑے بیٹے کے پاس کینیڈا شفٹ ہوگئی تھیں۔ ایک موقعہ پر ان کے بیٹے نے انہیں سونے کی چار چوڑیاں اور دو کڑے بنوا کر دیئے۔ وہاں کینیڈا میں آپ کسی جماعتی پروگرام میں شمولیت کے لئے احمدیہ بیت الذکر گئیں تو وہاں بیت الذکر کی تعمیر کے لئے مالی قربانی کی تحریک کی گئی تو محترمہ والدہ صاحبہ (مرحومہ) نے ہاتھ میں پہنی چاروں طلائی چوڑیاں فوراً اتار کر پیش کر دیں اور چند دن بعد بیٹے کے پوچھنے پر اسے بتایا کہ وہ تو میں نے

بیت الذکر میں مالی تحریک ہونے پر دے دی تھیں۔اس کے بعد بھی دو تین موقعوں پر ایسا ہی کیا کہ جونہی کوئی مالی تحریک ہوئی آپ نے اس وقت پہنا ہوا زیور فوراً پیش کر دیا۔غرض آپ نہایت مخلص، دیندار، ملنسار اور خوش اخلاق خاتون تھیں۔

آخری عمر میں جبکہ آپ کے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کی تعداد 26 تک پہنچ چکی تھی، اکثر یہ ذکر کرتیں کہ میں اپنی سب اولاد در اولاد اور دیگر عزیز و اقارب کے لئے نام بنام دعا کرتی ہوں۔ہمیں اکثر ان کی زبان سے صحت ''خیر و برکت'' کے دعائیہ الفاظ سننے کو ملتے۔

2006ء میں خاکسار کے والد صاحب کی وفات پر بڑے صبر و ہمت کا مظاہرہ کیا۔ ترپین سالہ ازدواجی زندگی کا ساتھ چھوٹنے کا غم تو تھا ہی مگر اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی تھیں اور حسب سابق ان ایام میں بھی اکثر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ اشعار باآواز بلند پڑھا کرتیں:

اک نہ اک دن پیش ہو گا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے
چھوڑنی ہو گی تجھے دنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکمِ خدا کے سامنے

آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اردو منظوم کلام کا ایک بڑا حصہ زبانی یاد تھا۔چنانچہ اکثر جب اکٹھے بیٹھے ہوتے تو کئی کئی اشعار بغیر رُکے بلند آواز سے سناتیں۔ ''درثمین'' میں سے کئی چھوٹی نظمیں تو آپ کو پوری پوری یاد تھیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبار ''الفضل'' ہمارے گھر شروع سے ہی آتا تھا۔آپ اس کا بھی مطالعہ کرتیں۔اس وجہ سے آپ کو سیرت و اخلاق پر مشتمل سبق اور نصیحت آموز بہت سے واقعات زبانی یاد تھے۔جو بچپن میں ہمیں سنایا کرتی تھیں۔

وفات

محترمہ امی جان والد صاحب کی وفات کے بعد ہر سال کینڈا سے پاکستان آجاتیں ۔ چند ماہ خاکسار کے ہاں قیام کرتیں اور پھر واپس کینیڈا روانہ ہو جاتیں۔ ستمبر 2013ء میں حسب معمول پاکستان آئیں اور آتے ہی کہا کہ اب کی بار میں مستقل آگئی ہوں اب واپس کینڈا نہیں جاؤں گی۔ مارچ 2014ء میں ان کی معمول کی واپسی تھی۔ طبیعت نہ چاہنے کے باوجود واپس کینیڈا چلی گئیں۔ وہاں پہنچنے کے چند دن بعد بیمار ہوئیں اور بالآخر یہی بیماری ان کے سفر آخرت پر منتج ہوئی۔ 18 مئی 2014ء کو آپ بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

وفات کے وقت آپ کی عمر 76 سال تھی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مورخہ 19 مئی 2014ء کو بعد نماز مغرب محترم لال خان صاحب امیر جماعت کینڈا نے ٹورانٹو کی مرکزی بیت میں نماز جنازہ پڑھائی۔ مورخہ 20 مئی 2014ء کو دوپہر 2 بجے آپ کی تدفین احمدیہ مسلم گارڈن بریمپٹن کینیڈا میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر امیر صاحب کینیڈا مکرم لال خان صاحب نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ کا یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ میں لگایا گیا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 25 مئی 2014ء کو محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ کی نماز جنازہ غائب بیت الفضل لندن میں قبل از نماز ظہر پڑھائی۔

اللھم اغفرلھا وارحمھا۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ، 6 جون 2014ء)

❑⌘❖⌘❑

اولاد

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنوں کو اولاد کی تربیت کیلئے کئی دعائیں سکھائی ہیں۔ اور والدین ہمیشہ اپنی اولاد کیلئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اولاد اگر ساری عمر بھی اپنے والدین کیلئے دعائیں کرتی رہے تو بھی اپنے والدین کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے پیارے والدین کو سات بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ جن کا مختصر تعارف پیش ہے۔

محترم فرحت احمد ناصر صاحب

خاکسار کے سب سے بڑے بھائی محترم فرحت احمد ناصر صاحب 1954ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد 1977ء میں کمیسٹری میں MSc کی اور 1978ء میں نصرت جہان سکیم کے تحت تین سال سیرالیون میں وقف عارضی کی توفیق پائی۔ آپ کی شادی 1983ء میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹی اور تین بیٹوں سے نوازا ہے۔

1987ء میں آپ ٹورانٹو کینیڈا منتقل ہو گئے۔ اس وقت بطور لوکل امیر ٹورانٹو کینیڈا خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ جب یہ عاجز والد صاحب کے حالات زندگی لکھنے کیلئے کوائف اکٹھے کر رہا تھا تو انہیں بھی درخواست کی۔ چنانچہ آپ نے اباجان کے بارہ میں اپنے قلبی تاثرات کا اظہار کیا ہے جو سیرت وسوانح کے باب میں شامل کیا گیا ہے۔

اباجان اور والدہ صاحبہ 1997ء سے تاوفات آپ کے پاس مقیم رہے۔ آپ کو والدین کی بھرپور خدمت کی توفیق ملی اور ان کی ڈھیروں ڈھیر دعائیں سمیٹنے کا موقع ملا۔ آپ کی اہلیہ اور

بچے بھی بہت شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے کمال سعادت مندی سے اپنے فرائض کو سرانجام دیا۔ فجز اھم اللہ احسن الجزاء۔

محترم رفعت احمد صاحب

آپ کی پیدائش کوئٹہ میں 1957ء میں ہوئی۔ اِس وقت آپ کو بطور سیکریٹری تحریک جدید و سیکریٹری وصایا جماعت کوئٹہ خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ کوئٹہ سے آپ 2013ء میں گورنمنٹ ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ آپ کی شادی 1985ء میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو 4 بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا ہے۔

محترم حافظ راحت احمد صاحب شمیم

آپ کی پیدائش کوئٹہ میں 1959ء میں ہوئی۔ 1972ء تا 1974ء مدرسۃ الحفظ ربوہ سے قرآن کریم حفظ کرنے کی توفیق پائی۔ آپ 1983ء سے ویانا آسٹریا میں مقیم ہیں۔

آپ 1979ء کے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں شمولیت کی غرض سے کوئٹہ سے طویل مسافت طے کر کے سائیکل پر ربوہ پہنچے۔ جسے بہت سراہا گیا۔

1992ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر برادرم حافظ راحت احمد صاحب شمیم نے جماعت کو آسٹریا میں رجسٹرڈ کروانے کے لئے کوشش شروع کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے 1996ء میں جماعت احمدیہ آسٹریا کی رجسٹریشن آپ کے گھر کے ایڈریس پر ہوگئی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

اس سے قبل 1985ء تا 1996ء جماعتی اجلاسات و دیگر پروگرام انہی کے گھر پر ہی منعقد ہو رہے تھے۔ 2004ء تک ان کا گھر بطور مشن ہاؤس کے استعمال ہوتا رہا۔ آپ کو جماعت احمدیہ آسٹریا کا پہلا جنرل سیکرٹری منتخب ہونے اور جماعت آسٹریا کی طرف سے پہلا سہ ماہی جماعتی رسالہ ''بشارت'' کے نام سے جاری کرنے کی توفیق بھی ملی۔ موصوف نے

اپنے والد صاحب کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے 2009ء میں آسٹریا سے ڈاک ٹکٹ بھی جاری کروایا جو آج تک جاری ہے۔

آپ کی سب سے بڑی خصوصیت دوسروں کی تکلیف کا احساس اور اسے دور کرنا ہے۔ آپ کو اپنے والدین کی غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی۔ جتنا عرصہ والدین حیات رہے یہ ہمیشہ اس انتظار میں رہتے کہ کب ان کی طرف سے کسی خواہش کا اظہار ہو تو یہ اسے پورا کریں اور اس طرح انہیں والدین کی ڈھیروں ڈھیر دعائیں سمیٹنے کا موقعہ ملتا۔ اسی طرح دیگر بہن بھائیوں اور عزیز واقارب کے ساتھ بھی انتہائی غیر معمولی شفقت کا سلوک اِن کی فطرت ثانیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزائے خیر دے۔ آمین۔

محترم حافظ مبارک احمد صاحب

آپ کی پیدائش کوئٹہ میں 1961ء میں ہوئی۔ آپ کی شادی 2001ء میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا ہے۔ آجکل آپ مانچسٹر UK میں مقیم ہیں۔

محترم رفاقت احمد صابر صاحب

آپ 1963ء میں کوئٹہ میں پیدا ہوئے۔ 1986ء میں بلوچستان یونیورسٹی سے زوآلوجی میں M.Sc کی اور صوبے بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ نظارت تعلیم کے معیار کے مطابق آپ گولڈ میڈل کے حقدار قرار پائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان 2005ء کے موقعہ پر آپ کو گولڈ میڈل سے نوازا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ اس وقت آپ سائنس کالج کوئٹہ میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔ آپ کو بطور نائب امیر، سیکرٹری وقف جدید اور ناظم انصاراللہ ضلع کوئٹہ خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ آپ کی شادی 1993ء میں ہوئی۔ آپ کا ایک بیٹا ہے جو بفضل اللہ تعالیٰ حافظ قرآن ہے اور جامعہ

احمدیہ ربوہ میں سالِ اوّل میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

محترم صداقت احمد ساجد صاحب

آپ 1967ء میں کوئٹہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کوئٹہ سے حاصل کی۔ 1990ء میں فزکس میں MSc کی اور بطور لیکچرار 1993ء تا 1998ء اور بعد ازاں سائنس کالج کوئٹہ میں 2004ء تا 2008ء اسسٹنٹ پروفیسر ملازمت کرتے رہے۔ آجکل آپ یوکے میں مقیم ہیں۔

آپ 1983ء کے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں شمولیت کی غرض سے کوئٹہ سے لمبی مسافت طے کر کے سائیکل پر ربوہ پہنچے۔

آپ کو جماعتی خدمات بجالانے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ زعیم حلقہ بیت الحمد کوئٹہ۔ قائد مجلس بیت الحمد۔ نائب قائد ضلع کوئٹہ۔ ناظم اصلاح وارشاد۔ ناظم تربیت۔ صدر موصیان جماعت کوئٹہ۔ 2011ء تا 2013ء بطور صدر حلقہ G/11/2 اسلام آباد کی توفیق پائی۔ آپ کی شادی 1995ء میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا ہے۔

محترمہ ثمینہ کوثر صاحبہ اہلیہ خلیل احمد صاحب

آپ 1969ء میں کوئٹہ میں پیدا ہوئیں۔ 1993ء میں شادی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹیوں اور ایک بیٹے سے نوازا ہے۔ آپ نے 2013ء میں کوئٹہ سے ہجرت کر کے ربوہ مستقل سکونت اختیار کر لی ہے۔

خاکسار مؤلف

خاکسار کی پیدائش 1972ء میں ہوئی۔ 1988ء میں میٹرک کے بعد جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا، 1994ء میں ''شاہد'' پاس کیا۔ پاکستان کی مختلف جماعتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ سرگودھا، جہلم، خانیوال، خانپور، سکردو، تونسہ شریف، النور کراچی اور ماڈل ٹاؤن لاہور۔

2013ء میں ضیاء الاسلام پریس میں تعیناتی ہوئی۔ وہاں قریباً ایک سال خدمت کی توفیق پانے کے بعد اپریل/2014ء سے تاحال نظامت مال وقف جدید ربوہ میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

خاکسار کی شادی 2000ء میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیوں اور ایک بیٹے سے نوازا ہے۔ سبھی بچے زیر تعلیم ہیں۔ چھوٹی بیٹی اور بیٹا وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

محترمہ روبینہ کوثر صاحبہ اہلیہ شیراز سلام کاسی صاحب

چھوٹی ہمشیرہ نے گورنمنٹ گرلز کالج کوئٹہ سے M. A اردو کیا۔ 2001ء تا 2006ء ویانا آسٹریا میں مقیم رہیں۔ اس دوران آپ کو بطور جنرل سیکرٹری اور صدر لجنہ اماء اللہ آسٹریا خدمت کی توفیق ملی۔ بعدازاں وہاں سے پہلا رسالہ ''حریم امروز'' کے نام سے جاری کرنے کی توفیق ملی۔ جس کی ایڈیٹر آپ خود تھیں۔ یہ رسالہ اردو اور جرمن زبان میں شائع ہوتا تھا۔ 2006ء میں آپ یو۔ کے شفٹ ہوگئیں۔ اس وقت آپ کو بطور سیکرٹری تحریک جدید۔ وقف جدید۔ سیکرٹری تبلیغ جماعت ہارٹلے پول اور نگران تربیت نارتھ ایسٹ ریجن UK خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو جڑواں بیٹوں سے نوازا ہے۔ آپ کے شوہر مکرم شیراز سلام کاسی صاحب کو اس وقت بطور سیکرٹری امور عامہ و سیکرٹری تعلیم جماعت ہارٹلے پول یو۔ کے خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

❑⌘❖⌘❑

وصال

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے

جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے کہ والد صاحب نے اپنی عمر کے آخری ماہ وسال کینیڈا میں گزارے۔ وفات سے چند روز قبل آپ کی طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی اور بلڈ پریشر بھی خاصا بڑھ گیا اور ساتھ بخار بھی تھا جس سے حالت غیر ہوگئی اور باوجود علاج معالجہ اور ظاہری تدبیروں کے آپ کی حالت دوبارہ نہ سنبھل سکی اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آ کر رہی اور یکم دسمبر 2006ء کو ٹورانٹو میں اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 87 سال تھی۔ بفضلہٖ تعالیٰ آپ موصی تھے اور مؤرخہ 4 دسمبر کو قطعہ احمدیہ میپل قبرستان وان کینیڈا میں اس درویش کی تدفین دن گیارہ بجے عمل میں آئی۔ آپ کا یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ میں لگایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ والد صاحب کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں ان کی خوبیوں کو اپنی زندگیوں میں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

❑⌘❖⌘❑

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

BASHARAT AHMED DERVESH
(QUETTA, PAKISTAN)
DEC. 19, 1919 - DEC. 01, 2006
SON OF
MIAN KHUSHI MUHAMMAD
LOVING FATHER OF
FARHAT, RIFFAT, RAHAT, MUBARAK, RAFAQUAT, SADAQAT, TAHIR, SAMINA AND RUBINA
MAY ALLAH BLESS HIS SOUL AND ELEVATE HIS STATUS IN PARADISE
(AMEEN)

مدفن مکرم بشارت احمد صاحب درویش، ٹورانٹو، کینیڈا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

SHAMIM AKHTER
(QUETTA – PAKISTAN)
MAR. 20, 1938 – MAY 18, 2014
W/O BASHARAT AHMED DERVESH
LOVING MOTHER OF
FARHAT, RIFFAT, RAHAT, MUBARAK, RAFAQAT, SADAQAT, TAHIR, SAMINA AND RUBINA
MAY ALLAH BLESS HER SOUL AND ELEVATE HER STATION IN PARADISE
(AMEEN)

مدفن مکرمہ والدہ محترمہ، ٹورانٹو، کینیڈا

باب ششم

پہریدار خاص کی ڈائری

ڈائری میاں خوشی محمد صاحب

(باڈی گارڈ حضرت مصلح موعود)

جب یہ عاجز اپنے والد صاحب کے حالات زندگی اکٹھا کرنے کی غرض سے مواد کا متلاشی تھا تو ہمارے پرانے گھر واقعہ محلّہ دارالرحمت غربی میں پرانے کاغذات میں داداجان کی ایک ڈائری ملی جس میں یکم مارچ 1947ء سے لیکر 9/اپریل 1950ء کی ڈائری جبکہ آپ سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کے باڈی گارڈ تھے،لکھی ملی۔اس بیاض میں ہجرت پاکستان،سفر سیالکوٹ،جہلم،گجرات،پشاور سندھ،کوئٹہ اور حضور کے اندرون پاکستان بالخصوص سندھ کے اسفار بعداز قیام پاکستان کا بھی ذکر شامل ہے۔اسی طرح پہلا جلسہ سالانہ پاکستان جولاہور میں ہوا کا بھی ذکر شامل ہے۔

مکرم میاں خوشی محمد صاحب کی سادہ زبان میں تحریر کردہ ڈائری اسی انداز میں پیش ہے۔ممکن ہے بعض مقامات پر اردو کے محاورات اور جملوں کی ترکیب محل نظر ہو۔تاہم احباب اس سے سرفِ نظر فرمائیں۔امید ہے قارئین کو اس ڈائری کے اوارق پسند آئیں گے۔اس باب میں ڈائری کے اس مسودہ سے بعض اہم اور دلچسپ ایام کی یادداشتیں پہلی مرتبہ پیش کی جارہی ہیں۔

سفر سندھ یکم مارچ 1947ء

مکرم میاں خوشی محمد صاحب اپنی ڈائری میں تحریر کرتے ہیں:

قادیان سے حضور تشریف لے گئے۔ روانگی قادیان سے تین بجے بعد دوپہر گاڑی پر سوار ہو کر حضور سمیت اہل بیت قافلہ روانہ ہوئے۔ انصار اور خدام نے فرداً فرداً مصافحہ کیا اور نعرہ اللہ اکبر کے ساتھ الوداع کیا۔ میاں خوشی محمد، محمد اسحاق، خان میر نور محمد باڈی گارڈ حضور کے ساتھ کمرہ میں بیٹھ کر باری باری حضور کی حفاظت کے لئے۔ جب گاڑی اسٹیشن پر ٹھہرتی تھی ہم لوگ اتر کر اِدھر اُدھر پھرتے رہتے تھے اور جس چیز کی حضور خواہش فرماتے ہم وہ چیز لے آتے۔ اور سات بجے شام لاہور اسٹیشن پر گاڑی پہنچی اور جماعت لاہور اسٹیشن پر آئی تھی اور امیر جماعت احمدیہ لاہور نے کاروں وغیرہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ اور گاڑی سے اتر کر حضور اور اہل بیت کاروں پر بیٹھ کر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ٹیمپل روڈ نمبر 13 کوٹھی پر سب تشریف لے آئے اور رات لاہور میں ہی اسی کوٹھی پر گزاری اور جماعت احمدیہ لاہور کے خدام اور ہم رات کو پہرہ دیتے رہے۔

2-3-47 کو صبح ٹیمپل روڈ کوٹھی نمبر 13 فون نمبر 2301 شیخ بشیر احمد صاحب کے ہاں سے آٹھ بجے صبح روانگی ہوئی۔ حضور اور اہل بیت کار پر بیٹھ کر اسٹیشن پر تشریف لے آئے اور انصار اور خدام جماعت احمدیہ لاہور سب اسٹیشن پر جمع تھے اور حضور نے گاڑی پر بیٹھ کر سب کو مصافحہ کا شرف بخشا اور دعا حضور نے فرمائی۔ اور گاڑی لاہور سے 9:25 بجے صبح روانہ ہوئی اور 3-4-47 کو ڈیڑھ بجے کرانچی (کراچی) اسٹیشن پر گاڑی پہنچی اور جماعت احمدیہ کرانچی نے کاروں وغیرہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور اہل بیت قافلہ کاروں پر بیٹھ کر کوٹھی فلم کمپنی تشریف لے آئے اور جماعت احمدیہ کرانچی نے بہت اچھا انتظام کیا ہوا تھا خیمے وغیرہ لگائے ہوئے تھے اور حضور سے

غیر احمدی احباب کی ملاقاتیں مرکزی جماعت احمدیہ نے کرائیں۔ تین چار روز متواتر ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ جماعت نے حضور ایدہ اللہ کو سیر کی دعوت دی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمائی حضور سمیت اہل بیت اور قافلہ سمندر کی سیر کو کاروں پر بیٹھ کر گھاٹ پر پہنچے اور کشتیوں پر بیٹھ کر سمندر کی سیر کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ناشتہ ساتھ لے گئے تھے۔ سب کو حضور نے خود ناشتہ کی دعوت دی سب نے ناشتہ کیا اور شام کو واپس تشریف لے آئے۔ مغرب عشاء کی حضور نے نماز پڑھائی۔ واللہ اعلم۔ میاں خوشی محمد باڈی گارڈ کراچی 6-3-47

کراچی سے 8-3-47 کو دس بجے شام گاڑی روانہ ہوئی اور گاڑی حیدر آباد آ کر بدلی اور 9-3-47 کو دو بجے دوپہر ناصر آباد سندھ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زمین ہے پہنچے۔ ناصر آباد کے احمدیوں نے اسٹیشن کنجے جی پر گھوڑوں گڈوں کا انتظام بہت اچھا کیا ہوا تھا۔ ہم لوگ ان پر سوار ہوئے اور حضور اہل بیت کاروں پر بیٹھ کر ناصر آباد پہنچے اور ناصر آباد کے مزارعوں نے اور جماعت نے حضور سے مصافحہ کیا، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نمازیں خود پڑھایا کرتے تھے۔ جب حضور کی طبیعت خراب ہو جاتی تو ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نماز پڑھایا کرتے تھے اور جب حضور باہر زمینوں کے دیکھنے کے لئے تشریف لے جاتے تو ہم لوگ گھوڑوں پر سوار ہو کر اور حضور ایدہ اللہ کار پر بیٹھ کر باہر تشریف لے جاتے۔ جب حضور کھیتوں کے دیکھنے کے لئے پیدل تشریف لے جاتے تو ساتھ ساتھ سب لوگ بے دھڑک آگے پیچھے چلتے پھرتے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بعضے بعض وقت گھوڑے پر سوار ہو کر کھیتوں کا دورہ فرماتے کارکنوں اور مزارعوں کو ہدایت فرماتے رہتے۔

15-3-47 کو نو بجے صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کنری محمود آباد احمد آباد وغیرہ کے دورہ کے لئے تشریف لے گئے۔ زمینوں کی جانچ پڑتال کارکنوں سے موقع پر جا کر فرماتے رہے اور کنری ناشتہ اور دوپہر کا کھانا کھایا اور 15-3-47 کو محمود آباد شام کا کھانا کھایا۔ 17-3-47 کو

احمد آباد۔ 22-3-47 کو حضور اہل بیت قافلہ بخیریت واپس تشریف لے آئے۔ ناصر آباد کے
لوگوں نے حضور ایدہ اللہ سے مصافحہ کیا۔

ناصر آباد میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ 22-3-47 وصیت نمبر 3756

29-3-47 کو ناصر آباد سندھ سے واپس قادیان کو روانہ

ناصر آباد سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے تین بجے بعد دوپہر کار پر اسٹیشن تشریف لائے
گاڑی کچھ لیٹ تھی حضور نے چار بجے اسٹیشن پر نماز ظہر وعصر جمع پڑھائی اور کنجے جی اسٹیشن سے
ساڑھے چار بجے گاڑی روانہ ہوئی۔ سب حاضرین نے مصافحہ کیا اور آٹھ بجے شام گاڑی
میر پور خاص اسٹیشن پر پہنچی۔ نو بجے شام حضور اہل بیت قافلہ سمیت کوٹھی پر کاروں پر تشریف
لائے۔ کھانا نمازوں کے بعد کھایا۔ حضور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

30-3-47 میر پور خاص سے صبح چھ بجے حضور کاروں پر بیٹھ کر اسٹیشن پر تشریف لائے۔
ساڑھے سات بجے گاڑی میر پور خاص سے روانہ ہوئی۔ 10:20 کو حیدر آباد پہنچی اور گاڑی
سے سامان اتار لیا کیونکہ حیدر آباد سے گاڑی بدلنی پڑتی ہے۔ کھانا حیدر آباد کھایا۔

بعد دوپہر 12:30 بجے حیدر آباد سے گاڑی روانہ ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اہل بیت
قافلہ سمیت خیر وعافیت سے گاڑی پر سوار ہو گئے اور سکھر کی جماعت نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو
دعوت دی ہوئی تھی۔ حضور نے منظور فرمائی۔ 6:10 بجے شام گاڑی سکھر روہڑی پہنچی۔ سکھر کی
جماعت نے کاروں وغیرہ کا انتظام بہت اچھا کیا تھا۔ حضور اور اہل بیت کا قافلہ کاروں پر شہر
سکھر پہنچ گئے اور کچھ سامان اسٹیشن پر رہا کچھ ضروری سامان ساتھ لے گئے۔

31-3-47 کو روہڑی سکھر سے چھ بجے شام گاڑی روانہ ہوئی اور جماعت روہڑی نے
فرداً فرداً مصافحہ کیا اور نعرہ اللہ اکبر کے ساتھ الوداع کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا فرمائی۔

1-4-47 کو صبح آٹھ بجے گاڑی منٹگمری پہنچی۔ جماعت منٹگمری نے استقبال کیا اور

فرداً فرداً حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مصافحہ کا شرف بخشا۔ لاہور بارہ بجے دوپہر گاڑی اسٹیشن پر پہنچی۔ حضور اہل بیت کاروں پر شیخ بشیر احمد صاحب کی کوٹھی پر تشریف لائے اور وہاں سے کاروں پر اُسی دن قادیان دارالامان پانچ بجے شام خیر و عافیت سے پہنچ گئے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی 1-4-47

اور سامان جو قافلہ وغیرہ کا تھا ٹرک پر قادیان آیا۔ ٹرک چار بجے بعد دوپہر روانہ ہوا اور سامان کے ساتھ منشی فتح دین کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری تھا یہ بھی 1-4-47 کو رات کے وقت پہنچا۔

لاہور 1-4-47 کو خاکسار میاں خوشی محمد اور خادمات اور خادم گاڑی پر سوار ہوئے کیونکہ ساتھ آنے کا پورا انتظام نہ تھا۔ 4:45 بجے بعد دوپہر گاڑی لاہور سے روانہ ہوئی اور بٹالہ اسٹیشن پر 6:55 بجے شام آئی۔ انہی دنوں میں گڑبڑ شروع تھی۔ اس وجہ سے گاڑی قادیان کی بند تھی۔ اس لئے ہم سب نے اسٹیشن پر رات گزاری اور کھانا بھی اسٹیشن پر کھایا۔ کیونکہ شہر بٹالہ میں کرفیو کی وجہ سے شہر نہیں جاسکتے تھے۔ جو جاتا تھا گولی مار دیتے تھے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جب خبر پہنچی کہ رات کو گاڑی بٹالہ سے نہیں آئی تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کو ارشاد فرمایا کہ بٹالے ٹرک بھیج کر ان کو لایا جائے۔ بٹالہ 2-4-47 صبح 7:15 بجے قادیان سے ٹرک آگیا اور ہم لوگ ٹرک پر قادیان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے خیر و عافیت آٹھ بجے صبح پہنچ گئے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس 2-4-47 قادیان

16-5-47 کو حضور نے فرمایا کہ خوشی محمد، نور محمد صاحب باڈی گارڈ ضروری کام کے لئے لاہور جائیں گے۔ دفتر سے ہم کو اطلاع ہوئی کہ خوشی محمد، نور محمد اور ایک خادمہ تمہارے ساتھ لاہور جائیں گی۔ ہم تیار ہو گئے اور حضور نے ایک بند لفافہ دیا کہ شیخ صاحب بشیر احمد کو دے دینا۔ انہی دنوں حضرت میاں مبارک احمد صاحب لاہور میں بیماری کی وجہ سے ہسپتال میں داخل تھے۔ ہم گاڑی پر سمیت خادمہ سوار ہوئے اور گاڑی لاہور آٹھ بجے شام اسٹیشن پر پہنچی۔

گرمیوں کے دن تھے ہم اسٹیشن پر رہے کیونکہ کرفیو لگا ہوا تھا۔صبح سات بجے ٹانگے پر بیٹھ کر 17-5-47 کو شیخ بشیر احمد صاحب کی کوٹھی پر پہنچے اور شیخ صاحب کو لفافہ بند دیا۔18-5-47ء کو صبح کار پر بیٹھ کر ہسپتال گئے اور حضرت مرزا مبارک احمد صاحب سے جا ملے۔مصافحہ کیا اور گیارہ بجے صبح واپس کوٹھی پر آ گئے۔

18-5-47 میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس

19-5-47 کو شیخ بشیر احمد صاحب کی کوٹھی سے 4:45 بجے صبح کار پر بیٹھ کر اسٹیشن لاہور آئے اور گاڑی صبح چھ بجے لاہور اسٹیشن سے روانہ ہوئی انہیں دنوں میں فساد شروع تھا۔رات آرام سے نہیں گزرتی تھی۔خیر خیریت سے واپس قادیان حضرت مرزا مبارک احمد اور ہم آ گئے۔

قادیان میاں خوشی محمد 19-5-47

12-7-47 قادیان سے لاہور 5:30 بجے صبح گاڑی پر حضور تشریف لے گئے۔ پرائیویٹ سیکرٹری ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب، چار پہرہ دار اور خادم بھی ساتھ تھے ضروری کام کے لئے لاہور حضور تشریف لائے۔تین چار روز قیام کوٹھی شیخ بشیر احمد صاحب پر رکھا۔15-7-47 کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس قادیان تشریف لے آئے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ قادیان

وفات ڈاکٹر حضرت میر محمد اسماعیل صاحب

18-7-47 وفات ڈاکٹر حضرت میر محمد اسماعیل صاحب۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ماموں بروز جمعہ آٹھ بجے شام اپنے مالک حقیقی سے جا ملے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور اہل بیت کار پر میر صاحب کے گھر تشریف فرما ہوئے۔نماز مغرب کا وقت ہو گیا حضور نے نماز پڑھائی اور جو پانی حضور کے وضو عشاء کا بچا ہوا

تھا کچھ خاکسار نے پیا اور باقی کے ساتھ وضو کیا حضور نے نماز مغرب و عشاء علیحدہ علیحدہ پڑھائی اور غسل کا انتظام شروع تھا۔ حضور وہاں صحن میں جہاں نماز پڑھائی تھی وہاں ہی کچھ نصائح فرماتے رہے۔ کچھ دیر کے بعد حضور نے فرمایا کہ غسل کون دے رہا ہے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے فرمایا کہ حضور غسل بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی دے رہے ہیں۔ یہ دریافت فرما کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ 9:45 بجے رات حضور کار پر واپس گھر تشریف لے آئے اور خاکسار میاں خوشی محمد بھی ساتھ تھا۔ دفتر ڈاک

19-7-47 کو نو بجے صبح نماز جنازہ بڑے باغ حضور خلیفۃ المسیح الثانی نے پڑھائی اور میر صاحب کا چہرہ مبارک سب لوگوں نے دیکھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار کے قریب دفن کئے گئے اور بعد میں حضور نے دعا مغفرت فرمائی۔ افراد جنازے میں قریباً دو ہزار سے زیادہ تھے۔ دعا کے بعد حضور واپس گھر تشریف فرما ہوئے۔ حضور صف سیدھی کرنے کی ہدایت ضرور فرماتے اور دیکھتے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی دفتر ڈاک 19-7-47
(تفصیل کیلئے روزنامہ الفضل قادیان 19 جولائی 1947ء)

سفر لاہور

22-7-47 کو قادیان سے لاہور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح الثانی کی تشریف آوری بروز منگلوار چاند کی تین تاریخ ماہ رمضان صبح چھ بجے کی گاڑی پر قادیان سے سوار ہوئے اور حضور اہل بیت اور قافلہ ساڑھے دس بجے لاہور اسٹیشن پر پہنچ گئے اور شیخ بشیر احمد صاحب کی کوٹھی پر خیر خیریت سے پہنچے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ باورچی جو ساتھ آیا ہے وہ کھانا پکائے۔ کھانا پکانے کا انتظام احمدیہ ہوسٹل میں تھا۔ ہوسٹل کھانا پکتا اور ٹانگے پر کوٹھی شیخ صاحب

1۔ مکرم میاں خوشی محمد صاحب (پگڑی میں) حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مزار پر 2۔ ؟
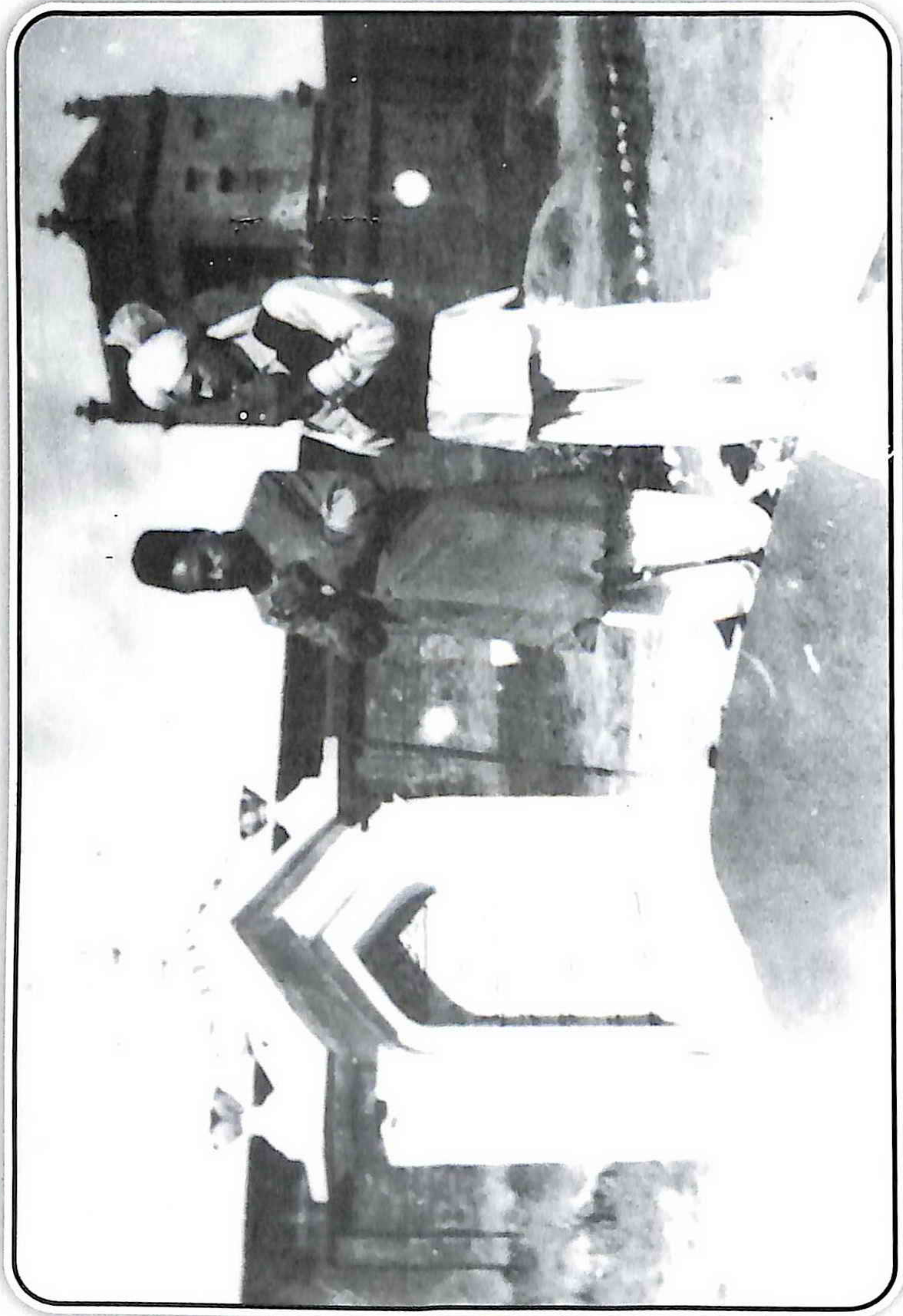
پر کھانا لے آتے۔ یہاں کھانا کھایا جاتا۔ یہ انتظام انجمن قادیان کا تھا۔ اس سفر پر بڑے بڑے علماء بھی ساتھ تھے۔ یہ سفر بونڈری کمیشن کی بحث کے بارے پیش آیا جو کہ ہائیکورٹ میں مقرر ہوا تھا۔ اُسی دن 22-7-47 کو ہائیکورٹ بارہ بجے سے پہلے حضور سمیت رفقاء تشریف لے گئے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور 22-7-47

24-7-47 کو بروز جمعرات کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں جمعہ قادیان میں پڑھاؤں۔ مہر آپا، بی بی جمیل جمعرات کو کار پر صبح قادیان تشریف لے گئے۔ حفاظت کے لئے خدام بھی ساتھ تھے کیونکہ اُن دنوں میں فساد شروع تھا۔ جب کار امرتسر سے آگے نہر پر آئی تو کار نہر کے پُل کے قریب کھڑی ہوئی اور چار پانچ سکھوں نے کار کو دیکھا کہ اس میں مرزا صاحب نہیں ہیں تو سکھوں کو پک (یقین) ہو گیا کہ رات کو مرزا صاحب ضرور بر ضرور آئیں گے۔ کیونکہ بیبیاں کار میں جا رہی ہیں۔ قادیان خیر خیریت سے کار تو پہنچ گئی اور حضور ایدہ اللہ کا ارادہ قادیان جانے کا بدل گیا۔ جب رات کو گاڑی بٹالہ گرنتھی پہنچی تو سکھوں نے گاڑی پر حملہ کر دیا۔ بم گولی چلانی شروع کر دی جس سے گاڑی کا ڈرائیور مارا گیا اور بہت لوگ زخمی ہوئے۔ یہ زندہ نشان ہم نے خود دیکھا۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ

25-7-47 کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ لاہور پڑھایا

27-7-47 کو لاہور سے قادیان

صبح ساڑھے چھ بجے لاہور سے کاروں پر روانہ ہوئے۔ آمد قادیان نو بج کر بیس منٹ۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس

28-7-47 کو قادیان سے لاہور 5:30 بجے صبح روانہ کار پر ہوئے اور آمد لاہور 9:30 بجے حضور تشریف لے آئے۔ میاں خوشی محمد باڈی گارڈ

31-7-47 کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور سے قادیان روانہ ہوئے۔ چار بجے بعد دوپہر حضور اہل بیت سمیت قافلہ کاروں پر روانہ ہوئے اور خیر خیریت سے ساڑھے سات بجے شام حضور قادیان دارالامان تشریف فرما ہوئے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی

چاند بارہ ماہ رمضان 31-7-47 واپس لاہور سے قادیان

1-8-47 کو جب ہم قادیان آئے تو ہم لوگ دفتر ڈاک میں ہر وقت دن و رات رہتے تھے اور خاکسار کا مکان محلّہ دارالسعت میں تھا۔ جب ہم رات کھانا کھانے گھر کو جاتے تو بڑی مشکل ہوتی کہ ہر محلّہ میں محافظ حفاظت کے لئے کھڑے ہوتے تھے جب کبھی کھانا کھانے سے دیر ہو جاتی تو ہر محلّہ والا روکتا۔ بڑی مشکل کے ساتھ واپس دفتر قصرِ خلافت میں پہنچتے۔ کوئی رات خالی نہ جاتی تھی جس رات سکھوں نے قادیان پر حملہ نہ کیا ہو۔ پھر ہم نے دفتر خدام الاحمدیہ سے پاس بنوایا تھا جس سے ہم گھر آتے جاتے تھے۔ سکھوں کے حملے 15-8-47 سے پہلے کوئی کامیاب نہ ہوئے۔ کیونکہ سکھ احمدیہ جماعت کے انتظام کے خوب واقف تھے ناکامی کے ساتھ واپس جاتے تھے۔ جب عید الفطر آئی 19-8-47 کو بڑے باغ میں عید الفطر پڑھائی گئی کیونکہ خطرہ بہت بڑھ گیا تھا۔

15-8-47 کو ضلع گورداسپور ہندوستان میں شامل کر دیا گیا تھا۔ حکومت ہند نے سختی شروع کر دی اور جوق در جوق لوگ قادیان آنے شروع ہو گئے۔ سکھوں نے لوٹ مار کرنی شروع کر دی۔ گاؤں بہ گاؤں آگ لگانی سکھوں نے شروع کر دی۔ اس میں حکومت کے بڑے بڑے افسر حصہ لے رہے تھے۔ اور مسلمانوں سے حکومت ہند نے ہتھیار سب لے لئے تھے۔ یہاں تک کہ مسلمانوں سے سوٹا بھی چھین لیا تھا۔ قادیان کے اردگرد کے گاؤں سب قادیان ہجرت کر کے آ گئے۔ جماعت احمدیہ نے مخلوق کی ہمدردی کے لئے ہر طرح کوشش کی مگر حکومت سے کب مقابلہ ہوتا ہے۔ ہماری جماعت احمدیہ کے خدام ہر گاؤں میں حفاظت

کے لئے جاتے رہے اور کامیابی سے واپس آتے تھے۔ آخر مجبوراً حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں اور بوڑھوں کو قادیان سے نکالنے کی تحریک فرمائی اور قادیان سے خبر گاڑی آنے جانے بند ہوگئی اور جماعت صدر انجمن احمدیہ کے مشورے سے حضور کچھ دن کے لئے لاہور تشریف لے جائیں۔ خبر وغیرہ بند ہونے کی وجہ سے حضور کو فکر ہوا۔ بڑے بڑے جو افسر ہندوستان کے ہیں ان سے کسی طرح بات چیت کریں قادیان سے تار بند گاڑی بند خط و کتابت بند ہوگئی۔ کیا کیا جائے۔ اس لئے حضور لاہور تشریف لے جائیں تو لاہور میں بیٹھ کر دہلی وغیرہ شہروں میں خبر رسانی ہوتی رہے گی جب ہم قادیان میں بیٹھے رہے تو کسی جگہ بھی ہم خبر پہنچا نہیں سکتے۔ اس مشورے پر حضور نے دفتر پرائیویٹ سیکریٹری کو حکم دیا کہ پہرے داروں کو اطلاع کر دیں کہ صبح لاہور جانا ہے تیار ہو جائیں اور ہم نے پوچھا کہ کیا سامان لیں تو پرائیویٹ سیکریٹری میاں محمد یوسف صاحب نے فرمایا کہ معمولی بستر لے لو کیونکہ دو تین دن کے بعد واپس آ جانا ہے۔ 31-8-47 کو رات کے تین بجے چپکے سے چار پہریدار اور میاں محمد یوسف صاحب چل کر نواب صاحب کی کوٹھی آئے۔

قادیان سے ہجرت 31/اگست 1947

31-8-47 کو نواب محمد عبداللہ خاں کی کوٹھی سے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی روانگی ڈیڑھ بجے بعد دوپہر ہوئی۔ اس قافلہ میں حضور اہل بیت اور اہل بیت کے بچے چھوٹے حضرت صاحبزادہ میاں منصور احمد صاحب کچھ احمدیہ افسر ایک پرائیویٹ سیکریٹری میاں محمد یوسف صاحب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب چار باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی میاں خوشی محمد محمد اسحاق، نور محمد صاحب، خان مہر صاحب ساتھ تھے۔ جب کاریں وہاں سے چلیں تو راستہ بارش کی وجہ سے بہت خراب تھا۔ بارش بہت ہوگئی ہوئی تھی۔ بڑی مشکل سے کاریں نہر کی پٹڑی پر آئی۔ اور انہی دنوں میں نہر کی بندی تھی۔ نہر کے اندر لاشیں ہی لاشیں نظر آتی تھیں۔ گاؤں مسلمانوں سے خالی نظر آتے تھے۔ جب نظر ڈالتے تھے مسلمان جھنڈ کے جھنڈ سڑک پر چلتے نظر آتے تھے۔ کوئی گڈوں پر سوار تھے۔ کوئی گائیں بھینسوں کے مگر مگر (پیچھے پیچھے) چلتے نظر آتے تھے۔ جب ہماری کاریں بٹالے پہنچیں تو بٹالے کی سڑکیں دونوں طرف سے بھری پڑی نظر آئیں مسلمانوں پناہ گزینوں سے جو پاکستان جا رہے تھے۔ پاکستان سے ہندو سکھ ہندوستان آرہے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے سب قافلہ والے خیر خیریت سے لاہور شیخ بشیر احمد صاحب کی کوٹھی پر پانچ بجے بعد دوپہر پہنچ گئے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ
ٹیمپل روڈ نمبر 13 کوٹھی لاہور فون نمبر 2301 مزنگ 31-8-47

31-8-47 کو ایک بات میری لکھنی یہ رہ گئی ہے کہ جب انتظاری میں کاروں وغیرہ کا کچھ انتظام نظر نہ آیا تو خاکسار نے ساتھ والوں کو کہا کہ میں گھر محلہ دارالسعت میں جا کر ناشتہ وغیرہ کر آؤں۔ تو میں گھر صبح دس بجے گیا۔ سعادت احمد کی عمر اس وقت پانچ برس تھی۔ یہ تو باہر تھا اور بشارت احمد کی اماں نے مجھے کہا کہ ہم نے بھینس ڈیڑھ سو روپے کو لی ہے اور پانچ سیر دودھ

ایک وقت دیتی ہے۔ میں نے کہا کہ لوگ گھر چھوڑ کر باہر جارہے ہیں۔ تم پختہ ارادے کر کے ابھی بیٹھنے لگے ہو یہ کیا عقل کی بات تم نے کی۔

سب کہنے لگے ہم نے تو یہاں ہی رہنا ہے۔ ان کی اتنی بڑی بات سن کر میں واپس کوٹھی پر چلا آیا کیونکہ حضور کے لاہور آنے کا ارادہ پکا ہے جب میں نواب عبداللہ خاں صاحب کی کوٹھی پر آیا تو کاریں وغیرہ کا سب انتظام پورا ہو گیا تھا اور تھوڑی دیر کے بعد حضور اور سب اہل بیت کے بچے کوٹھی پر تشریف لے آئے لاہور جانے کی تیاری ہوگئی اور ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کاریں روانہ ہوگئی۔ میاں خوشی محمد قادیان

لاہور 47-9-1 سے کچھ عرصہ شیخ صاحب بشیر احمد کی کوٹھی پر رہے اور جب کوٹھی رتن باغ مل گئی تو حضرت مصلح موعود کا سب خاندان اور خود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کوٹھی میں تشریف لے آئے۔ اس سے پہلے جماعتی طور پر جودھامل جسونت بلڈنگ سیمنٹ بلڈنگ اور بلڈنگیں بھی لی ہوئی تھیں۔ جس میں قادیان سے آنے والے مہاجر ٹھہرائے جاتے تھے اور حضور کا ارشاد تھا کہ جو مہاجر قادیان سے آئیں ان کو کھانا لنگر سے تین وقت کا دیا جائے۔ اور جب ٹرک آتے تھے تو رتن باغ اور جودھامل بلڈنگ کے درمیان سڑک پر کھڑے ہوتے تھے۔ کیونکہ لنگر خانہ کا انتظام رتن باغ میں جماعت احمدیہ صدر انجمن نے کیا ہوا تھا یہاں سے جس جگہ پر جانا ہوتا تھا دفتر آبادی سے لکھوا کر چلے جاتے تھے۔ دفتر آبادی تصدیق کرتی تھی کہ واقعی احمدی ہے۔

لاہور سے چنیوٹ، احمد نگر، سرگودہا

47-10-19 کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رتن باغ لاہور سے چنیوٹ + احمد نگر + لالیاں + سرگودھا کاروں پر سمیت پرائیویٹ سیکریٹری میاں محمد یوسف صاحب نواب محمد الدین صاحب منشی محمد الدین صاحب مختار عام مولوی عبدالرحیم درد صاحب میاں خوشی محمد، محمد اسحاق

باڈی گارڈ کچھ اور شخص ساتھ تھے جن کے نام یاد نہیں۔ ساتھ صبح چھ بجے تشریف لے گئے۔ یہ سفر صرف خواب کی بنا پر حضور نے کیا تھا۔ جس میں حضور نے دو پہاڑوں کے درمیان جگہ دیکھی تھی جس میں حضور ٹھہرے تھے (مراد ہجرت) یہ جگہ چنیوٹ سے آگے شمال کی طرف پُل دریائے چناب کو عبور کر کے آتی ہے۔ یہ بالکل دو پہاڑوں کے درمیان جگہ تھی حضور نے اس جگہ پر قدم مبارک پہلی بار رکھے اور چل پھر کر جگہ دیکھی اور حضور نے فرمایا کہ اس زمین پر کلّر ہی کلّر نظر آتا ہے۔ اس لئے لوگ آباد کاری کر کے کامیاب نہیں ہوئے اس لئے یہ زمین خالی پڑی ہے۔ حضور نے فرمایا۔ میں نے جو رؤیا میں دیکھی ہے اُس پر سبز گھاس دیکھا تھا اس پر تو گھاس نظر ہی نہیں آتا۔ کلّر شُور دکھائی دیتا ہے۔ سب دیکھ بھال زمین کی حضور نے سمیت قافلے کی اور سڑک پر نلکا لگا ہوا تھا۔ حضور نے نلکا کا پانی پیا۔ پھر کاروں پر حضور ڈیڑھ بجے بعد دوپہر سرگودھا تشریف لائے۔ کھانا کوٹھی پر کھایا۔ حضور نے نماز ظہر و عصر جمع پڑھائی۔ جماعت احمدیہ سرگودھا کے افراد نے ملاقاتیں کیں۔ حالات کا جائزہ لیتے ہوئے حضور سمیت قافلہ واپس لاہور چار بجے بعد دوپہر سرگودھا سے روانہ ہوئے اور راستہ میں چنیوٹ کا حضور نے ارادہ فرمایا۔ حضور چنیوٹ تشریف لائے۔ جب کاریں شہر میں داخل ہوئیں تو حضور کار سے اُتر کر شہر میں داخل ہوئے۔ کاریں پیچھے پیچھے آرہی تھیں۔ حضور آگے پیدل چل رہے تھے اور ہم لوگ بھی یعنی باڈی گارڈ ساتھ ساتھ تھے۔ لوگ حیران تھے کہ یہ کون شخص ہے۔ حضور گلیوں سے پیدل چل کر بڑی سڑک پر حضور کار میں تشریف لائے اور رات کے دس بجے خیر خیریت سے رتن باغ لاہور واپس تشریف لے آئے اور اس زمین کے خرید کرنے کی کوشش حضور گورنمنٹ سے کرتے رہے۔ یہ زمین گورنمنٹ کی تھی۔

وصیت نمبر 3756 میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت ایدہ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح الثانی رتن باغ لاہور

19-10-47

جلسہ سالانہ 1947ء

جلسہ سالانہ دسمبر کی اخیری تاریخوں پر ہوا۔ 1947ء کا جلسہ سالانہ رتن باغ کی جنوب کی طرف منعقد ہوا اور گیلریاں جلسہ گاہ قادیان کی طرح لگائی گئی تھیں۔ افتتاح پہلی تقریر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اور آخری تاریخ کو بھی تقریر حضور نے جماعت کو نصیحت مال بیگانہ نہ لینے پر فرمائی۔ بعد دعا پر جلسہ کی کارروائی حضور نے ختم فرمائی۔

3-1-48: سفر لاہور سے راولپنڈی تک پاکستان میں حضور کا پہلا دورہ

روانگی لاہور رتن باغ سے گیارہ بجے صبح سمیت قافلے اہل بیت کاروں پر حضور روانہ ہوئے۔ جو سامان بستر وغیرہ ٹرک پر لادا ہوا تھا اور کچھ آدمی ٹرک میں سوار تھے۔ دو بجے بعد دوپہر ضلع گجرات ڈاک بنگلہ پہنچے۔ یہاں جماعت احمدیہ گجرات نے کھانے وغیرہ رہائش کا انتظام کیا ہوا تھا اور اردگرد کی جماعتوں کے لوگ حضور کی آمد پر بڑی بھاری تعداد میں جمع تھے۔ کار آنے پر لوگوں نے مصافحہ کیا اور کھانا کھانے کے بعد حضور نے نماز ظہر وعصر جمع پڑھائی۔ اس کے بعد حضور نے پرائیویٹ ملاقاتوں کا موقع دیا۔ ضلع گجرات کے بڑے بڑے غیر احمدی احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان کو جماعت احمدیہ گجرات نے دعوت چائے پر بلوایا تھا۔ اس پارٹی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے۔

مقامی جماعت احمدیہ گجرات کے امیر نے غیر احمدی احباب کا تعارف کرایا۔ اور بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ غیر احمدی احباب نے حضور کے ساتھ مصافحہ کیا اور پھر چائے پی گئی۔ حضور نے اس مجلس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا نمونہ اختیار کرنے پر تقریر فرمائی۔ یہ تقریر ساڑھے چار بجے بعد دوپہر شروع ہوئی اور ساڑھے پانچ بجے شام تک سلسلہ تقریر جاری

رہا۔نماز مغرب وعشاء حضور نے (بیت) احمدیہ گجرات میں پڑھائی۔ڈاک بنگلہ سے کاروں پر (بیت الذکر) میں حضور تشریف لائے۔(بیت الذکر) میں بہت لوگ جمع تھے۔(بیت الذکر) بھی بھری ہوئی تھی اور باہر بھی خلقت بہت تھی۔نمازیں حضور نے جمع پڑھائی۔بعد میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمازوں کی ادائیگی پر تقریر فرمائی......۔

تقریر ختم رات کے دس بجے ہوئی۔پھر حضور نے دعا فرمائی۔دعا کے بعد کاروں پر عبدالرحمٰن خادم کے مکان پر حضور تشریف لائے۔شام کے کھانے کا انتظام خادم کے گھر تھا۔ حضور اہل بیت قافلہ نے کھانا کھایا۔حضور نے دعا کھانے کے بعد فرمائی اور بعد میں واپس کاروں پر ڈاک بنگلہ حضور سمیت قافلے تشریف لائے۔رہائش ڈاک بنگلہ میں تھی۔

3-1-48 رات کے گیارہ بجے۔میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس ضلع گجرات ڈاک بنگلہ

حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب

4-1-48 کو ڈاک بنگلہ میں ناشتہ کیا اور جماعت احمدیہ کھاریاں کے امیر نے حضور سے درخواست کی کہ حضور جماعت احمدیہ کھاریاں کی خواہش ہے کہ حضور کھاریاں مصافحہ کا شرف عطا فرمائیں اور دس منٹ کھاریاں ٹھہریں۔سڑک کے قریب ہی ہمارا گاؤں یعنی قصبہ ہے۔ حضور نے منظور فرمایا اور ڈاک بنگلہ سے روانگی گیارہ دس منٹ پر صبح ہوئی۔بارہ بجے دوپہر کھاریاں حضور سمیت اہل بیت قافلے تشریف لائے۔کھاریاں کے احمدی غیر احمدی احباب صف باندھے کھڑے تھے۔حضور نے کار سے اُتر کر سب کے ساتھ مصافحہ کیا۔اور امیر جماعت نے سب کا تعارف کروایا۔اور حضور اہل بیت کو برکت کے لئے امیر جماعت اپنے گھر لے گئے۔حضور نے وہاں دعا فرمائی۔کچھ دیر کے بعد کاروں پر سوار ہوئے اور جہلم سیّد عزیز اللہ شاہ کی کوٹھی پر حضور بارہ بجکر پنتالیس منٹ پر تشریف لائے۔جماعت احمدیہ جہلم نے استقبال کیا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سب نے مصافحہ کیا اور کھانے کا انتظام شہر کے

اندر تھا۔ سیّد عزیز اللہ شاہ کی کوٹھی دریائے چناب کے کنارے پر پُل کے قریب واقع ہے۔ تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے اور پھر کاروں پر جہاں کھانے کا انتظام تھا وہاں تشریف لے آئے۔ کھانا دوپہر کا کھانے کے بعد حضور سمیت قافلے (بیت) احمدیہ جہلم تشریف لائے۔ نماز ظہر عصر حضور نے جمع پڑھائی اور (بیت الذکر) میں حضور نے تقریر حضرت مسیح موعودؑ کی آمد پر فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام شہر جہلم ایک مقدمہ کی بنا پر تشریف لائے تھے اس مقدمہ کی بنا پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح الثانی نے تقریر فرمائی۔ تقریر کے خاتمہ پر حضور نے دعا فرمائی۔

ایک افسر کی خراب گاڑی چلانے میں مدد

4-1-48 جہلم سے ساڑھے چار بجے بعد دوپہر راولپنڈی حضور سمیت قافلے روانہ ہوئے اور راستہ میں کسی آفیسر کی کار خراب تھی۔ حضور نے اپنی کاریں کھڑی کرنے کا ارشاد فرمایا اور حضور کی طرف وہ شخص آیا۔ حضور سے مصافحہ کیا اور کہا کہ حضور ہماری جیپ خراب ہوگئی ہے حضور مدد فرمائیں۔ حضور نے نذیر احمد ڈرائیور کو فرمایا کہ اِن کے پاس سامان نہیں جس سے ٹھیک کرلیں۔ تم ان کی مدد کرو اور اس کو ٹھیک کردو۔

ہم سب کاروں سے اتر کر چلنے پھرنے لگے۔ یہ جگہ راولپنڈی سے 30 میل جنوب کی طرف ہے اور پہاڑی جگہ ہے۔ نزدیک کوئی بستی نہیں اور شام قریب ہوتی جاتی تھی۔ کسی نے حضور سے کہا کہ حضور دیر ہوتی جاتی ہے اور یہ ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئی۔ حضور نے فرمایا۔ اگر تمہارے ساتھ اس قسم کا واقع ہو تو بتاؤ تم کیا کہو گے۔ تب سب نے جیپ کو پیچھے سے دھکیلنا شروع کیا۔ بہت دیر کے بعد اسٹارٹ ہوئی۔ ٹھیک ہوئی تو حضور کار پر بیٹھے اور انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ اور پھر حضور نے کاروں کے چلنے کا ارشاد فرمایا۔ مغرب ہوگئی اور ساڑھے سات بجے شام راولپنڈی اختر حسین کی کوٹھی پر خیر و عافیت سے حضور سمیت قافلے

تشریف لائے۔کوٹھی نمبر 210 جہلم روڈ

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس راولپنڈی کوٹھی نمبر 210 جہلم روڈ ساڑھے سات شام 4-1-48

4-1-48 رات کا کھانا اختر حسین صاحب کی کوٹھی پر کھایا اور رہائش کا انتظام بھی اسی کوٹھی پر تھا۔ مہمان نوازی کا انتظام بھی اختر حسین صاحب کے والد کے ذمہ تھا۔ کھانا رہائش کا بہت اچھا انتظام تھا۔ حضور نے نماز مغرب وعشاء جمع پڑھائی اور پھر حضور نے کھانا کھایا۔ کھانا کھانے کے بعد ملاقاتیں ہوتی رہیں۔

6-1-48 کوٹھی پر پرائیویٹ ملاقاتیں ہوتی رہیں اور ساڑھے چھ بجے شام سینما ہال میں حضور نے حفاظت پاکستان پر تقریر فرمائی۔ بہت بڑا ہال تھا۔ جو افراد سے بھرا نظر آتا تھا۔ بڑی خاموشی سے تقریر سنی گئی۔ بڑی کامیابی سے حضور واپس کوٹھی پر تشریف لے آئے۔ یہ تقریر ساڑھے چھ بجے شام شروع ہوئی تھی اور آٹھ بجے شام تقریر حضور نے ختم فرمائی۔ نماز مغرب حضور نے کوٹھی پر پڑھائی تھی اور عشاء کی نماز تقریر کے بعد حضور نے پڑھائی۔ بعد میں حضور نے کھانا کھایا۔

6-1-48 آٹھ بجے شام کوٹھی نمبر 210 اختر حسین جہلم روڈ میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس راولپنڈی

7-1-48 کو روانگی راولپنڈی سے لاہور

صبح کی نماز حضور نے پڑھائی اور سامان ٹرک پر لادا گیا صبح کا ناشتہ کر کے راولپنڈی سے روانہ ہوئے۔ روانگی راولپنڈی دس بج کر پینتالیس منٹ پر صبح 10:45۔ حضور اہل بیت قافلے کاروں پر بیٹھ کر روانہ ہوئے اور کچھ قافلہ ٹرک پر سوار ہوا اور ڈیڑھ بجے بعد دوپہر جہلم حضور تشریف لائے۔ شاہ صاحب عزیز اللہ کی کوٹھی پر کاریں کھڑی ہوئیں۔ کھانے کا انتظام شاہ صاحب عزیز اللہ شاہ کے ہاں تھا۔ دوپہر کا کھانا جہلم حضور نے اور قافلہ کے سب افراد نے عزیز اللہ شاہ صاحب کے ہاں کھایا۔ کھانے کے بعد حضور اڑھائی بجے بعد دوپہر کاروں پر

مسجد قصائیاں تشریف لائے کیونکہ غیر احمدی احباب نے درخواست حضور سے کی تھی کہ یہاں ایک تقریر فرمائیں۔ حضور نے منظور فرمائی۔ اڑھائی بجے کا وقت تھا حضور تشریف لے آئے۔ بہت بھاری مجمع تھا جو کہ سننے والے حاضر ہوئے تھے۔ حضور نے حفاظت پاکستان پر اور نمازوں کی پابندی پر تقریر فرمائی۔ بڑی خوشی سے اور بڑے آرام سے تقریر سنی گئی۔ یہ تقریر چار بجے بعد دوپہر تک جاری رہی۔ سننے والوں کو بہت اچھا اثر ہوا۔ ختم تقریر پر حضور (بیت) احمدیہ جہلم نمازوں کے لئے تشریف لائے اور حضور نے نمازیں ظہر وعصر جمع پڑھائیں اور سامان والا ٹرک (بیت) کے سامنے سڑک پر کھڑا رہا۔

7-1-48 نماز ظہر وعصر پڑھانے کے بعد حضور کاروں پر سمیت خدام، خاں صاحب محمد اکبر کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ وہاں بہت سے کشمیر کے مہاجر رئیس تشریف لائے۔ حضور سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ پرائیویٹ سیکرٹری میاں محمد یوسف بھی ساتھ تھے۔ شام تک باتیں ہوتی رہیں اور حضور نے شام پانچ بجے کی چائے خاں صاحب محمد اکبر کی کوٹھی پر پی۔ چائے کی دعوت پر حضور کو بلوایا ہوا تھا۔ یہ کوٹھی کچہری روڈ پر واقع ہے۔ شام چھ بجے کے بعد حضور (بیت) احمدیہ جہلم تشریف لائے۔ حضور نے نماز مغرب عشاء جمع پڑھائیں اور کھانا (بیت) کے قریب مکان تھا اس میں جا کر کھایا۔ کھانے کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔

حضور کار پر عزیز اللہ شاہ صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ رات عزیز اللہ شاہ صاحب کے گھر رہے۔ باقی سب قافلہ (بیت) میں سونے کے لئے رہا۔ کیونکہ اور کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جس میں سب قافلہ اکٹھا ایک مکان میں سوتا۔ رات سب نے (بیت) میں گزاری۔ مولوی عبدالرحیم درد صاحب، ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب، میاں محمد یوسف صاحب، منشی فتح الدین صاحب، میاں خوشی باڈی گارڈ، محمد اسحاق صاحب، غلام رسول، برکت اللہ یہ چار باڈی گارڈ تھے اور محمد نذیر صاحب ڈرائیور، ایک باورچی۔ یہ قافلہ کے آدمی (بیت) میں رہے۔

7-1-48 میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس (بیت) احمدیہ جہلم رات کے دس بجے جہلم شاہ صاحب عزیز اللہ شاہ جنگلات محکمہ کے افسر تھے۔

8-1-48 جہلم (بیت) صبح کی نماز سب قافلہ نے پڑھی۔ اور (بیت) کے قریب ایک احمدی نے ناشتہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ 8 بجے صبح ناشتہ کیا اور ٹرک ساتھ تھا۔ بستر وغیرہ ٹرک میں رکھے اور سب قافلہ ٹرک پر بیٹھ کر عزیز اللہ شاہ صاحب کی کوٹھی جو دریائے چناب کے کنارے پُل ریل کے قریب ہے محمد نذیر صاحب ڈرائیور ٹرک کو وہاں لایا۔ وقت کوئی نو دس بجے صبح کا تھا۔ حضور کسی ضروری کام کے لئے کسی آدمی کو ملنے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ ہمیں اطلاع ملی کہ حضور اُسی راستے تشریف لے جائیں گے۔ آپ لوگ آگے چل کر انتظار کریں۔ ہم نے ٹرک کو دریائے جہلم کے پل کو پار کر کے پُل کے قریب جنوب کی طرف کھڑا کر دیا۔ حضور کے ساتھ اہل بیت، ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب، میاں محمد نذیر صاحب اور پرائیویٹ سیکریٹری صاحب تھے۔ حضور 11:45 بجے صبح کار پر تشریف لائے۔ سب قافلہ پُل کے قریب سے جمع ہو کر روانہ ہوا۔

11:45 میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جہلم پُل کے قریب۔ 8-1-48۔ صبح گجرات آمد کوٹھی محمد اکرم صاحب آفیسر محکمہ جنگلات ایک بجے بعد دوپہر۔ یہ صاحب غیر احمدی ہیں اور ان کی بیوی احمدی ہے۔ کھانے کا انتظام ان کی طرف سے تھا۔ جب حضور کوٹھی تشریف لا رہے تھے۔ احمدی غیر احمدی احباب کثرت سے سڑک پر جمع تھے۔ حضور کے ساتھ سب لوگوں نے مصافحہ کیا۔ اور مقامی عہدیداروں نے سب کا تعارف کرایا اور کمرہ میں حضور تشریف لے گئے۔ احمدی غیر احمدی احباب سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ دو بجے کے بعد حضور نے دوپہر کا کھانا کھایا اور نماز ظہر کی اذان ہوئی۔ حضور نماز کے لئے تشریف لے آئے۔ ظہر و عصر حضور نے جمع پڑھائی۔ نمازوں کے بعد بھی ملاقاتیں ہوتی رہیں۔

محمد اکرم صاحب آفیسر محکمہ جنگلات کی کوٹھی گجرات شمال کی طرف ڈاک بنگلہ کے قریب

واقع ہے۔حضور اہل بیت اور قافلہ ساڑھے چار بجے بعد دوپہر وہاں سے روانہ ہوئے۔حضور اور اہل بیت کار پر گوجرانوالہ چھ بجے کوٹھی ڈاکٹر سول سرجن محمد یعقوب صاحب بٹالے والے پر تشریف لائے اور دوسرا قافلہ ٹرک پر سوار تھا ہم لوگ 7:35 بجے شام کوٹھی آئے۔نماز مغرب و عشاء حضور نے جمع پڑھائی۔1:40 بجے شام گوجرانوالہ سے سب قافلہ روانہ ہوا اور خیر و عافیت سے سب قافلہ والے رتن باغ لاہور پہنچ گئے۔رات نو بجے واپس حضور سفر سے تشریف لائے۔

مہاجر میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی لاہور رتن باغ فون نمبر 4526۔8 جنوری 1948ء

11-1-48 سفر لاہور سے سیالکوٹ

حضور لاہور سے چار بجے بعد دوپہر سمیت قافلے سیالکوٹ تشریف لے گئے۔سیالکوٹ ساڑھے سات بجے شام حضرت میاں مظفر احمد صاحب ڈی سی کی کوٹھی پر حضور تشریف لائے۔ وہاں شہر سیالکوٹ چھاؤنی کے سب احمدی احباب حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے تھے۔حضور نے پہلے ملاقاتوں کا شرف بخشا پھر حضور نے نماز مغرب و عشاء جمع پڑھائی۔پھر حضور نے گیارہ بجے رات کے کھانا کھایا۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس۔کوٹھی میاں مظفر احمد ڈی سی سیالکوٹ 11-1-48 گیارہ بجے رات

12-1-48 کو صبح سیالکوٹ سے دس بجے جیپ اور ٹرک پر موضع معراجکے سمیت قافلے تشریف لے گئے۔دوپہر کا کھانا حضور نے ساتھ لے لینے کا ارشاد فرمایا اور جو کھانا معراجکے کھانا تھا۔کھانا ساتھ لے لیا۔راستہ بہت خراب تھا۔سڑک خراب تھی۔اور بارش بھی تازہ ہوئی تھی۔سڑک کچی تھی۔بڑی مشکل سے ہچکولے کھاتے ٹرک اور جیپ کاریں معراجکے پہنچے۔یہ گاؤں سرحد پر سیالکوٹ سے پندرہ میل مشرق جنوب کی طرف واقع ہے۔یہاں احمدی خدام حفاظت کے لئے رہتے تھے۔حضور ان کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔جب حضور ان کی جائے رہائش پر تشریف لائے تو سب خدام نے حضور سے مصافحہ کیا۔مرزا مبارک احمد صاحب

حضور کا صاحبزادہ اِن خدام کا انچارج تھا۔ کھانا تو حضور ساتھ لے گئے تھے۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب انچارج احمدیہ کمپنی کمانڈر تھے۔ انہوں نے ایک علیحدہ کمرہ میں میز لگا کر حضور کے کھانے کا انتظام کیا۔ دستر خوان میز پر بچھایا اور چینی کے برتن میز پر رکھ کر حضور کو اطلاع دی کہ حضور کھانا تیار ہے۔ اس وقت کوئی ڈیڑھ بج گیا ہوگا۔ حضور کھانے کے کمرہ میں تشریف لائے اور دروازے میں حضور نے دیکھ کر فرمایا کہ ہم ہندو نہیں ہیں۔ یہ فرما کر حضور باہر تشریف لے آئے۔ فرمایا کہ سب کھانا اکٹھا کھائیں گے۔ یہ فرما کر حضور نے فرمایا کہ نماز پہلے پڑھیں اور کھانا بعد میں کھائیں گے۔ نماز کی تیاری کے دوران میں دریاں وغیرہ بچھ گئیں۔ حضور نے نماز ظہر وعصر جمع پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر اسی جگہ حضور کھانے کے لئے بیٹھ گئے۔ حضور، مرزا مظفر احمد صاحب ڈی سی، مرزا منصور احمد صاحب، مرزا مبارک احمد صاحب، مولوی عبدالرحیم صاحب درد، پرائیویٹ سیکریٹری میاں محمد یوسف صاحب، مولوی محمد عبداللہ، ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور میاں خوشی محمد پہرے دار محمد اسحاق، نور محمد پہرے دار، محمد نذیر خاں ڈرائیور۔ اتنے احباب حضور کے ساتھ تشریف لے گئے تھے۔ یہ بھی اَور خدام سب اکٹھے بیٹھ گئے۔ ایک ہی صف میں۔ حضور کے سامنے آمنے سامنے گول دائرہ کی شکل بیٹھے۔

کھانا تقسیم ہونے لگا۔ پہلے کھانا جو ساتھ لائے تھے تقسیم کروایا اور جو کھانا خدام کا پکا ہوا تھا وہ بھی حضور نے منگوا کر وہ کھانا بھی تقسیم کرنے کا ارشاد فرمایا۔ تقسیم کیا گیا۔ جب سب کھانا تقسیم ہو گیا تو پھر سب کھانا کھانے لگے۔ خدام کے کھانے والی دال حضور کو پیش کی گئی۔ حضور نے فرمایا کہ ماش کی دال ہے۔ یہ دال کس نے پکائی ہے۔ شیر احمد پٹھان نے کہا حضور ہمارا خادم ہے اُس نے پکائی ہے۔ حضور نے فرمایا یہ بہت مزیدار پکی ہوئی ہے۔ حضور فرماتے جاتے اور لقمہ لگا کر دال سے بڑے مزے سے کھاتے جاتے۔ حضور فرماتے جاتے مجھ کو ماش کی دال بہت اچھی لگتی تھی مگر بیماری کی وجہ سے چھوڑ دی ہے۔ میں اس کو بہت پسند کرتا تھا۔ کھانے سے حضور فارغ ہو کر فرمانے لگے کہ اردگرد دیہات کا کیا حال ہے۔ ہمارے خدام کیسے ہیں۔

گاؤں والوں کا ہمارے خدام سے کیسے تعلق ہیں۔اسی دوران میں حضور نے خدام میں آدھ پونا گھنٹہ نمازوں کی پابندی اور دعا کرنے پر تقریر فرمائی اور بہت سے لوگ معراجکے گاؤں کے بھی شامل تقریر سننے میں ہو گئے تھے۔حضور نے تقریر دعا پر ختم فرمائی۔بعد میں سب خدام ایک لائن میں قائم ہو گئے۔سب کے ساتھ حضور نے مصافحہ کا شرف بخشا اور ساتھ ہی صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تعارف کراتے جاتے۔ 3:15 پر بعد دوپہر واپس سیالکوٹ کوٹھی مرزا مظفر احمد صاحب حضور تشریف لے آئے۔

سیالکوٹ میں

13-1-48 کو شہر سیالکوٹ اور ارد گرد کے دیہات کے لوگ ملاقات کے لئے آئے۔ اس طرح جمع تھے جس طرح شمع پر پروانے جمع ہو جاتے ہیں۔ حضور سب دن ملاقاتوں میں مصروف رہے اِن ملاقاتوں میں غیر احمدی احباب بھی شامل تھے۔رات کو ساڑھے سات بجے شام حضور نے سینما ہال میں حفاظت پاکستان پر تقریر فرمائی۔یہ ہال بہت بڑا تھا۔اندر باہر بہت لوگ جمع تھے۔اندر بھر گیا تو اندر کے دروازے بند کر دیئے کیونکہ اندر جگہ نہیں تھی۔حال کے باہر بھی لاؤڈ سپیکر کا بہت اچھا انتظام جماعت ہائے سیالکوٹ نے کیا تھا جس سے سب لوگ آسانی سے حضور کی تقریر سن سکیں۔نماز مغرب عشاء حضور کوٹھی پر جمع پڑھا کر تشریف لائے۔حضور کی تقریر بڑی کامیابی اور دلکش اثر کرنے والی ثابت ہوئی۔بڑے آرام سے سب لوگ بیٹھے تقریر سنتے رہے۔یہ تقریر کوئی ڈیڑھ دو گھنٹے تک رہی۔تقریر کے خاتمے پر حضور کار پر کوٹھی تشریف لے آئے اور کھانا تیار تھا۔حضور نے اور سب قافلے نے کھانا کھایا۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح الثانی۔کوٹھی مرزا مظفر احمد ڈی سی سیالکوٹ رات کے بارہ بجے 13-1-48

14-1-48 کو صبح ناشتہ کیا اور لاہور آنے کی تیاریاں ہو گئیں حضور اہل بیت سمیت کار پر

ہوائی جہاز کے اڈے پر تشریف لے گئے دوسرا سب قافلہ ٹرک پر ساڑھے گیارہ بجے دن کے سیالکوٹ سے روانہ ہوئے۔ حضور ہوائی جہاز پر سیالکوٹ سے لاہور تشریف لائے اور ہم لوگ ٹرک پر سوار ہو کر گوجرانوالہ میں۔ بارہ بجے دوپہر کا کھانا سب نے ہوسٹل میں کھایا اور راستے میں آکر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے نماز ظہر و عصر جمع پڑھائی۔ 4:40 بجے بعد دوپہر واپس لاہور خیر خیریت سے پہنچ گئے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس رتن باغ لاہور فون نمبر 4526۔48-1-14

لاہور 48-2-14 بروز ہفتہ حضور کا سفر سندھ

صبح کو حضور اہل بیت سمیت اور قافلے رتن باغ لاہور سے ڈیڑھ بجے کاروں پر سٹیشن پر پہنچے۔ گاڑی تیار تھی۔ سب گاڑی پر بیٹھ گئے۔ جماعت ہائے لاہور سب لاہور اسٹیشن پر گئے ہوئے تھے۔ حضور نے سب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ بعد میں حضور نے دعا فرمائی اور گاڑی آٹھ بجے لاہور سے روانہ ہوئی۔ دفتر پرائیویٹ سیکریٹری نے نزدیک اسٹیشن کی جماعتوں کو پہلے اطلاع خطوں و تاروں کے ذریعہ کر دی تھی۔ وہ جماعتیں اسٹیشن پر آئیں۔ حضور نے ان سب کو مصافحہ کا شرف بخشا اور بعد میں حضور نے دعائیں فرمائیں۔ جماعت احمدیہ ملتان نے بارہ بجے دوپہر کا کھانا حضور کے پیش کیا۔ جماعت ملتان نے فرداً فرداً حضور کے ساتھ مصافحہ کیا اور امیر جماعت حضور کو تعارف کراتے جاتے۔ کھانا گاڑی میں ساتھ رکھ لیا اور حضور نے دعا فرمائی اور گاڑی ملتان اسٹیشن سے چل پڑی۔

حیدر آباد 48-2-15 کو صبح دس بجے گاڑی پہنچ گئی اور کاریں آگے تیار تھیں۔ حضور و اہل بیت کاروں پر میر پور خاص چار بجے دوپہر پہنچ گئے اور ہماری کار راستے میں خراب ہو گئی تھی۔ یہ کاریں کرایہ پر آئی ہوئی تھیں۔ دوسری کار کے پیچھے باندھ کر ٹنڈوالہ یار ہماری کار چھوڑ گئے۔ کہنے لگے کہ ڈرائیور کو ہم دوسری کار دے کر میر پور خاص سے واپس جلدی روانہ کر

دیں گے آپ کو یہاں سے لے جائے گا۔ اور سامان منشی فتح الدین کے سپرد تھا۔ وہ حیدر آباد سندھ اسٹیشن سے سامان پانچ بجے بعد دوپہر والی گاڑی پر میر پور خاص لے آئے۔ کیونکہ ان دنوں میں گاڑی حیدر آباد سے تھرُ و ناصر آباد نہیں جاتی تھی۔ ایک دن ایک طرف سے جاتی اور دوسرے دن دوسری طرف سے جاتی۔ ٹنڈو الہ یار سے رات کے دس گیارہ بجے دوسری کار میر پور خاص سے جو آئی تھی اس پر دو بجے رات کے ہم میر پور خاص پہنچے۔ وہاں سب سوئے ہوئے تھے۔ ہم نے بستر کئے سو گئے۔ اس کار میں صرف ہم باڈی گارڈ رہ گئے تھے۔ میاں خوشی محمد، محمد اسحاق، نور محمد، غلام رسول باڈی گارڈ تھے۔

میر پور خاص رات کے دو بجے 15/2/48 میاں خوشی محمد باڈی گارڈ

16-2-48 کو صبح میر پور خاص سے نو بجے گاڑی پر سوار ہوئے اور بارہ بجے دوپہر کا کھانا جماعت احمدیہ ڈگری کے چودھری حکیم سردار محمد صاحب نے اسٹیشن پر حضور کے پیش کیا۔ حضور نے منظور فرمایا اور سب جماعت ڈگری کے احباب مرد عورت حضور کی زیارت کے لئے آئے تھے۔ سب مردوں کے ساتھ حضور نے مصافحہ کا شرف بخشا اور امیر جماعت ساتھ ساتھ تعارف کراتا جاتا تھا۔ حضور نے دعا فرمائی اور گاڑی چل پڑی۔ چلتی گاڑی میں کھانا تقسیم ہوا۔ سب احباب احمدی غیر احمدی نے جو اُس ریل کے کمرہ میں بیٹھے تھے کھانا کھایا۔ سب قافلہ حضور اہل بیت سمیت خیر خیریت سے کنجے جی اسٹیشن پر ساڑھے تین بجے بعد دوپہر پہنچے اور ناصر آباد اور دوسری اسٹیٹوں کے احمدی احباب کنجے جی اسٹیشن پر حضور کے استقبال کے لئے گھوڑوں اور گڈوں کو لے کر آئے ہوئے تھے حضور اہل بیت کاروں پر ناصر آباد چار بجے بعد دوپہر تشریف لے آئے۔ دوسرا قافلہ گھوڑوں اور گڈوں پر سامان لے کر خیر خیریت سے ناصر آباد سندھ پہنچ گئے۔ سامان امن امان سے پہنچ گیا۔ اس قافلہ میں پرائیویٹ سیکریٹری میاں محمد یوسف صاحب، مولوی عبد الرحیم درد صاحب، ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب، منشی فتح الدین صاحب، محمود اختر کلرک، فیض محمد چپڑاسی محمد دین، باڈی گارڈ میاں خوشی محمد، محمد اسحاق، نور محمد،

غلام رسول یہ باڈی گارڈ تھے۔ میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

16 فروری 1948ء وقت چار بجے بعد دوپہر ناصر آباد سندھ

ناصر آباد 23-2-48 کو حضور سیر کے لئے ڈھورے (مقام) پر اہل بیت سمیت تشریف لے گئے۔ نوکر چاکر سب ساتھ تھے۔ حضور نماز عصر پڑھا کر کار پر تشریف لے گئے تھے۔ ناشتہ چائے وغیرہ ڈھورے پر ہوا۔ وہاں پردہ کا بہت اچھا انتظام میاں احمد صاحب نے کیا ہوا تھا۔ یہ ہی ناصر آباد کی زمینوں کے انچارج ہیں۔ سب گھوڑوں گڈوں پر سوار ہو کر ڈھورے پر گئے اور مغرب کی نماز حضور نے ناصر آباد کی (بیت) میں آکر پڑھائی۔ جو کچھ حضور گھر سے کھانے کے لئے ساتھ لے جائیں ہر ایک چیز بانٹ کر، ایک جیسی چیز، حضور خود بلوا کر قافلے والوں کو روانہ کرتے تھے۔ بعد میں حضور ناشتہ کرتے تھے۔

باڈی گارڈ میاں خوشی محمد ناصر آباد سندھ 23 فروری 1948ء وقت مغرب واپسی ڈھورہ ناصر آباد اسٹیٹ کے مینجر مختار، میاں احمد صاحب (مرزا منصور احمد) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے داماد ہیں ناصر آباد کی زمین قریباً دو ہزار ایکڑ ہے۔

24-2-48 کو حضور ناصر آباد سے محمود آباد کار پر تشریف لائے۔ دوسرا قافلہ ریل گاڑی پر کنجے جی سے کنری اسٹیشن تک آئے۔ کنری اسٹیشن پر ریلوے لائن کے قریب انجمن احمدیہ کا روئی کا کارخانہ ہے۔ سب وہاں تشریف لے گئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کار پر تشریف لائے۔ حضور نے کار میں بیٹھے ضروری کاغذات دیکھے اور کاغذات دیکھنے کے بعد حضور کنری سے محمود آباد کار پر تشریف لے گئے۔ دوسرا قافلہ گھوڑوں گڈوں پر محمود آباد خیر خیریت سے پہنچ گئے۔ گھوڑوں گڈوں کا انتظام سیّد داؤد مظفر صاحب (داماد سیدنا حضرت مصلح موعود) نے کیا تھا سیّد داؤد مظفر صاحب انچارج محمود آباد کی زمینوں کے ہیں۔ محمود آباد کی زمینوں کا رقبہ قریباً 3500/ ایکڑ پر مشتمل ہے۔ ساڑھے تین بجے بعد دوپہر محمود آباد پہنچ گئے۔ محمود آباد کی زمین حضور کی ذاتی ملکیت ہے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ 24-2-48۔ساڑھے تین بجے بعد دوپہر محمود آباد

25-2-48 کو حضور کار پر بیٹھ کر زمینوں کے دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ کچھ دور کار گئی، راستہ بہت خراب تھا۔ کار خراب ہوگئی اور حضور کار سے اتر کر کھڑے ہوئے۔ ساتھ بہت سے آدمی پیدل چل رہے تھے۔ کار کو دھکیل کر کیچڑ سے باہر نکالا اور حضور وہاں ایک کنارہ پر تشریف فرما ہوئے۔ خاکسار اور ایک آدمی حضور کو دبانے لگ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک گڈے والا آ نکلا۔ حضور اُس گڈے میں بیٹھ کر واپس محمود آباد تشریف لے آئے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ 25/2/48 محمود آباد سندھ

26-2-48 کو صبح کار پر خلیل آباد تشریف حضور لے گئے اور ساتھ گھوڑوں پر سیّد داؤد مظفر صاحب، میاں احمد (منصور) صاحب منشی وغیرہ تھے۔ اس دن بادل تھا باریک باریک بوند ٹپک رہی تھی۔ زمینوں کی دیکھ بھال کر کے حضور ڈیڑھ بجے بعد دوپہر واپس حضور تشریف لے آئے۔ کھانا کھانے کے بعد حضور نے نمازیں ظہر وعصر جمع پڑھائیں۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس محمد آباد سندھ

27-2-48 کو صبح مینجر اور کارکنوں جو محمود آباد کی زمینوں پر کام کرتے تھے ساتھ لے کر گندم کا کھیت حضور دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ دس گیارہ بجے حضور واپس محمود آباد تشریف لے آئے۔ اُسی دن واپسی ناصر آباد کو تھی۔ قافلے کا سامان گڈوں پر لادا گیا۔ حضور اور اہل بیت کار پر کنری ایک بجے بعد دوپہر تشریف لے آئے۔ کھانے کا انتظام کنری کے احمدی احباب نے کیا ہوا تھا۔ حضور نے اور سب قافلے نے کھانا کھایا۔ جمعہ مبارک کا دن تھا۔ حضور نے نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز جمعہ کے بعد حضور کنری سے کار پر تشریف لے گئے۔ سب قافلہ گاڑی پر کنری سے سوار ہو کر کنجے جی خیر خیریت سے پہنچ گئے۔ بارش تازہ ہوئی تھی راستہ بہت خراب تھا۔ گاڑی سے اتر کر حضرت اماں جان پیدل چلیں کیونکہ راستہ بہت خراب تھا۔ حضرت اماں جان اسٹیشن سے نہر کے پل تک گڈے پر بیٹھ کر تشریف لائیں۔ آگے کار تیار تھی۔

حضور و اہل بیت کار پر تشریف لے گئے۔ جو کار میں جا سکتے تھے۔ باقی سب بیل گڈوں پر ناصر آباد تشریف لائے۔ سب قافلہ خیر خیریت سے واپس سفر محمود آباد سے ناصر آباد ساڑھے چار بجے تشریف لے آئے۔ نماز عصر ناصر آباد پڑھی۔

27/2/48۔ ناصر آباد دوپہر بعد ساڑھے چار بجے حضرت اقدس ساڑھے چار بجے بعد دوپہر ناصر آباد میاں خوشی محمد باڈی گارڈ

مرزا فارم۔4-3-48۔مرزا رشید احمد صاحب کی طرف سے دعوت

4-3-48 کو مرزا اکمل بیگ نے مرزا رشید احمد صاحب کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور اہل بیت کی دعوتِ طعام کھانا دوپہر کی درخواست کی۔ اور کہا کہ کھانا ڈھورے پر کھایا جائے گا۔ حضور نے دعوت قبول فرمائی۔ ساڑھے بارہ بجے حضور کار پر اہل بیت سمیت دعوت پر تشریف لے گئے۔ کار صرف ڈھورے تک جاتی تھی۔ آگے مرزا رشید احمد صاحب کے منشی نے ڈھورے کا پانی بند کر کے کشتیوں کا انتظام کیا ہوا تھا۔ ناصر آباد سے ڈھورے تک کار یا بیل گاڑی جا سکتی تھی۔ آگے راستہ خراب تھا۔ حضور کار پر، جب کہ قافلہ والے ڈھورے تک بیل گاڑی پر پہنچے۔ اس قافلہ میں جو دعوت میں شامل تھے ان احباب کے نام یادداشت کے طور پر تحریر کرتا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ، اہل بیت اور خادمات، پرائیویٹ سیکریٹری محمد یوسف صاحب، ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب، مولوی محمد یعقوب، میاں خوشی محمد، محمد اسحاق، نور محمد، غلام رسول یہ چار باڈی گارڈ تھے۔ اور بھی احباب تھے جن کے نام یاد نہیں۔ دو کشتیاں تھیں۔ ایک کشتی پر حضور اور اہل بیت، دوسری پر عملہ سوار تھا۔ ساڑھے بارہ بجے دوپہر کے کشتیاں روانہ ہوئی۔ دو بجے بعد دوپہر جہاں کھانے کا انتظام تھا وہاں کشتیاں پہنچ گئیں۔ وہاں جو انتظام تھا اس کو دیکھ کر حضور نے بڑی خوشی کا اظہار فرمایا۔ یہ ایک ندی کا کنارہ ہے اور جنگل ہے۔ ندی کے کنارے سے لے کر جہاں جہاں ٹھہرنے کی جگہ بنائی ہیں وہاں ایک ایک کمرہ سرکنڈے کا کھڑا کیا اور باقاعدہ

سڑکیں رکھیں۔ مردوں کے رہائش کا علیحدہ کمرہ اور عورتوں کے رہائش کا علیحدہ پردے دار کمرہ اور ہر کمرہ میں سیدھی سڑک یہ بہت اچھا نظارہ تھا۔ کشتیوں سے اُتر کر حضور نے وہاں کے کارکنوں سے مصافحہ کا شرف بخشا۔ سب قطار بندھے کھڑے تھے۔ مرزا اکمل بیگ نے بندوق کے فائر کر کے سلامی دی جہاں کھانا کھانے کا انتظام تھا۔ وہاں دریاں وغیرہ بچھی ہوئی تھیں۔ حضور سمیت قافلے تشریف فرما ہوئے اور اہل بیت علیحدہ کمرہ میں تشریف لے گئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری سن کر ایک دو غیر احمدی اور ایک ہندو آیا ہوا تھا۔ جہاں کھانا کھانے کا انتظام تھا وہاں سب دری پر حضور کے ارد گرد بیٹھ گئے۔

ایک معذور کی اعانت

حضور نے پہلے ہندو کو مخاطب کر باتیں پوچھنے لگے۔ کہ تم لوگ کیوں ادھر سے بھاگ گئے ہو۔ ان دنوں میں ہندوستان اور پاکستان کا سوال اُٹھ گیا تھا۔ یہ دونوں حکومتیں علیحدہ علیحدہ ہو گئی تھی۔ اس بارے میں اس نے کہا جی ہم تو ادھر سے نہیں جاتے۔ ہمارا مرن جیون ادھر ہی ہو گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کافی دیر غیر مسلم سے مخاطب رہے۔ ہندو بڑی خوشی سے حضور کے پاک کلمات سنتا رہا۔ اذان ہوئی۔ حضور نے وضو کیا۔ سنتیں پڑھی۔ بعد میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر کھانا کھایا۔ جہاں نماز پڑھی تھی۔ اسی جگہ گول دائرہ کی طرز پر حضور کے آمنے سامنے ہم سب لوگ کھانے کے لئے بیٹھ گئے۔ پہلے حضور سے کھانا شروع ہوا۔ پھر سب کے سامنے رکھا گیا۔ کھانا کھانے کے بعد پھر تبلیغی گفتگو شروع ہو گئی۔ اس گفتگو میں ایک غیر احمدی دوست بھی شامل تھا۔ عصر کی نماز تک یہ گفتگو شروع رہی۔ حضور نے غیر احمدی دوست سے کچھ دریافت فرمایا۔ غیر احمدی حضور سے مخاطب ہو کر کہنے لگا حضور میں گاؤں کے لڑکے پڑھاتا ہوں اور میں کچھ معذور ہوں (لُولہ) یہ لڑکا جو میرے ساتھ ہے پڑھ سکتا ہے۔ میں آیا ہوں کتنے روز ہو گئے ہیں میرے چارپائے (مویشی) ایک شخص نے پھاٹک

میں (جمع) کرادئے ہیں۔ میں نے گاؤں والوں کو کتنی دفعہ کہا ہے۔انہوں نے پھاٹک سے میرے جانور نہیں لا کے دیئے۔ان کو شرم ہوتی تو دو دو آنے جمع کر کے ہر جانور چھڑالاتے۔ کیونکہ میں ان کے لڑکے پڑھاتا ہوں۔ان کو شرم ہونی چاہئے تھی۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ کسی گوٹھ والے نے میرے جانور روکے ہوئے ہیں۔ پیسوں کے سوا دیتا نہیں۔حضور نے اس کی مالی حالت سن کر جیب میں ہاتھ ڈالا پانچ روپے کا نوٹ نکال کر کہا کہ جاؤ جا کر یہ پیسے دے کر اپنے جانور لے آؤ۔اور غیر مسلم نے دبانے کی خواہش کی۔حضور نے منظور فرمایا کہ دبالو۔غیر مسلم حضور کو دبانے لگا۔

ناشتہ کے بعد واپسی کی تیاری ہوگئی۔کشتیاں نزدیک کھڑی تھیں کشتیاں چلانے والوں کو آواز دی گئی وہ بھی حاضر ہو گئے۔حضور نے دعا فرمائی۔ دعا کے بعد حضور کشتی میں اہل بیت سمیت تشریف لائے اور دوسری کشتی دوسرا عملہ بیٹھ گیا۔ پانچ بجے شام کو کشتیاں واپس روانہ ہوئی۔سات بجے شام کشتیاں ناصر آباد کی زمینوں کے نزدیک ڈھورے کھڑی ہوئی اور آگے کار اور بیل گاڑیوں کا انتظام منیجر صاحب ناصر آباد نے کیا ہوا تھا۔کشتیوں سے اُتر کر حضور کار پر اہل بیت تشریف لائے اور دوسرا قافلہ بیل گاڑیوں میں بیٹھ کر ناصر آباد ساڑھے سات بجے شام خیر و عافیت سے پہنچ گئے۔حضور نے نماز مغرب ناصر آباد کی (بیت) میں پڑھائی۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس ناصر آباد سندھ ساڑھے سات بجے شام

6-3-48 کو ناصر آباد سے محمد آباد وغیرہ کا دورہ حضور

روانگی ناصر آباد سے 10:45 بجے بعد دوپہر روانہ ہوئی۔حضور کے لئے ریل گاڑی کا ڈبہ پہلے سے بُک کرایا ہوا تھا۔وہ ساتھ خالی پیچھے سے لگا ہوا آیا۔حضور اہل بیت اُس کمرہ میں تشریف فرما ہوئے۔دوسرا قافلہ دوسرے کمروں میں بیٹھ گیا۔ٹالی اسٹیشن پر گاڑی کھڑی ہوئی۔ تو محمد آباد کے احمدی احباب حضور کے استقبال کے لئے گھوڑے لے کر کھڑے تھے۔ جب

حضور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو حضور نے مصافحہ کا شرف بخشا۔ حضور کار پر محمد آباد اسٹیشن سے تشریف لے آئے۔ دوسرا قافلہ گھوڑوں پر اڑھائی بجے بعد دوپہر۔

6-3-48 میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس اڑھائی بجے بعد دوپہر محمد آباد حضور نے اور قافلے نے دوپہر کا کھانا کھایا۔ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد حساب کتاب حضور نے دیکھے۔ اور مزارعیوں نے حضور سے ملاقات کی۔ جو جو کسی کو تکلیف تھی عرض کی۔ حضور نے ان کی تکلیف کو دور کرنے کی تلقین فرمائی اور نماز ظہر وعصر حضور نے جمع پڑھائی۔ اور پانچ بجے شام حضور کار پر کریم نگر تشریف فرما ہوئے۔ حضور نے باغ کا معائنہ کیا اور باغ کے مینجر کو ہدایت کی کہ باغ میں پیوندی آم کے درخت ہر قسم کے لگاؤ۔ حضور کے ساتھ محمد آباد کے سب کارکن تھے۔ باتوں باتوں میں حضور نے ایک لطیفہ فرمایا۔ کپاس گندم گڑ لٹائے۔ خیر سے بدھو گھر کو آئے۔ اور کار پر حضور 7:10 بجے شام واپس محمد آباد تشریف لے آئے۔ میاں خوشی محمد، نور محمد صاحب باڈی گارڈ ساتھ تھے۔ حضور نماز مغرب پڑھائی۔ کھانے مغرب کے بعد حضور نے نماز عشاء پڑھائی۔ کھانے کا انتظام محمد آباد اسٹیٹ کے ذمہ تھا۔ اور رہائش کا بھی۔ بہت سے لوگ اردگرد کے گاؤں کے غیر احمدی احباب حضور کی زیارت کے لئے تشریف لائے۔

7-3-48 کو صبح حضور نے فرمایا کہ ہم نے کھیت وغیرہ دیکھنے کیلئے جانا ہے۔ مینجر صاحبان کو اطلاع کر دو کہ سب تیار ہو جائیں اطلاع ہوئی۔ سب کارکن تیار ہو گئے اور جب حضور باہر تشریف لائے تو حضور نے فرمایا کہ میاں محمد یوسف پرائیویٹ سیکریٹری کو بلاؤ۔ جب ان کا پتہ کیا۔ معلوم ہوا کہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سید عبدالرزاق شاہ صاحب کی لڑکی بیمار ہے، ساتھ میاں محمد یوسف صاحب بھی تشریف لے گئے ہیں۔ جب واپس حضور انور کو میاں خوشی محمد باڈی گارڈ نے اطلاع دی کہ حضور میاں محمد یوسف صاحب عبدالرزاق شاہ صاحب کے ساتھ کریم نگر چلے گئے ہیں شاہ صاحب کی لڑکی بیمار تھی۔ حضور نے

فرمایا شاہ صاحب کی لڑکی تھی اور ڈاکٹر صاحب دیکھنے گئے۔میاں محمد یوسف صاحب بغیر اجازت کیوں گئے؟اسی دوران میں تو میاں صاحب کو بلانے چلا گیا۔حضور مینجر وغیرہ کارکن محمد آباد کے ہمراہ کھیت دیکھنے تشریف لے گئے اور خاکسار میاں صاحب کو بلانے چلا گیا۔جب میں کریم نگر کے قریب پہنچا۔تو تینوں واپس تشریف لا رہے تھے۔میں نے السلام علیکم کہا۔عبدالرزاق شاہ صاحب نے فرمایا۔میاں خوشی محمد صاحب کہاں۔میں نے عرض کی۔میاں صاحب کو حضور نے یاد فرمایا تھا۔میں بلانے آیا ہوں۔میاں محمد یوسف صاحب نے فرمایا کہ غلطی ہوگئی ہے مجھے یاد نہیں رہا کہ حضور نے باہر جانا تھا۔چاروں ہم محمد آباد آئے۔شاہ صاحب تو گھوڑے پر حضور جہاں تشریف لے گئے تھے وہاں چلے گئے۔کیونکہ شاہ صاحب کو علم تھا کہ کہاں کہاں حضور نے جانا ہے۔ہم تینوں محمد آباد رہے اور حضور نے گھوڑے پر لطیف نگر، روشن نگر، برہان نگر، نور نگر، اسحاق نگر کا دورہ کیا۔

ڈپٹی مینجر حاکم دین نے حضور کو دعوت چائے دی۔حضور نے منظور فرمائی۔سب قافلے نے بھی چائے پی۔بعد میں حضور نے دعا فرمائی۔ڈیڑھ بجے بعد دوپہر حضور دورہ سے واپس تشریف محمد آباد لے آئے۔حضور نے کھانا کھایا اور نماز ظہر حضور نے محمد آباد کی (بیت) میں پڑھائی۔اسی دن احمد آباد جانے کی تیاری ہوگئی سامان گڈوں پر لادا گیا۔محمد آباد سے احمد آباد چار پانچ میل کے فاصلے پر شمال کی طرف واقع ہے۔حضور کار پر محمد آباد سے احمد آباد 4:45 پر بعد دوپہر تشریف لے آئے......

احمد آباد 7-3-48 حضور نے نماز عصر پڑھائی اور چھ بجے شام حضور گھوڑے کی سواری کی۔سید عبدالرزاق شاہ اور منشی وغیرہ اور سب کارکن احمد آباد گھوڑوں پر کھیتوں کے دورہ کے لئے تشریف لے گئے۔گندم وغیرہ کے کھیت دیکھ کر حضور سب قافلہ سمیت 7:45 شام کو واپس احمد آباد تشریف لے آئے۔احمد آباد کی زمین 3000 ایکڑ ہے انجمن کی۔

7-3-48 میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس احمد آباد فام

احمد آباد 8-3-48 کو صبح نو بجے

حضور کار پر اہل بیت سمیت محمد آباد تشریف لے گئے دوسرا قافلہ دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد دو بجے بعد دوپہر گاڑی پر سوار ہو کر واپس ناصر آباد پانچ بجے بعد دوپہر پہنچ گیا اور حضور محمد آباد سے کار پر ناصر آباد تشریف لائے۔

9-3-48 ناصر آباد ہم چار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے باڈی گارڈ حضور جہاں تشریف رکھتے تھے کوٹھی کے دروازہ وہاں ہم بھی موجود ہوتے۔ کوٹھی کے بڑے دروازے دو تھے۔ جہاں عام طور پر حضور اُن دروازوں میں باہر تشریف فرماتے۔ کوٹھی کے قریب باغ کے کھیت تھے۔ عصر کی نماز کے بعد عام طور پر حضور باغ کی سیر کے لئے تشریف لے جاتے اور ہمیں پہلے اطلاع ہوتی کہ حضور سیر کے لئے تشریف لے جائیں گے۔ ہم تیار ہو جاتے اور بڑے دروازہ میں ہم حضور کی انتظاری کرتے رہتے۔ جب حضور باہر سیر کے لئے تشریف لاتے تو ہم حضور کے پیچھے پیچھے چلے جاتے اور ساتھ حضور باغ کے انچارج کو بلوا لیتے باغ کا مالی بھی ساتھ ہوتا۔ جو جو نقص حضور دیکھتے مالی اور انچارج باغ سے دریافت فرماتے۔

ایک دن حضور صبح کے نو دس بجے سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ انچارج باغ مالی اور سب کارکن باغ کے ساتھ تھے۔ حضور باتیں کرتے کرتے چلے جاتے اور بیٹھ گئے اور ہم نے کپڑا نیچے رکھنے کی کوشش کی۔ حضور جلدی سے سڑک کے کنارے پر پاؤں آگے نکال کر بیٹھ گئے اور انچارج باغ سے حضور گفتگو فرماتے رہے اور خاکسار حضور کے پاؤں دبانے لگ گیا۔ حضور کو آدھ گھنٹہ کے قریب دباتا رہا۔ اس کے بعد حضور واپس کوٹھی تشریف لائے۔ اس کے علاوہ حضور کئی دفعہ اکیلے سیر کے لئے تشریف لے جاتے۔ جب ہم اندر سے اطلاع کرواتے کہ حضور کو کسی کام کی اطلاع کرنی ہے تو اندر سے جواب آتا کہ حضور باغ میں تشریف لے گئے ہیں اور پھر ہم باغ میں جاتے اور حضور سے دور دور رہتے۔ جب کسی کام کیلئے حضور کو ضرورت

ہوتی تو حضور آواز دیتے۔ نام لے کر حضور آواز دیتے کہ فلاں فلاں کو بلاؤ ہم بُلو الاتے۔

11-3-48 کو حضور ناصر آباد سے کراچی

صبح کا ناشتہ ناصر آباد کیا اور سامان قافلہ وغیرہ کا بیل گڈوں پر اسٹیشن کنجے جی پر لے آئے۔ حضور کار پر ساڑھے دس بجے صبح اسٹیشن پر تشریف لائے۔ کنجے جی اسٹیشن سے گاڑی ایک بجے بعد دوپہر روانہ ہوئی۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کنجے جی اسٹیشن۔

رات کو نو دس بجے حیدر آباد کے اسٹیشن پر آئے۔ یہاں سے گاڑی تبدیل کی اور سامان اس گاڑی سے اتار کر دوسری گاڑی پر رکھا۔ ریل کے ڈبے ریز رو کر دیئے ہوئے تھے۔ ان میں سب سامان رکھا اور رات اسٹیشن پر ڈبے کھڑے رہے۔ حضور اور سب قافلہ ان ڈبوں میں سو گئے۔ 12/3/48 کو صبح چار پانچ بجے حیدر آباد سے گاڑی روانہ ہوئی اور بارہ بجے گاڑی کراچی اسٹیشن پر پہنچی۔ کراچی کی جماعت اسٹیشن پر آئی ہوئی تھی اور درد صاحب بھی پہلے کراچی ضروری کام کے لئے تشریف لائے تھے۔ مولوی عبدالرحیم درد صاحب حضور سے ملے اور جائے رہائش کی حضور سے عرض کی کہ جماعت احمدیہ کراچی نے ایک مکان حضور کی رہائش کے لئے لیا ہوا ہے وہ مکان ہندوؤں کا ہے وہ مکان مندر کے نام سے مشہور ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہم اس مکان میں نہیں جائیں گے۔ حضور نے جلال میں آ کر فرمایا کہ ہم ہندوستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہماری مسجدیں خالی کرواور ہم ہی مندروں میں رہائش کریں۔ ہم واپس چلے جائیں گے یا خیمے لگا کر دن میں گزار لیں گے مگر میں یہ برداشت نہیں کرتا کہ مندر میں رہائش کروں۔ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کراچی پہلے گئے تھے وہ ایک ہوسٹل میں رہائش رکھتے تھے۔ حضور ہوسٹل میں تشریف لے گئے اور سامان ٹرکوں میں رکھ کر اور قافلہ کاروں میں سوار ہو کر بمبئی ہوسٹل پہنچے۔ جب سامان قافلہ ہوسٹل میں پہنچ گئے اور نماز کے لئے وضو کر لئے تو اطلاع حضور کو

پہنچی کہ حضور چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں کے نام ایک کوٹھی آج ہی الاٹ ہوئی ہے حضور وہاں تشریف فرما ہوں۔ حضور سب قافلے سمیت چودھری سر محمد ظفر اللہ خان کی کوٹھی پر تشریف لے آئے اور نماز ظہر کوٹھی میں آ کر پڑھی۔

12-3-48 میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس پَرین ویلا حسنی روڈ کراچی تین بجے بعد دوپہر

کراچی میں جمعہ

جمعہ مبارک 13-3-48 جمعہ کا انتظام احمدیہ جماعت کراچی نے جیم خانہ اسٹیشن بندر روڈ کیا تھا۔ حضور نے نماز جمعہ وہاں پڑھائی۔ حضور نے خطبہ فرمایا کہ ہندوؤں کے مندر میں ہم نہیں رہ سکتے کیونکہ ہم نے ہندوستان حکومت سے کہا ہے کہ ہمارے شعائر اللہ کو خالی کر دیا جائے ...... دوسرے لوگوں نے میرے گلے میں ہار پھولوں کے ڈالنے کی کوشش کی اور میں نے پھولوں کے ہار گلے میں نہیں ڈالے۔ ہار تو خوشی کے وقت ڈالے جاتے ہیں۔ ہمیں تو قادیان کا غم ہے۔ ان دو باتوں پر حضور نے روشنی ڈالی اور تقریر ختم فرمائی اور واپس کوٹھی تشریف لے آئے۔

کرانچی 14-3-48 کو حضور بندر روڈ تشریف لے گئے وہاں تقریر فرمائی۔

15-3-48 کو پہلے وقت ملاقاتیں ہوتی رہیں اور نماز عصر کے بعد حضور سمیت قافلے سمندر کی سیر کو تشریف لے گئے۔ جب حضور کنارے پر دیر تک چلتے پھرتے رہے تو حضور نے کھانے کی چیزیں ہمارے کھانے کے لئے ارسال فرمائی اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے فرداً فرداً تقسیم فرمائی۔ کچھ دیر وہاں پانی میں سب چلتے پھرتے رہے۔ مغرب سے پہلے حضور واپس تشریف لے آئے۔

16-3-48 کرانچی پَرین ویلا کوٹھی میں حضور نے اخباری نمائندوں کو دعوتِ چائے دی۔ سب اخباری نمائندے تشریف لے آئے۔ حضور نے اس میٹنگ میں تقریر فرمائی۔

17-3-48 کو پہلے وقت حضور سے ملاقاتیں ہوتی رہیں اور ساڑھے چار بجے بعد دوپہر پرین ویلا کوٹھی سے حضور کار پر ڈرگ روڈ تشریف لائے یہ جگہ پرین(Prain) ویلا سے کوئی دس بارہ میل جنوب کی طرف واقع ہے۔ یہاں نیوی کے آفیسر وغیرہ رہتے ہیں۔ نیوی کے آفیسروں نے چائے کی دعوت کی تھی۔ حضور نے سب کو مصافحہ کا شرف بخشا اور ہمارے احمدی آفیسروں نے دوسروں کا تعارف کرایا اور حضور چائے پر تشریف لائے۔ بعد میں حضور سے درخواست کی گئی کہ حضور کچھ نصیحت فرمائیں۔ حضور نے پاکستان حاصل کرنے کی غرض پر تقریر فرمائی اور آفیسروں کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی اور دعا کے بعد تقریر ختم فرمائی۔

17-3-48 میاں خوشی محمد نور محمد باڈی گارڈ ڈرگ روڈ سات بجے شام

واپسی ڈرگ روڈ سے آٹھ بجے شام حضور پرین ویلا کراچی تشریف لے آئے۔ اِس چائے میں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب، مولوی عبدالرحیم درد صاحب اَور احباب بھی شامل تھے۔

کراچی 18-3-48 کو حضور جلسہ لجنہ اماء اللہ میں گیارہ بجے تشریف لائے اور حضور نے تقریر نمازوں کی پابندی اور قربانی کرنے پر فرمائی۔ فرمایا کہ عورتوں مردوں کو جرأت دلیری سے قربانی کرنی چاہیئے۔ حضور نے ایک گھنٹہ سوا گھنٹہ تقریر فرمائی۔ ساڑھے بارہ بجے واپس کوٹھی تشریف لائے۔ کھانا کھایا اور نماز ظہر حضور نے پڑھائی۔ پھر ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ چار بجے بعد دوپہر حضور نے نماز عصر پڑھائی۔ سمندر کی سیر کے لئے کاروں کا انتظام بندر روڈ تک کا جماعت احمدیہ کراچی نے کیا ہوا تھا۔ حضور اہل بیت کاروں پر بندر روڈ تشریف لائے۔ دوسرا قافلہ ساتھ ساتھ تھا۔ بندر روڈ پر سب کھڑے ہو گئے اور ایک بڑی بیڑی (کشتی) انجن والی کرائے پر لی۔ ایک طرف خاندان نبوت بیٹھ گئے۔ دوسری طرف پردہ کر کے قافلے والے بیٹھے۔ پہلے منوڑا تشریف لے گئے۔ وہاں سے ایک جاپان سے نیا جہاز آ کر کھڑا تھا۔ وہاں ہمارے احمدی آفیسر تھے۔ حضور کو وہ جہاز دیکھلانے کے لئے دعوت دی۔ حضور نے منظور فرمائی۔ وہاں جہاز میں حضور تشریف لے گئے۔ حضور نے سب کمرے جہاز کے دیکھے۔ مشینری

بھی دیکھی۔ پھر کشتی میں بیٹھ کر شاہ شمس سمندر کے اندر جگہ وہاں تشریف لے گئے۔ پھر ناشتہ کیا۔ یہاں پانی بڑی زور سے اُچھلتا ہے وہاں سب لوگ نہائے۔ حضور نے نماز مغرب یہاں پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور بیڑی کی طرف تشریف لائے۔ پہلے خاندان نبوت تشریف لائے۔ بعد میں دوسرا قافلہ بیٹھ گیا۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس شاہ شمس کراچی 18-3-48 شام

شاہ شمس سے روانگی ساڑھے سات بجے شام اور پرین ویلا کوٹھی نو بجے شام حضور تشریف لے آئے۔

19-3-48 بروز جمعہ کراچی سے لاہور آنے کی تیاریاں

حضور نے نماز جمعہ کراچی پڑھائی۔ سب قافلے کا سامان ٹرک پر جماعت احمدیہ کراچی نے اسٹیشن پر پہنچایا بعد میں حضور اہل بیت کاروں پر اور قافلہ ساڑھے پانچ بجے بعد دوپہر اسٹیشن پر آئے۔ جماعت احمدیہ کراچی نے حضور کے ساتھ فرداً فرداً مصافحہ کیا اور بعد میں حضور نے دعا فرمائی اور گاڑی روانہ ہوئی۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس کراچی اسٹیشن 19-3-48

ملتان 20-3-48

جماعت احمدیہ ملتان نے دوپہر کا کھانا حضور کے سب قافلہ کو پیش کیا۔ حضور نے منظور فرمایا۔ پھر فرداً فرداً مصافحہ کرتے اور امیر جماعت تعارف کراتا جاتا۔ بعد میں حضور نے دعا فرمائی۔ گاڑی روانہ ہوئی۔

20-3-48 لاہور اسٹیشن پر گاڑی سات بجے شام آئی۔ جماعت احمدیہ لاہور استقبال کے لئے اسٹیشن پر کھڑے تھے۔ حضور نے مصافحہ کا شرف بخشا۔ بعد میں حضور اہل بیت کاروں میں رتن باغ لاہور تشریف لے آئے۔ سفر میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ خیر خیریت سے

واپس آئے۔

30-3-48 لاہور رتن باغ میں حضور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جب حضور نماز جنازہ سے فارغ ہو کر تشریف لا رہے تھے تو ایک شخص نامی محمد شاہ چنبہ نے حضور کے قدموں کو ہاتھ لگائے۔ حضور نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ میاں خوشی محمد باڈی گارڈ

حضور کا سفر لاہور سے پشاور تک

رتن باغ 3-4-48 کو حضور اہل بیت سمیت کار پر اسٹیشن تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ لاہور نے سب قافلے کا سامان اسٹیشن پر پہنچانے میں مدد کی اور گاڑی کا انتظام میاں غلام محمد اختر نے سرانجام دیا۔

حضور گاڑی پر بیٹھ گئے اور سب نے فرداً فرداً مصافحہ کیا۔ حضور نے دعا فرمائی۔ اور گاڑی لاہور ساڑھے نو بجے شام کو روانہ ہوئی۔ 4-4-48 کو صبح گاڑی ٹیکسلا پہنچی۔ جب گاڑی پشاور اسٹیشن پر پہنچی تو ساڑھے نو بجے صبح جماعت احمدیہ پشاور اسٹیشن پر قطار باندھے کھڑے تھے۔ حضور نے گاڑی سے اتر کر سب کے ساتھ مصافحہ کیا۔ امیر جماعت تعارف کراتا جاتا تھا۔ کاروں وغیرہ کا انتظام جماعت نے کیا ہوا تھا۔ حضور اور اہل بیت کاروں پر شیخ مظفر دین کی کوٹھی نمبر 7 پر تشریف لے آئے۔ دوسرا قافلہ بعد میں آ گیا۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس نمبر 7 کوٹھی شیخ مظفر دین پشاور 4-4-48 صبح دس بجے

5-4-48 کو پشاور کے سپیشل گورنمنٹ سکول ہال۔ سابق خالصہ ہائی سکول بیرون کچہری دروازہ حضور نے تقریر فرمائی۔ بروز سوموار بعنوان پاکستانیوں سے کھلی کھلی باتیں۔ پانچ بجے شام تقریر شروع ہوئی۔ مجمع کوئی ہزار ڈیڑھ کا تھا بڑی خاموشی سے تقریر سنی گئی۔ شام سات بجے حضور کار پر واپس تشریف لے آئے۔ میاں خوشی محمد پشاور

6-4-48 کو حضور صبح آٹھ بجے کاروں پر لنڈی کوتل کے محاذ کا دورہ کے لئے تشریف

لے گئے اور لنڈی کوتل کے بڑے بڑے اُمراء نے حضور کا خیر مقدم کیا اور حضور سے مصافحے کئے گئے۔ بعد میں حضور چھ بجے شام کاروں پر واپس کوٹھی شیخ مظفر دین پشاور تشریف لائے۔

وقت 6 بجے شام میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس پشاور

7-4-48 پرائیویٹ ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ 8-4-48 کو ترناب فارم حضور تشریف لے گئے۔ ساتھ شہر کے رفقاء اور قافلہ کے احباب بھی شامل تھے۔

10-4-48 پشاور سے چارسدہ

صبح کی نماز حضور نے پڑھائی۔ نماز کے بعد سب نے ناشتہ کیا اور ٹرک اور کاریں جماعت احمدیہ پشاور لائی ہوئی تھیں۔ ٹرک پر بستر وغیرہ سامان رکھا اور کاروں پر حضور اور اہل بیت سوار تھے۔ 10:10 بجے بر مکان فقیر محمد خاں مرحوم پر تشریف لائے۔ چارسدہ کے احمدی غیر احمدی احباب جمع تھے۔ حضور نے مصافحہ کا شرف بخشا۔ رفقاء سے بعد میں ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ دو بجے بعد دوپہر کھانا کھایا اور پھر حضور نے کھانے کے بعد نماز ظہر وعصر جمع پڑھائی۔ اس دن بارش تھوڑی تھوڑی ہو رہی تھی۔ نماز کے بعد حضور کار میں بیٹھ کر اُتمان زائی 2:30 بجے تشریف لے گئے۔ 4:30 بجے بعد دوپہر ضروری کام کرنے کے بعد حضور واپس تشریف لے گئے۔ چارسدہ سے روانگی پانچ بجے بعد دوپہر ہوئی۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس بمقام چارسدہ تحصیل چارسدہ ضلع پشاور بر مکان فقیر محمد خاں مرحوم پانچ بجے بعد دوپہر

10-4-48 آمد ہوتی مردان 6:10 بجے شام کوٹھی غلام حسین صاحب ایس۔ ڈی۔ او پر تشریف لائے۔ حضور کی یہاں تقریر کا بھی پروگرام تھا۔ حضور نے تقریر فرمائی۔ احمدی و غیر احمدی احباب جمع تھے۔ بڑی خاموشی سے حضور کی تقریر سنی گئی۔ 7:15 شام کو حضور نے تقریر دعا پر ختم فرمائی۔ نماز مغرب وعشاء حضور نے جمع پڑھائی اور بعد میں کھانا کھایا گیا۔

10-4-48 ہوتی مردان میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس کوٹھی غلام حسین ایس ڈی او۔

حضرت اقدس رسالپور چھاؤنی میں 11-4-48

11-4-48 ہوتی مردان صبح کا ناشتہ سب قافلے نے کیا۔ دس بجے کار پر تخت بھائی تشریف لے گئے اور واپس گیارہ بجے مردان تشریف لے آئے۔ سامان ٹرک پر رکھا ہوا تھا۔ مردان سے 11:20 بجے صبح روانہ ہوئے۔ رسالپور کے احمدی احباب حضور کو دعوت کھانا دیا ہوا تھا۔ حضور سمیت قافلے رسالپور چھاؤنی بارہ بجے دوپہر تشریف لے آئے۔ پہلے کھانا کھایا گیا۔ بعد میں نصائح کے طور پر حضور نے تقریر فرمائی۔ فرمایا کہ بہادر بن کر اسلام کو سب دنیا میں قائم کرنا آپ کا فرض ہے۔ بعد میں حضور نے نماز پڑھائی۔ ظہر نماز پہلے بھی حضور نے کچھ پڑھا۔ فرضوں کے بعد بھی حضور نے سنتیں نفل پڑھے۔ سب احباب نے مصافحہ کیا۔ مصافحہ کے بعد حضور اور اہل بیت کاروں پر سوار ہو کر نوشہرہ اسٹیشن کو روانہ ہو گئے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ

رسالپور سے روانگی تین بجے بعد دوپہر سب قافلہ روانہ ہوا۔ نوشہرہ کے شمال کی طرف حضور کار سے اتر کر مرکز کے لئے زمین دیکھتے رہے۔ اور حضور نے جگہ پسند فرمائی۔ ساڑھے تین بجے قافلہ اسٹیشن پر پہنچ گیا اور ٹرک جس پر سامان تھا اور کاریں جو تھیں یہ پشاور کے احمدی احباب کی تھیں۔ نوشہرہ سے یہ واپس لے گئے اور اسٹیشن نوشہرہ سے روانگی ساڑھے پانچ بجے بعد دوپہر گاڑی روانہ ہوئی اور راولپنڈی کا پروگرام تھا۔ حضور سب قافلے سمیت راولپنڈی ٹھہر گئے۔ آمد راولپنڈی گیارہ بجے شام کوٹھی پیر صلاح الدین صاحب ڈی سی اصغر مال روڈ پر تشریف لے آئے۔ کھانے کا انتظام پیر صاحب کا ذاتی تھا۔ کسی کا ان میں جماعتی رنگ میں حصہ نہیں تھا۔ حضور نے نماز عشاء پڑھائی۔ بعد میں کھانا کھایا گیا۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس راولپنڈی اصغر روڈ

12-4-48 راولپنڈی صبح سے بارہ بجے تک احمدی غیر احمدی احباب سے حضور ملاقاتیں

فرماتے رہے۔اور جماعت احمدیہ راولپنڈی نے تقریر کرانے کا بندوبست سینما ہال میں کیا ہوا تھا۔حضور نے سات بجے شام سینما ہال میں تقریر فرمائی۔ہال بہت بڑا تھا۔ہال کا اندر کا حلیہ بھی بھرپور ہوگیا۔اور ساتھ کھلی جگہ تھی۔وہ بھی بھرپور ہوگئی تھی۔حضور نے فرمایا کہ خود عمل کر کے اپنا نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ان دنوں میں نیا نیا پاکستان بنا تھا۔جب تقریر ختم ہوئی تو باہر احراری شور مچا رہے تھے اور مرزائی کر کر کے گالی نکال رہے تھے۔جب حضور کار کی طرف آرہے تھے۔حضور نے فرمایا کہ یہ لوگ کیوں شور مچا رہے ہیں۔کسی نے حضور سے کہا کہ احراری شور مچا رہے ہیں۔حضور نے فرمایا کہ اب ڈرنے کا زمانہ گیا۔اب تو ان سے یہ پوچھو کہ تمہاری کیا مرضی ہے؟ یہ فرما کر حضور واپس کوٹھی تشریف لے آئے۔وہاں ہماری عورتیں بھی حضور کی تقریر سننے گئی ہوئی تھیں۔دوبارہ ہمارے خدام کاروں پر ان کو لانے کے لئے چلے گئے۔حفاظت کے ساتھ بٹھا کر واپس تشریف لے آئے۔حضور نے نماز عشاء پڑھائی۔بعد میں کھانا کھایا۔پرائیویٹ سیکریٹری میاں محمد یوسف صاحب، مولوی عبدالرحیم درد صاحب آئے، ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور بھی قافلہ میں تھے۔سب آرام سے سو گئے۔

12-4-48 میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس راولپنڈی اصغر مال روڈ گیارہ بجے شام

13-4-48 کو صبح پرائیویٹ ملاقاتیں ہوتی رہیں۔جس میں احمدی غیر احمدی احباب شامل تھے۔بعد میں حضور نے نماز مغرب (بیت) احمدیہ میں پڑھائی اور حضور نے وہاں کچھ دیر تقریر فرمائی۔تقریر کے بعد حضور نے نماز عشاء پڑھائی۔نماز پڑھا کر حضور کوٹھی تشریف لے آئے۔کوٹھی سے احمدیہ (بیت) کوئی ڈیڑھ میل کے فاصلے پر ہوگی۔بعد میں آ کر سب نے کھانا کھایا۔

18-4-48 راولپنڈی صبح دس بجے سے لے کر سب دن ملاقاتیں ہوتی رہیں۔احمدی غیر احمدی احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔

15-4-48 روالپنڈی سے صبح ساڑھے دس بجے حضور اہل بیت کاروں پر لاہور روانہ

ہوئے اور کچھ احباب راولپنڈی سے گاڑی پر لاہور تشریف لائے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس راولپنڈی اصغر مال روڈ پیر صلاح الدین ڈی سی 15/4/48

15-4-48 کو راولپنڈی اسٹیشن سے 12:10 بجے دوپہر گاڑی روانہ ہوئی اور ہم دس بجے شام لاہور اسٹیشن سے رتن باغ پہنچ گئے۔ سب قافلہ خیریت سے واپس سفر سے رتن باغ تشریف لے آیا۔

مہاجر میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رتن باغ لاہور دس بجے شام 15 /اپریل 1948ء

حضور کا سفر لاہور سے کوئٹہ 9 جون 1948ء بدھ وار

جب کبھی حضور سفر کا ارادہ فرماتے ہیں پہلے پرائیویٹ سیکریٹری کو ہدایت فرماتے ہیں کہ فلاں فلاں شخص سفر میں ساتھ جائیں گے۔ ان کے ٹکٹوں کا انتظام آپ کے ذمہ ہے۔ اور جو سامان زائد ہو پہلے اسٹیشن پر پہنچایا جاتا ہے۔ جب سامان پہنچ جائے تو حضور کو اطلاع کر دیتے ہیں کہ حضور جو سامان پہلے جانے والا ہو ارشاد فرمادیں۔ یہ کام سامان کا پانچ چھ گھنٹے ہمیشہ پہلے کیا جاتا ہے۔

9-6-48 روانگی رتن باغ لاہور سے

حضور اہل بیت سمیت قافلے 9:45 بجے صبح ہوئی۔ جماعت احمدیہ لاہور اسٹیشن پر حضور کو الوداع کرنے کے لئے آئے تھے جب حضور گاڑی پر تشریف لے گئے۔ حضور گاڑی کے دروازے پر کھڑے ہو کر مصافحہ کرنے کا شرف بخشا۔ سب نے باری باری مصافحہ کیا بعد میں حضور نے دعا فرمائی۔ دس بجے صبح گاڑی روانہ ہوئی۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس رتن باغ لاہور 9 جون 1948ء

1:15 بجے بعد دوپہر منٹگمری گاڑی پہنچی اور جماعت احمدیہ منٹگمری نے کھانا دوپہر پیش کیا اور احمدی غیر احمدی احباب جمع تھے۔ حضور نے مصافحہ کا شرف بخشا۔ سب نے فرداً فرداً مصافحہ

کیا۔ امیر جماعت نے سب کا تعارف کرایا۔ حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی اور گاڑی روانہ ہوئی۔

ساڑھے بارہ بجے اسٹیشن پر گاڑی پہنچی اور نزدیک کے احمدی غیر احمدی احباب حضور کی آمد کی اطلاع پر آئے ہوئے تھے۔ جب گاڑی کھڑی ہوئی تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گاڑی سے اُتر کر سب کے ساتھ مصافحہ کیا۔ امیر جماعت نے سب کا تعارف کرایا۔ جب تک گاڑی کھڑی رہی حضور ان کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔

4:15 بجے بعد دوپہر گاڑی خانیوال پہنچی اور جماعت احمدیہ خانیوال اور ارد گرد کے احباب اسٹیشن پر جمع تھے۔ حضور نے مصافحہ کا شرف بخشا۔ فرداً فرداً سب نے مصافحہ کیا۔ امیر جماعت نے سب کا تعارف کرایا اور جماعت خانیوال نے خربوزہ تربوز دو بوری حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ اور حضور نے دعا فرمائی اور گاڑی روانہ ہوئی۔ حضور کے دائیں ہاتھ پر چوٹ لگ گئی۔ حضور کا ہاتھ دروازے کے اوپر رکھا ہوا تھا اوپر سے کھڑکی کھل کر ہاتھ پر لگی۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ساتھ تھے اُسی وقت پٹی باندھی گئی۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس خانیوال اسٹیشن 9 جون 1948ء

شام 6:30 گاڑی ملتان پہنچی۔ جب گاڑی اسٹیشن پر آئی۔ جماعت ملتان نے طعامِ شام حضور کے پیش کیا۔ حضور نے مصافحہ کا شرف بخشا۔ سب نے مصافحہ کیا۔ امیر جماعت نے سب کا تعارف کرایا۔ کھانا گاڑی میں رکھ لیا اور حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی اور گاڑی روانہ ہوئی۔ بعد میں حضور نے تربوز خربوزے تقسیم کرنے کا ارشاد فرمایا۔ سب کو تقسیم کر دئے گئے۔

اسٹیشن ملتان پر ساڑھے چھ بجے شام

ساڑھے آٹھ بجے شام گاڑی لودھراں پہنچی۔ جماعت لودھراں نے حضور سے مصافحہ کیا اور حضور نے کھانا تقسیم کرنے کا ارشاد فرمایا۔ سب کھانا تقسیم کیا گیا اور حضور نے دعا فرمائی۔

9 بجے شام گاڑی ریاست بہاولپور اسٹیشن پر آئی۔ جماعت بہاولپور کے احباب آئے ہوئے تھے۔انہوں نے مصافحہ کیا۔اس جگہ نفری تھوڑی تھی۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ

رات کو روہڑی اسٹیشن پر ہمارے ڈبے کاٹے گئے اور دوسری گاڑی کراچی چلی گئی۔ ہمارے ڈبے ایک طرف انہوں نے لگا دیئے۔صبح کی نماز حضور نے پلیٹ فارم پر پڑھائی۔ ساڑھے پانچ بجے گاڑی روہڑی سے روانہ ہوئی۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس10/6/48

صبح5:40 بجے سکھر سے روانہ ہوئی۔ساڑھے چھ بجے صبح ڈیرہ نواب سے روانہ ہوئی۔ 9:15 بجے صبح جیکب آباد آئی اور سب قافلہ نے ناشتہ اسٹیشن پر کیا۔
ساڑھے بارہ بجے گاڑی سبّی اسٹیشن پر آئی اور ڈاکٹر عبدالحمید صاحب نے سب قافلہ کو دعوت چائے حضور کے پیش کی۔حضور نے منظور فرمائی اور ڈاکٹر صاحب کے ساتھ غیر احمدی احباب تھے۔حضور سے تعارف کرایا اور احمدی احباب نے بھی مصافحہ کیا۔
ڈیڑھ بجے بعد دوپہر گاڑی مشکاف آئی۔مشکاف سے سُرنگیں آنی شروع ہوئیں۔نمبر شمار کل چھ غاریں آئیں 2:6 پر-2:8 بجے پر۔ساتھ غاریں 2:20-2:25۔آٹھ غاریں۔ نمبر 9 غار۔نمبر 10 غار۔نمبر 11 غار۔نمبر 12۔نمبر 13۔نمبر 14۔اڑھائی بجے تک یہ غاریں آئیں۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ

3:15 پر آبِ گم۔4 بجے بعد دوپہر گاڑی آئی۔اور ملک کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ نے دوپہر کا کھانا حضور کی خدمت میں عرض کی۔حضور نے منظور فرمائی۔اسٹیشن پر انتظام تھا۔ کھانا تیار تھا۔حضور نے گاڑی سے اُتر کر سب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا اور اہل بیت کو گاڑی کے اندر کھانا کھلایا گیا۔بعد میں حضور نے دعا فرمائی اور جب گاڑی میں حضور تشریف لے آئے تو ملک صاحب نے گاڑی میں بہت سا پھل اہل بیت اور قافلے پر تقسیم کیا۔5 بجے بعد دوپہر

گاڑی مچ سے روانہ ہوئی۔

......7:15 بجے شام گاڑی کوئٹہ اسٹیشن پر پہنچی۔ جماعت ہائے کوئٹہ اسٹیشن پر قطار باندھے کھڑے تھے۔ گاڑی سے اتر کر حضور نے سب کے ساتھ مصافحہ کیا۔ احمدی غیر احمدی احباب موجود تھے۔ امیر جماعت نے سب کا تعارف کرایا۔ کاروں وغیرہ کا انتظام اچھا تھا۔ کوٹھی بھی نزدیک تھی۔ سب خیر و عافیت کوٹھی تشریف لے آئے۔ 10 جون 1948ء کو بروز جمعرات خیر و عافیت سے حضور بمع قافلہ یارک ہاؤس لیٹن روڈ کوئٹہ پہنچ گئے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس یارک ہاؤس لیٹن روڈ کوئٹہ 10-6-48 جمعرات

16-6-48 کو حضور کوئٹہ سے ناصر آباد سندھ دو بجے بعد دوپہر گاڑی پر تشریف لے گئے اور نماز ظہر حضور نے اسٹیشن پر پڑھائی اور جو احباب وہاں احمدی موجود تھے انہوں نے حضور سے مصافحہ کیا۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کوئٹہ 16-6-48

30-6-48 کو حضور ناصر آباد سے واپس کوئٹہ اہل بیت سمیت تشریف 4:15 بجے بعد دوپہر لے آئے۔ میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس کوئٹہ

مقامات کوئٹہ کی سیر

کوئٹہ 6-7-48 کو سب قافلے سمیت حضور سیر کو تشریف مقام ھنّہ لے گئے۔ صبح ساڑھے دس بجے کاروں پر حضور سیر کے لئے روانہ ہوئے۔ 11:35 بجے مقام ہنہ کاریں پہنچی اور حضور کار سے اتر کر جھیل کی طرف روانہ سمیت قافلہ ہوئے اور خاکسار بھی ساتھ تھا۔ حضور نے مجھے کہا کہ جا کر کہہ دو کہ یہ چیز دیکھنے والی ہے آکر دیکھ لیں۔ خاکسار نے آکر حضور کا پیغام اہل بیت کو سنا دیا۔ اہل بیت نے اتر کر جھیل کی سیر کی۔ ہم لوگ ایک طرف ہو گئے۔ آدھ گھنٹہ کے قریب دیکھتے رہے اور حضور ایک پتھر کی ٹیک لگا کر پتھر پر بیٹھ گئے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ جگہ

بہت اچھی ہے۔ کسی موقع پر آ کر یہاں چائے پئیں اور کھانا وغیرہ کھا کر پھر چلیں۔ جہاں حضور ٹیک لگا کر بیٹھے تھے جب حضور اُس جگہ سے چلے تو خاکسار تبرک کے طور پر اسی جگہ پر بیٹھا جہاں حضور نے تشریف رکھی تھی۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ مقام ھنہ 6-7-48

واپس ھنہ سے 12 بجے اوڑک حضور تشریف لے آئے۔ اوڑک 1:15 بعد دوپہر پہنچ گئے۔ بنگلہ اوڑک مقام پر حکومت بلوچستان کے آفیسر یہاں رہتے ہیں جو نگرانی اس بات کی کرتے ہیں کہ کوئی آدمی پانی میں زہریلی چیز نہ ملا دے۔ کیونکہ سب کوئٹہ شہر کی آبادی کا کُل پانی اسی راستہ سے جاتا ہے جو کھیتوں اور پینے کے کام آتا ہے۔ جب کاریں بنگلہ اوڑک پر پہنچیں تو حضور کار سے اتر کر ایک تُوت کے درخت کے سائے کے نیچے تشریف لے آئے اور اہل بیت اور خادمات بنگلہ میں تشریف لے گئے جو کہ خالی کرائے ہوئے تھے۔ پردہ کا بہت اچھا انتظام تھا اور ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب (شہید) اور ڈاکٹر غفور الحق صاحب نے دوپہر کے کھانے کا بندوبست کیا ہوا تھا۔ جب حضور تُوت کے سائے کے نیچے تشریف لے آئے تو وہاں ایک دری بچھا کر ایک تکیہ اوپر رکھ دیا۔ حضور دری پر بیٹھ کر تکیے کی ٹیک لگا کر حضور بیٹھ گئے اور خاکسار میاں خوشی محمد حضور کو دبانے لگ گیا۔ اور حضور مجلس سے جو حاضر تھے ان سے گفتگو فرماتے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد دوپہر کے کھانے کا وقت ہو گیا۔ اُسی جگہ حضور نے کھانا سب کے ساتھ بیٹھ کر کھایا۔ کھانے کے بعد خاکسار نے اذان دی اور نماز ظہر حضور نے دوگانہ پڑھائی۔ نماز کے بعد بندوق کے ساتھ نشانہ بازی شروع ہوئی۔ پہلے حضور نے بندوق سے نشانہ ایک درخت پر لگایا۔ پھر باری باری نشانہ لگاتے رہے۔ ایک نمبر پر حضور کا نشانہ لگا۔ عصر کی اذان پھر خاکسار میاں خوشی محمد نے دی۔ حضور نے نماز عصر دوگانہ پڑھائی۔ نماز عصر کے بعد حضور اور اہل بیت اُس جگہ کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے جہاں سے سب کوئٹہ کو پانی پینے کو جاتا ہے۔ اُس جگہ تک حضور تشریف لے گئے جہاں پہاڑ سے پانی اُترتا ہے۔ یہ بہت عجیب نظارہ نظر آتا ہے

دونوں طرف پہاڑ اور ایک طرف پہاڑ کے ساتھ ساتھ وہ پکی نالی بنی ہوئی ہے جہاں سے گزر کر پانی آتا ہے اور دیکھ کر حضور واپس اُسی جگہ تشریف فرما ہوئے اور اہل بیت پردہ والے کمرہ میں تشریف لے گئے اور واپسی کوئٹہ کی تیاری ہوئی۔ اسی دوران میں اُسی جگہ چائے حضور نے سب میں بیٹھ کر پی اور واپسی اوڑک سے ساڑھے سات بجے شام ہوئی۔ سب کاروں پر بیٹھ کر 9 بجے شام خیر خیریت سے سب قافلہ کوٹھی پر تشریف لے آئے اور سب سے پہلے حضور کی کار کوٹھی پہنچی اور نماز مغرب مقام کوٹھی یارک ہاؤس لیٹن روڈ پر پڑھی۔

کوئٹہ 6 جولائی 1948ء یارک ہاؤس لیٹن روڈ میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس

کوئٹہ میں رمضان المبارک

کوئٹہ 9 جولائی 1948ء کو بروز جمعہ مبارک پہلا رمضان کا روزہ رکھا گیا۔...... حضور بلا ناغہ قرآن مجید کا درس دیا کرتے تھے۔ درس میں کوئٹہ کے غیر احمدی احباب اور احمدی خاص طور سے شامل ہوتے تھے۔ درس کے وقت ہماری کوٹھی کے نزدیک ٹانگے کاریں کھڑی عام ہو جاتی تھیں۔ ہر کوئی دیکھ کر یا پوچھ کر ہمارے درس میں شامل ہو جاتا تھا اور دوسرے وقتوں میں حضور کے ساتھ غیر احمدی احباب پانچ دس یا اس سے زیادہ بھی دگنے آجاتے تھے۔ اور ہماری کوٹھی قادیانی کی مشہور ہوگئی۔ جب چرچا زیادہ ہو گیا اور غیر احمدی احباب کی توجہ ادھر زیادہ ہونے لگی تو غیر احمدی علماء کو آگ لگ گئی اور کوئٹہ کے علماء نے ایک اشتہار چھاپا جس کا نام ''قادیانی فتنے سے بچو'' شائع کیا۔ جب انہوں نے اشتہار دیواروں پر لگانے شروع کئے تو ہماری کوٹھی کے قریب آ کر درخت پر لگانے شروع کر دیئے۔ ہماری کوٹھی سڑکوں کے چوک پر واقع ہے اور اسٹیشن بھی نزدیک ہے جو آتا اشتہار دیکھ کر کھڑا ہو جاتا۔ ایک دوسرے سے کہتا یہ کیسا اشتہار ہے۔ ہم لوگ وہاں کھڑے ہو کر خوب تبلیغ کرتے اور لوگ خوب ہماری باتیں سنتے اور حیران رہ جاتے کہ کیا قرآن اور حدیث پیش کرتے ہیں۔ ان کے اشتہار شائع کرنے سے

ہماری جماعت احمدیہ کی اچھی مشہوری ہوگئی۔حضور کے پاس کوئٹہ کے بڑے بڑے رئیس ملاقات کے لئے آتے رہتے۔جب غیر احمدی علماء کو تدبیر ناکام نظر آئی تو دوسری چال شروع کی جلسہ کی۔

7 راگست 1948ء بروز ہفتہ عید الفطر حضور نے پارک ہاؤس لیٹن روڈ پڑھائی اور ساڑھے پانچ بجے شام خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے غیر احمدی احباب کو دعوتِ پھل پارک ہاؤس لیٹن روڈ میں دی۔جس میں حضور بھی تشریف لائے۔بہت سے غیر احمدی احباب تشریف لائے اور نصیحت کے طور پر حضور نے تقریر فرمائی اور حضور نے دعا پر تقریر ختم فرمائی۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی 7 راگست 1948ء کوئٹہ

ڈاکٹر میجر محمود احمد کی شہادت

19 راگست 1948ء کو غیر احمدی علماء نے ایک جلسہ ختم نبوت کے نام پر منعقد کیا جس پر ہر ایک کو دعوت دی۔جلسہ کا وقت 9 بجے شام قرار پایا۔جب شام ہوئی تو ہماری کوٹھی پر غیر احمدی آتے اور کہتے کہ اِدھر جلسہ ہے؟ ہم جواب دیتے کہ جلسہ تمہارا ہے اور اسٹیشن کے پاس ہے۔ہم لوگ اُن کو جگہ جلسہ کی بتاتے تھے۔وہ خاموشی سے چلے جاتے۔جب رات کے دس بجے تک اُن کی جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی اور ہماری کوٹھی سے تین چار آدمی دیکھنے کے لئے چلے گئے کہ کچھ ان کی تقریر قلم بند کریں گے۔جب رات ساڑھے دس کا وقت ہوا تو اشتعال انگیز آوازیں آنے لگیں اور ہمارے آدمیوں کو انہوں نے گھیر لیا۔تھوڑی دیر کے بعد ڈاکٹر میجر محمود احمد کسی بیمار کو دیکھ کر اسی راستے سے آرہے تھے۔جب انہوں نے دیکھا کہ ان کو یعنی احمدی احباب کو ماریں گے تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ان کو کیوں پکڑتے ہو۔تو پٹھان کہنے لگے کہ یہ قادیانی ہے۔ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ قادیانی میں بھی ہوں۔اتنا کہنا تھا کہ ان کو چھوڑ کر اس کے پیچھے ہو گئے۔کار میں ڈاکٹر صاحب جانے لگے تو انہوں نے کار کو روک لیا اور

ڈرائیور ڈر کے مارے چھپ گیا اور ڈاکٹر صاحب کو ظالموں نے شہید کر دیا۔

جب ڈاکٹر صاحب شہید ہوئے تو اس وقت غیر احمدی مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی تقریر تھی۔ جب واقعہ ہو گیا تو سب غیر احمدی پٹھان جلسہ کو چھوڑ کر بھاگ لئے۔ جلسہ کی کرسیاں وغیرہ بھی یاد نہ رہیں۔ سب کچھ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس وقت رات کے 11:45 تھے۔ رات کا وقت تھا۔ قاتل کا کوئی علم نہیں ہوا کون ہے۔

کوئٹہ 20 / اگست 1948ء کو ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب کا جنازہ پارک ہاؤس لیٹن روڈ میں لایا گیا۔ حضور نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کے ساتھ حضور تشریف فرما ہوئے۔ قبر پر حضور نے اپنے ہاتھ مبارک سے مٹی ڈالی اور بعد میں حضور نے دعا مغفرت فرمائی اور واپس کار پر تشریف لائے۔

(مکرم میجر محمود احمد صاحب کی شہادت کی تفصیل کیلئے دیکھئے روزنامہ الفضل لاہور 21 / اگست 1948 ص 1)

4-9-48 کو شہر کوئٹہ سے واپس لاہور حضور تشریف سمیت اہل بیت اور قافلے لائے۔ روانگی کوئٹہ سے ساڑھے 9 بجے صبح اسٹیشن پر تشریف لائے۔ اسٹیشن کوئٹہ سے روانگی دس بجے صبح اور گاڑی بارہ بجے دن کو مچھ اسٹیشن پر آئی اور کھانا دوپہر کا ملک کرم الٰہی ایڈووکیٹ نے پیش کیا۔ حضور نے منظور فرمایا اور سب کھانا علیحدہ علیحدہ گاڑی میں تقسیم کیا گیا۔ جیکب آباد گاڑی رات کے گیارہ بجے پہنچی اور جو ڈبے ہماری گاڑی کے ریزرو تھے علیحدہ کر کے شکار پور کی لائن پر لگا دیئے اور رات سب نے اسٹیشن پر گاڑی میں گزاری۔

5-9-48 کو صبح کی نماز حضور نے جیکب آباد کے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر پڑھائی اور نماز کے بعد ایک شخص نے بیعت کی اور گاڑی 6:50 پر صبح روانہ ہوئی۔

شکار پور 8:15 بجے صبح گاڑی اسٹیشن پر پہنچی اور سب سامان گاڑی سے اتار لیا اور جماعت احمدیہ شکار پور نے ناشتہ چائے دی۔ سب نے اسٹیشن پر چائے پی۔ شکار پور سے سامان ٹرکوں پر محمد آباد کے پتن پر لایا گیا کیونکہ گاڑی کی لائن جیکب آباد سے آگے بارش زیادہ

ہونے پر ٹوٹ گئی تھی۔ اس لئے یہ راستہ اختیار کرنا پڑا اور حضور شکار پور سے ساڑھے گیارہ بجے دوپہر کاروں پر سمیت اہل بیت محمد آباد کے پتن کی طرف تشریف فرما ہوئے اور دوسرے قافلے والے مختلف ٹرکوں پر روانہ ہوئے۔

3 بجے بعد دوپہر ہماری لاری روانہ ہوئی۔ جب یہ لاری شکار پور سے کوئی چھ سات میل پر پہنچی تو نہر کی پٹڑی پر جارہی تھی لاری خراب ہوگئی۔ سامان بھی لادا ہوا تھا۔ ہم سب اُتر کر بیٹھ گئے اور جب ہماری دوسری لاری آئی تو کچھ سامان اور سواریاں اُس میں بٹھادی۔ یہ لاری بھی چلی گئی۔ ہم وہاں بیٹھے رہے۔ نماز ظہر و عصر نہر کے کنارے پر پڑھی۔ جب رات ہونے آئی اور مغرب کی نماز بھی وہاں پڑھی اتنے میں شکار پور جانے والی لاری آئی اس میں باقی سامان اور سواریاں اس میں بیٹھ گئی۔ جب شکار پور کے تین چار میل دور لاری پہنچی تو آگے سے ہماری تیسری لاری آرہی تھی۔ ہم اس میں بیٹھ گئے۔ اس لاری میں بھائی ملتانی، مولوی محمد یعقوب صاحب، جمعدار شیر محمد خاں اور خاکسار میاں خوشی محمد باڈی گارڈ وغیرہ تھے۔ یہ لاری ڈیڑھ بجے رات بنگلہ عدھر پہنچی۔ کیونکہ اس میں بھی کافی لوڈ تھا۔ بنگلہ عدھر یہ بھی خراب ہوگئی اور نماز عشاء کی بنگلہ عدھر ہم لوگوں نے ادا کی۔ بنگلہ عدھر کے بن پر ٹرک کھڑا کیا اور رات وہاں گزاری۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس رات 2 بجے بنگلہ عدھر 5 ستمبر 1948ء

6-9-48 کو صبح کی نماز بنگلہ عدھر پڑھی اور لاری ڈرائیور نے ٹھیک کی ساڑھے آٹھ بجے صبح محمد آباد کے پتن کی طرف روانہ ہوئے اور بیڑی پر سامان رکھ کر پانی پار کیا اور آگے سکھر کی جماعت نے لاریوں کا بندوبست کیا ہوا تھا۔ محمد آباد کے پتن سے لاریوں میں بیٹھ کر سکھر ساڑھے گیارہ بجے دوپہر ڈاک بنگلہ میں تشریف لے آئے۔ وہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہم سے پہلے تشریف فرما تھے۔ دوپہر کا کھانا وہاں کھایا۔

ڈاک بنگلہ سکھر سے لاہور 5 بجے بعد دوپہر روانہ ہوئے۔ سکھر اسٹیشن سے گاڑی ساڑھے پانچ بجے دوپہر روانہ ہوئی۔

7-9-48 کو لاہور اسٹیشن پر ساڑھے آٹھ بجے صبح گاڑی پہنچی اور حضور اہل بیت سمیت قافلہ خیر خیریت سے کاروں پر رتن باغ لاہور تشریف لے آئے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس رتن باغ لاہور تین بجے بعد دوپہر 7 ستمبر 1948ء

لاہور سے ربوہ کو روانگی

رتن باغ 11-10-48 کو صبح 6:55 بجے کاروں پر حضور اہل بیت اور قافلہ ربوہ تشریف فرما ہوئے۔ جب کاریں رتن باغ لاہور سے روانہ ہوئیں تو دریائے بُڈھا (راوی) کے قریب حضور کی کار خراب ہوگئی۔ کیونکہ یہ کار نئی تھی اس لئے ڈرائیور کو اس کی اچھی طرح واقفیت نہ تھی۔ ہماری کار بھی کھڑی ہوگئی۔ ہم سب نے کار کو دھکیل کر سٹاٹ کیا۔ کار چل پڑی۔ جب شاہدرہ سے لائلپور کی سڑک پر دو تین میل گئی تو پھر خراب ہوگئی۔ پھر حضور نے کھڑے ہونے کا ارشاد فرمایا۔ پھر گھنٹہ آدھ گھنٹہ کے قریب پھر کار چالو ہوئی 1:24 پر چلی۔

دس بجے لائل پور پہنچے اور چنیوٹ کا راستہ اختیار کیا۔ ساڑھے دس بجے صبح چنیوٹ پہنچے۔

کیمپ ربوہ 10:45 پر کاریں پہنچیں۔ 11:45 بجے حضور نے ناشتہ طعام فرمایا اور قافلہ نے بھی ناشتہ کیا۔ 3 بجے بعد دوپہر حضور نے نماز ظہر پڑھائی جس میں 65 / افراد شامل تھے۔ نماز کے بعد حضور مختلف افراد سے گفتگو فرماتے رہے اور پانی کے بارے میں دریافت فرمایا کہ پانی کے لئے نلکا لگائے گئے ہیں کہ نہیں۔ مستری فضل الحق نے کہا کہ حضور آپ کی تشریف آوری پر پانی بھی آ گیا ہے۔ پہلے پانی کوئی نہیں آیا تھا۔ ہم کو چار پانچ دن ہو گئے ہیں ہمارا نلکا کا پیپ (پائپ) زمین کے اندر جاتا ہی نہیں تھا۔ جب حضور تشریف لائے ہیں اسی وقت پیپ (پائپ) چل پڑا ہے اور پانی نکل آیا ہے۔ حضور نے بڑی خوشی کا اظہار فرمایا اور نماز عصر حضور نے ساڑھے چار بجے پڑھائی اور ساڑھے پانچ بجے حضور کاروں پر ربوہ سے براستہ لالیاں تشریف فرما ہوئے اور 9 میل کا سفر کر کے واپس ساڑھے چھ بجے ربوہ تشریف لے آئے۔

ربوہ سے 7:23 بجے شام روانہ ہوئے چنیوٹ سے سلیم احمد شاہ کو ساتھ لے کر 7:45 روانہ ہوئے 11-10-48 واپس لاہور رتن باغ 11:45 بجے شام خیر خیریت سے حضور تشریف لے آئے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضور ایدہ اللہ رتن باغ لاہور 11-10-48

رتن باغ سے ربوہ

16-10-48 کو حضور لاہور رتن باغ سے ربوہ تشریف لے گئے۔ صبح 6:10 بجے صبح حضور اہل بیت سمیت قافلے کاروں پر تشریف فرما ہوئے۔ اہل بیت سب ڈاج ٹرک میں سوار تھے۔ جب لاہور سے چالیس پچاس میل دور چلے گئے تو ڈاج ٹرک خراب ہو گیا۔ حضور بیوک (Buke) کار میں تھے۔ میاں ناصر احمد صاحب اپنی کار میں تھے۔ میاں مبارک احمد صاحب، میاں منور احمد صاحب تیسری کار میں تھے۔ جب ڈاج ٹرک خراب ہو گیا سب اتر کر چلتے پھرتے رہے۔ جب ٹھیک ہو گیا 8:45 سے لے کر 9:15 بجے صبح ٹھیک کر کے روانہ ہوئے۔ ساڑھے دس بجے چنیوٹ اڈے پر آ کر ڈاج ٹرک کا ویل بالکل خراب ہو گیا۔ سب اس سے اتر پڑے۔ حضور کار پر ربوہ تشریف لے گئے۔ حضور نے واپس کاریں بھیج کر اہل بیت کو ربوہ لانے کا انتظام فرمایا۔ ہم چنیوٹ ہی رہے اور ہمارا کھانا دوپہر کا چنیوٹ حضور نے بھجوایا۔ دو ڈرائیور اور ایک خاکسار میاں خوشی محمد باڈی گارڈ۔

دو ڈرائیور تو چنیوٹ رہے اور خاکسار ٹانگے پر ربوہ اڑھائی بجے بعد دوپہر پہنچا۔ حضور نے نماز ظہر پہلے پڑھائی۔ بعد حضور نے مختلف افراد سے گفتگو فرماتے رہے اور نماز عصر کی حضور نے پڑھائی اور ایک آدمی نے بیعت کی۔ پھر حضور اپنے خیمے میں آ کر ناشتہ کیا۔ ناشتہ کے بعد حضور اہل بیت سمیت پہاڑی کی طرف سیر کو تشریف لے گئے اور سیر سے واپس مغرب کی اذان ہو رہی تھی ربوہ تشریف لے آئے۔ مغرب وعشاء حضور نے جمع پڑھائی۔ ربوہ سے لاہور

کی تیاری ہوگئی۔ سرگودھا سے لاری کرایہ پر لائی تھی۔ جب لاری آگئی تو اہل بیت لاری پر بیٹھ گئے اور حضور ایدہ اللہ نے آ کر سب کا نام لے کر کہا فلاں ہے۔ آگے سے سب نے لبیک کی آواز دی اور سیّدہ اُمِ متین نے فرمایا کہ سب ٹھیک ہیں۔ پھر حضور اپنی کار پر تشریف فرما ہوئے۔ حضور نے فرمایا کہ کاریں پل کے پاس جا کر کھڑی کرنا۔ سات بجے شام کو ربوہ سے روانہ ہوئے۔ پل کے قریب آ کر حضور نے کار سے اتر کر پیدل پل کا راستہ طے کیا۔ سب اہل بیت ساتھ تھے۔ پل کے پار آ کر سب کاروں میں بیٹھ گئے۔ 7:45 بجے شام پل سے روانہ ہوئے۔ واپس رتن باغ لاہور 11:10 بجے شام حضور مع اہل بیت خیر وعافیت سے تشریف لے آئے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضور ایدہ اللہ رتن باغ لاہور 48-10-16 رات

48-11-29 کو حضور کا سفر لاہور رتن باغ سے ربوہ

حضور صبح 6:45 پر مع اہل بیت کاروں پر روانہ ہوئے اور راستہ شیخوپور کا اختیار فرمایا۔ چنیوٹ ساڑھے نو بجے صبح محمود اللہ شاہ صاحب کے گھر تشریف حضور نے فرمائی اور ناشتہ شاہ صاحب کے گھر حضور نے کیا اور ساتھ فائق صاحب عرب بھی شامل تھے۔ ناشتہ کے بعد کوئی ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر ربوہ تشریف فرما ہوئے۔ جاتے ہی حضور نے کارکنان کو بلوایا اور جہاں جہاں مکانوں کی نشاندہی ہوئی تھی حضور وہاں تشریف لے گئے اور کارکنان کو ہدایت فرماتے رہے۔

دیکھ بھال کر کے حضور سمیت کارکنان واپس خیمہ تشریف فرما ہوئے۔ خیمے میں داخل ہوتے ہی حضور رائفل لے کر سمیت اہل بیت سیر کو تشریف لے گئے۔ حضور نے خاکسار کو آواز دے کر فرمایا کہ ہم سیر کو جاتے ہیں۔ تم خیمے کے اندر بیٹھو یہاں سب سامان پڑا ہے۔ حضور تشریف لے گئے۔ خاکسار خیمے کے اندر بیٹھ گیا۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس ربوہ مرکز

سیر سے حضور واپس کو 2 بجے قریب تشریف لے آئے۔ حضور اہل بیت نے آ کر کھانا کھایا اور فائق صاحب عرب کو حضور نے کھانا دوسرے خیمے میں بھجوایا اور عبدالرحیم درد صاحب اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی ساتھ شامل تھے۔ کھانے کے بعد حضور نے نماز ظہر و عصر جمع پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور (بیت) ربوہ میں کارکنان کو مختلف کاموں کے بارے دریافت فرماتے رہے۔ حضور نے فرمایا کہ جلدی جلدی مکان بن جانے چاہئیں۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس ربوہ پانچ بجے بعد دوپہر

ساڑھے پانچ بجے بعد دوپہر ربوہ سے حضور کاروں پر احمد نگر تشریف لے گئے۔ جب کاریں احمد نگر پہنچی تو احمد نگر کے احمدی غیر احمدی احباب حضور کی زیارت کے لئے جمع تھے۔ حضور کار سے اتر کر مدرسہ جامعہ احمدیہ میں حضور تشریف فرما ہوئے۔ حضور نے سب طلباء کے ساتھ مصافحہ کا شرف بخشا۔ پھر جامعہ احمدیہ کے انچارج مولوی اللہ دتا صاحب (مولانا ابوالعطاء جالندھری) نے عربی میں ایڈریس پیش کیا۔ پھر فائق صاحب عرب نے تقریر فرمائی۔ بعد میں حضور نے عربی تقریروں کا لُبِ لباب اردو میں فرمایا۔ طالب علموں جامعہ احمدیہ کو مخاطب کر کے حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ قادیان بستی بڑھے گی۔ یہاں تک بڑھی کہ گمنام بستی قادیان دنیا میں مشہور ہو گئی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسماعیل بھی فرمایا ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام غیر ذی زرع جنگل میں رہے اور اب مکہ کُل دنیا میں مشہور ہے۔ حضرت اسماعیلؑ کی پیشگوئی کا رنگ اب معلوم ہوتا ہے جب ہم کو مجبوراً قادیان چھوڑنا پڑا اور ربوہ کی زمین خریدی۔

ربوہ کی زمین بھی غیر ذی زرع ہے کوئی پیدائش یہاں نہیں ہوتی۔ دوسرے مسلمان ہم سے ہر رنگ میں طاقتور ہیں۔ انہوں نے کوئی شہر نہیں بسایا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو سمجھ دی کہ قادیان کے سب لوگ ایک جگہ بسائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق زمین خریدی اور ربوہ نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا نام قادیان سے بھی اور بستی ربوہ سے بھی سب دنیا میں اللہ

اور محمد رسول اللہ کا نام روشن کیا جائے گا۔ آمین۔ بعد میں حضور نے دعا فرمائی اور تقریر ختم ہوئی۔ دعا کے بعد حضور (بیت) میں نماز مغرب کے لئے تشریف لے گئے۔ (بیت) احمد نگر کی ابھی نئی تیار ہو رہی تھی۔ حضور اسی (بیت) میں نماز مغرب پڑھائی۔ نماز مغرب کے بعد حضور (بیت) سے پیدل سڑک تک تشریف لائے اور ساتھ ساتھ طالب علم جامعہ احمدیہ اور رفقاء بھی شامل تھے۔ جب حضور کار پر بیٹھ گئے تو حضور نے مصافحہ کا شرف بخشا۔ 6:45 بجے شام کاریں احمد نگر سے روانہ ہوئی اور دس بجے شام حضور واپس رتن باغ لاہور خیر و عافیت سے تشریف لے آئے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس رتن باغ لاہور 29 نومبر 1948ء

24-12-48 کو حضور نے نماز مغرب 6:50 بجے پڑھائی۔ آخری وقت مغرب۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس رتن باغ لاہور

جلسہ لاہور 25-12-48 کو حضور نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ رتن باغ کے سامنے جلسہ گاہ مقرر تھی۔ جلسہ جماعت احمدیہ لاہور نے اپنی طرف سے کرایا تھا۔

26-12-48 کو حضور نے نماز ظہر و عصر اسٹیج جلسہ گاہ میں جمع پڑھائی۔ نمازوں کے بعد حضور نے تقریر فرمائی۔ فرمایا کہ ہمارا جلسہ سالانہ مارچ اپریل 1949ء ربوہ میں ہوگا۔ حالات مشکلات سے حضور نے آگاہی کرائی اور آخر حضور نے فرمایا کہ جلسہ ربوہ میں شامل ہونے والے احباب فی کس تین سیر آٹا ساتھ لائیں۔ کیونکہ یہاں ہر مشکل سامنے ہے۔ پھر حضور نے وقف جانوروں کی تحریک فرمائی۔ فرمایا کہ جو شخص طاقت رکھتا ہے وہ دودھ دینے والی گائیں بھینسیں وقف کرے۔ دعا پر جلسہ برخواست ہوا اور رات کو باہر سے آنے والے احباب نے ملاقاتیں کیں۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس رتن باغ لاہور

28-12-48 کو صبح آٹھ بجے صاحبزادگان قادیان رتن باغ لاہور سے تشریف کاروں

پر لے گئے۔ میاں مبارک احمد صاحب، منور احمد صاحب ،مظفر احمد صاحب، ظفر احمد، مرزا عزیز احمد صاحب، مسعود احمد صاحب، ڈرائیور نذیر احمد اور اُسی دن 9 بجے شام قادیان سے واپس رتن باغ لاہور خیر و عافیت سے تشریف لے آئے۔ تبرک کے طور پر کھانا اور پانی لائے۔ روٹی کا ٹکڑا ہم نے کھایا۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس رتن باغ لاہور 28 دسمبر 1948ء

31-12-48 کو دعوت تبلیغ کی طرف سے دعوت چائے ظفر اللہ کاخ کے اعزاز میں رتن باغ لاہور میں دی گئی جس میں احمدی غیر احمدی احباب ایل ایل بی اخباری نمائندے پروفیسر وغیرہ شامل تھے۔ چائے میں شامل ہوئے جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی تشریف لائے۔ حضور نے انگریزی میں تقریر فرمائی اور ظفر اللہ کاخ نومسلم کو حضور نے مبارکبادی دی فرمایا کہ یہ پہلے یہاں تشریف لائے ہیں اور فوٹو گراف والے نے فوٹو لیا۔ ساڑھے پانچ بجے شام تقریر ختم ہوئی۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس رتن باغ لاہور 31 دسمبر 1948ء بروز جمعہ مبارک

رتن باغ لاہور 19 جنوری 1949ء بروز بدھ وار کو دعوت تبلیغ کی طرف سے چائے پر عبدالشکور کُنزے کے اعزاز میں دی گئی جس میں شہر لاہور کے بڑے بڑے رئیس اخباری نمائندے پروفیسر ڈاکٹر احمدی غیر احمدی احباب شامل تھے۔ حاضرین رتن باغ میں (جمع) ہوئے۔ اس میں بھی حضور تشریف لائے۔ چائے پینے سے پہلے فوٹو والے نے فوٹو لیا۔ چائے کے بعد حضور نے تقریر فرمائی۔ فرمایا کہ یہ عبدالشکور کنزے پہلا احمدی نومسلم جرمن وقف زندگی کر کے اسلام سیکھنے کے لئے یہاں آیا۔ جب اسلام سیکھ کر اپنے وطن میں جائے گا تو صحیح اسلام پیش کرے گا۔ اس کا نمونہ ہر احمدی کو اختیار کرنا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر عبدالشکور کنزے میرا روحانی بیٹا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر رنگ میں رنگین بنائے جو دین کو روشن کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں بیمار تھا پر عبدالشکور کنزے کی

خوشی میں تکلیف بھول گئی اور چھ بجے شام تقریر ختم ہوئی۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس رتن باغ لاہور

لاہور 49-2-2 کو حضور صبح گیارہ بجے کار پر ضروری کام کے لئے سیالکوٹ تشریف لے گئے۔

49-2-6 کو واپس لاہور ساڑھے تین بجے بعد دوپہر تشریف لے آئے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس رتن باغ لاہور

49-2-27 کو رتن باغ لاہور سے پربت کو ریاست کشمیر میں حضور کی روانگی فرقان فورس کا معائنہ

روانگی صبح 7:15 بجے رتن باغ لاہور سے کاروں پر روانہ ہوئے۔ گجرات 8:45 بجے صبح پہنچ گئے۔ جرنیلی سڑک کے کنارہ پر ایک بنگلہ تھا کچھ دیر اس میں انتظار کیا کیونکہ حضرت صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب کی کار پیچھے رہ گئی تھی اس کی انتظاری تھی۔ جب وہاں کچھ دیر کے بعد پہنچی تو وہاں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے جیپوں وغیرہ کا انتظام انہوں نے کیا ہوا تھا۔ کیونکہ آگے پہاڑی راستہ تھا وہاں کاریں نہیں جا سکتی تھی۔ اس لئے جیپوں کا انتظام لازمی تھا۔ ایک جیپ میں حضور اور دوسری جیپوں میں صاحبزادے اور اخباری نمائندے تھے۔

گجرات سے 10:15 بجے روانہ ہوئے سڑک کچی اور خراب تھی جب ہم حد کشمیر میں داخل ہوئے تو اس سے بھی خراب راستہ تھا جو کہ طے کرنا پڑا۔ پہاڑی راستے اسی طرح ہوتے ہیں۔ کبھی نیچے کبھی اوپر۔ 12 بجے شہر بھمبھر میں جب داخل ہوئے تو شہر کے مکان وغیرہ سب ڈھیر کے ڈھیر نظر آئے۔ کہتے تھے کہ یہاں بمباری بہت ہوئی تھی صرف چند مکان تھے جو نظر آئے پربت پر جہاں ہماری فرقان فورس تھی 2:15 بجے بعد دوپہر حضور تشریف فرما ہوئے۔ وہاں کھانے وغیرہ کا انتظام فرقان فورس نے کیا ہوا تھا۔ پہلے حضور نے کھانا کھایا۔ کھانے کے

بعد حضور نے فرقان فورس کا معائنہ فرمایا۔ جب معائنہ فرما چکے تو حضور ایک طرف کھڑے ہوئے اور سب کمپنی کمانڈر اپنی اپنی کمپنیوں کے ساتھ کھڑے ہوئے اور فرقان کمانڈر حضرت صاحبزادہ ناصر احمد صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو فرقان فورس کی فرجنٹی کے ساتھ السلام علیکم عرض فرمایا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی فوجی رنگ میں السلام علیکم کا جواب دیا۔ پھر علیحدہ علیحدہ کمپنی کمانڈروں نے اپنی اپنی کمپنی مارچنگ کرا کر حضور کے سامنے سے گزار کر فوجی السلام علیکم عرض کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فوجی رنگ میں وعلیکم السلام جواب فرمایا۔ ہر ایک کمپنی کمانڈر نے اسی طرح کہا۔ پھر حضور وہاں تشریف فرما ہوئے جہاں فرقان فورس کا پہاڑی پر مورچہ تھا۔ دیکھ بھال کر کے حضور واپس تشریف لائے جہاں فرقان فورس تھی۔ حضور کے اردگرد پروانوں کی طرح عاشق جمع ہوئے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ایک جگہ جو مقرر تھی وہاں تشریف فرما ہوئے۔

زمین پر جہاں حضور تشریف فرما تھے صرف گھاس وغیرہ کے تنکے تھے۔ اردگرد سب جمع ہوئے اور جو کام وہاں سکھلائے گئے تھے سب حضور کو کر کے دکھلائے گئے۔ حضور کے سامنے بیٹھ گئے اور حضور نے نصیحت کے طور پر فوجی حقوق پر تقریر فرمائی۔ انسان اور حیوان کا فرق، محبت، ہمدردی کا فرق، قومی ہمدردی، قوم اور فرد، چستی سے کام کرنا، حکم کی فرمانبرداری کا حق پورا کرنا، جھنڈے کا احترام کس حد تک کرنا۔ لڑائی میں نماز باجماعت کس طرح پڑھنی چاہئے سب خلاصہ بیان فرمایا اور دعا کے ساتھ تقریر ختم ہوئی۔

شہیدوں کی قبروں پر حضور نے دعا فرمائی اور مورچہ کی حدود دیکھی۔ 4:15 بجے نماز ظہر وعصر حضور نے دوگانہ جمع پڑھائی اور نماز کے معاً بعد جیپوں پر سوار ہوئے اور حضور نے مصافحہ کا ان کو شرف بخشا۔ 4:30 بجے روانہ ہوئے جب جیپیں کچھ میل دور گئیں تو ایک جیپ اُلٹ گئی جس میں اخباری نمائندے تھے کوئی نقصان نہیں ہوا معمولی سی چوٹیں آئیں اور راستے میں چائے کی دعوت تھی۔ 8 بجے رات حضور نے سب قافلے سمیت چائے پی اور گجرات

10:30 بجے رات آئے۔ گجرات کاریں یہاں چھوڑ گئے تھے واپسی پر حضور اور دوسرے احباب جو پہلے ساتھ روانہ ہوئے تھے کاروں پر 11:30 بجے رات سے روانہ ہوئے۔ 1:30 بجے رات رتن باغ لاہور خیر خیریت سے پہنچ گئے۔

10-4-49 کو رتن باغ لاہور سے قافلہ قادیان روانہ ہوا۔ اس قافلہ میں چوہدری محمد اسحاق تھا اور یہ ہمارے ساتھ ملازم تھے۔

12-4-49 کو قادیان سے واپس لاہور قافلہ تشریف لے آیا۔

لاہور سے پہلے جلسہ سالانہ کے لئے ربوہ روانگی

12-4-49 کو لاہور سے ربوہ جلسہ سالانہ پر روانگی 1949ء 19/اپریل

رتن باغ لاہور سے صبح سے جو جو سامان اور جس جس نے ربوہ آنا تھا ان کا سامان اسٹیشن لاہور پر جانا شروع ہوا اور صدر انجمن احمدیہ نے سب کارکنوں اور بیوہ وغیرہ کو خرچ کرایہ لاہور تا ربوہ دیا تھا اور ایک دو ڈبے ریزرو کرائے تھے جس میں سامان اور سواری بیٹھی تھیں۔ والدہ سعادت احمد اور سکینہ صادقہ بھی لاہور انہی دنوں میں رہتے تھے۔

2:15 بجے دوپہر گاڑی لاہور اسٹیشن سے روانہ ہوئی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ام ناصر کے سوا سب اہل بیت گاڑی پر تشریف لائے۔ حضور، اُم ناصر کار پر لاہور سے ربوہ میں تشریف لائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تو کار پر پہلے ربوہ تشریف فرما ہوئے تھے اور ہماری گاڑی تو آٹھ بجے شام ربوہ پہنچی تھی۔ گاڑی ربوہ آنے سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ربوہ اسٹیشن پر تشریف فرما تھے۔ جب گاڑی اسٹیشن پر پہنچی سب سامان گاڑی اتارا گیا اور جب سامان اُتر گیا تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ خدام اور دوسرے لوگ جس کو سامان کی نگرانی کے لئے نگران کیا گیا ہے بڑی ہوشیاری سے سرانجام دیں۔ ایسا نہ ہو کہ سامان گم ہو جائے۔ ہر ایک کا سامان بڑی اچھی نگرانی کے ساتھ جگہ بجگہ پہنچایا گیا۔ جب تک سامان اسٹیشن پر تھا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی

اسٹیشن پر تشریف فرما رہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اطلاع دی گئی کہ حضور سب سامان یہاں سے چلا گیا ہے۔ تب حضور اسٹیشن ربوہ سے گھر تشریف لائے۔ جو سامان اٹھاتا تھا ہر ایک سے حضور خود دریافت فرماتے تھے کہ کون سامان اٹھا رہا ہے۔ جب حضور کو تسلی ہوئی۔ تب سامان اٹھانے والا روانہ ہوگا۔ رات کے دس بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ گھر تشریف لائے اور نماز عشاء حضور نے پڑھائی اور بعد میں کھانا کھایا۔ نمازوں کے پڑھنے کا انتظام حضور کے مکانوں کے ساتھ جگہ مقرر تھی جہاں نمازیں ادا ہوا کرتی تھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خادموں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ حضور نے ہمیں فرمایا کہ باورچیوں سے دریافت کرو کہ کھانا کھایا کہ نہیں۔ ہم نے دریافت کر کے واپس اطلاع دی کہ حضور نہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گھر سے کھانا بھجوایا اور انہوں نے کھایا اور ہم لوگوں نے بھی کھانا کھایا۔

اور ہم لوگ جو حضور کے خاص پہرے دار تھے۔ یہ دروازے پر کھڑے پیغام لینا اور پیغام پہنچانے کا کام کرتے تھے باقی جس وقت حضور باہر تشریف فرما ہوتے تو ہم حضور ایدہ اللہ کے ساتھ جاتے اور رات کو باری باری پہرہ دیتے تھے۔

خاکسار رات کے گیارہ 12-4-49 ربوہ ضلع جھنگ

13-4-49 ربوہ ضلع جھنگ تحصیل چنیوٹ

حضور کے مکان کے دروازے کے سامنے ہمارا خیمہ تھا جہاں چار پہرے دار رہتے تھے۔ صبح سات بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ، ناظر اعلیٰ، پرائیویٹ سیکریٹری، ناظر تعمیر اور کارکنوں سمیت تعمیر مکانوں وغیرہ کا معائنہ فرماتے رہے۔

لجنہ کی بیرکوں کا معائنہ

بارہ بجے دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ سیدہ حضرت اُم متین، سیدہ حضرت اماں جان لجنہ کے رہنے کے کمروں کا معائنہ فرماتے رہے اور گرمی کی شدت سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

چھتری کے سایہ کے نیچے معائنہ فرماتے رہے اور ساڑھے بارہ بجے دوپہر واپس گھر تشریف فرما ہوئے۔ خاکسار 13/اپریل 1949ء ربوہ ضلع جھنگ

14-4-49 بمقام مرکز ربوہ جماعت احمدیہ ضلع جھنگ (خاکسار)

صبح دس بجے حضور نے تعمیری کاموں کا معائنہ فرمایا اور کارکنان کو حضور تعمیر کے بارے میں مشورہ فرماتے رہے۔ اس کے بعد جہاں جلسہ گاہ تیار ہو رہا تھا وہاں تشریف فرما ہوئے۔ جلسہ گاہ تیار ہوتا دیکھتے رہے اور شمال کی طرف حضور کھڑے ہو کر کچھ ارشاد فرماتے رہے۔

حضور آگے تشریف فرما ہوئے تو کچھ احباب کھڑے تھے انہوں نے مصافحہ کیا اور واپسی پر حضور افسر جلسہ گاہ سے گفتگو فرماتے رہے۔ بارہ بجے دوپہر گھر تشریف فرما ہوئے۔ ایک بجے نماز ظہر کی مؤذن نے اطلاع کی۔ حضور نے فرمایا کہ نماز کہاں ہوگی۔ مؤذن نے جواب دیا کہ حضور جہاں نمازیں پہلے ہوتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ نمازی یہاں نماز وہاں۔ وہاں تو مراد یہ تھی۔ جہاں پہلے ربوہ میں خیمے لگے تھے جہاں جلسہ سالانہ 1949ء 15/اپریل کھانے پکانے کا انتظام تھا جو پہاڑی کے قریب لنگر خانہ پہلے بنا تھا۔ مؤذن تو افسر جلسہ سالانہ کی طرف چلا گیا کہ نماز کا انتظام کہاں کریں۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد حضور نے فرمایا کہ ناظر صاحب اعلیٰ کو بلواؤ۔ خاکسار نے ناظر صاحب اعلیٰ کو بلوایا اور حضور بابرکت میں اطلاع کی۔ حضور باہر تشریف لائے۔ فرمایا کہ نمازوں کا جگہ بجگہ انتظام کیا جائے۔ حضور نے چار جگہوں کا نام منتخب فرمایا۔ ایک تو پہلی جگہ ہے جہاں پہلے نمازوں کا انتظام باقاعدہ ہوتا ہے۔ دوسری جگہ جہاں ملاقاتیں ہوں گی، تیسری جگہ جہاں شہری آبادی زیادہ ہے، چوتھی اسٹیشن کی مغربی طرف ہے ان کا نام تمثیلی رنگ میں رکھ لیں۔ ایک (بیت) اقصیٰ، ایک (بیت) مبارک، اسی طرح تمثیلی نام رکھ لیں۔ پہلی جگہ کا نام (بیت) اقصیٰ جو حضور کے گھر کے قریب جہاں ملاقاتیں ہوں گی اس کا نام (بیت) مبارک حضور نے ارشاد فرمایا۔ خاکسار میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نماز ظہر کی اذان دی اور اطلاع کی۔ حضور نے فرمایا کہ اچھا۔ حضور نماز کے لئے

تشریف فرما ہوئے جب (بیت) میں تشریف لائے تو حضور نے فرمایا کہ صفیں سیدھی کر لیں۔ جب صفیں سیدھی ہو گئی تو حضور نے نماز پڑھائی۔ حضور قریباً ہر نماز میں سیدھی صف کی ہدایت فرماتے۔ جب تک کوئی دوسرا آدمی نہ صف کی اطلاع کرتا کہ حضور ٹھیک ہے یا حضور خود نہ دیکھ لیتے تب تک حضور نماز نہیں پڑھاتے۔ خاکسار۔

جلسہ سالانہ پر حضور کا ارشاد تھا کہ ہر شخص تین سیر آٹا لائے۔ اس تحریک کے مطابق ایک عورت آٹا لائی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پیش کیا۔ حضور نے ہمیں (خاکسار) فرمایا کہ یہ آٹا کی گٹھڑی ہے یہ اس کا لڑکا ہے۔ اس کے ساتھ جاؤ اور یہ آٹا وہاں جمع کراؤ جہاں جمع کرنے کا انتظام ہے۔ آٹا جس کو دیں اس سے رسید لے لیں وہ ساتھ ہی وصول کنندہ کو دیں کہ جس سے کچھ وصول کریں رسید ضرور برضرور دیا کریں۔ آٹا جمع کیا گیا۔ حضور کے ارشاد کے مطابق کام سرانجام دیا۔ (خاکسار)

15-4-49 جلسہ سالانہ 15 اپریل 1949ء ربوہ ضلع جھنگ بروز جمعہ

ربوہ میں پہلا جلسہ سالانہ

صبح سات بجے سے آٹھ بجے تک ملاقاتیں ہوتی رہیں اور 8:35 بجے حضور پُرنور جلسہ گاہ کو تشریف لے جا رہے تھے۔ جب زنانہ جلسہ گاہ کے قریب آئے تو عورتیں بہت تعداد میں باہر کھڑی تھیں۔ حضور نے فرمایا کہ کرمین لگاؤ کہ جلسہ گاہ کتنا لمبا اور کتنا چوڑا ہے۔ ہم لوگوں نے کرمین لگائی ایک سو لمبائی پچاس چوڑائی۔ حضور عرض کی۔ حضور نے ناظر صاحب جلسہ گاہ کو فرمایا کہ جب تک جلسہ گاہ زنانہ جو اندازہ لگا کر بنانا تھا مکمل نہ ہو مَیں جلسہ گاہ میں نہیں آؤں گا۔ یہ حضور فرما کر جلسہ گاہ زنانہ سے واپس گھر تشریف لے آئے۔ خاکسار

صبح دس بجے کے قریب جلسہ گاہ زنانہ کے ٹھیک ہونے کی اطلاع ہوئی۔ حضور باہر تشریف لائے دھوپ بہت تیز تھی۔ خاکسار حضور کے ساتھ ساتھ جا رہا تھا۔ خاکسار نے چھتری کا سایہ

حضور پر کیا ہوا تھا اور خدام دونوں طرف قطار باندھے کھڑے تھے۔ ایک فوٹو گرافر نے اجازت لی ہوئی تھی اس نے فوٹو لیا اور جلسہ گاہ مردانہ میں تشریف فرما ہوئے اور پروانوں نے نعرہ اللہ اکبر کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ حضور پُر نور نے تلاوت سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا کہ میں قرآن مجید کی آیات پڑھوں گا آپ لوگ میرے ساتھ ساتھ دُہراتے چلے جائیں۔ شروع میں حضور نے فرمایا کہ یہ جلسہ نشان کے طور پر ہے۔ حضور پُر نور نے قرآن مجید کی دعائیہ آیات پڑھنی شروع کیں اور حاضرین بھی ساتھ ساتھ دعائیہ آیات دُہراتے جاتے تھے۔ اِس رقّت اور جوش کے ساتھ دُہرا گئی کہ سب حاضرین کی آوازیں زار زار چیخنے کی آتی تھیں جب دعائیہ کلمات ختم ہوئے تو حضور نے تقریر فرمائی۔ فرمایا کہ ربوہ کی مثال مکہ کی ہے۔ مکہ شریف میں ریت پہاڑ اور بے آباد جنگل تھا۔ اُس وقت کون کہتا تھا کہ یہاں ایک شہر آباد ہوگا اور ساری دنیا یہاں جمع ہوگی۔ اور سب مسلمان حج کے لئے یعنی مکہ شریف۔

اڑھائی بجے کے قریب حضور نماز جمعہ کیلئے جلسہ گاہ میں تشریف فرما ہوئے۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے تلاوت سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا کہ قادیان کی ہجرت اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے رؤیا میں ایسی جگہ دکھائی گئی تھی جہاں پہاڑیاں ہیں اور کئی بار اخباروں میں یہ رؤیا چھپ چکی ہیں اور لڑائی ہوئی۔ محلّہ (بیت) مبارک لڑ رہا ہے۔ یہ بھی الفضل میں آ چکا ہے ان رؤیا کے مطابق یہ زمین خریدی گئی۔ جس میں آج ہمارا جلسہ سالانہ ہو رہا ہے اور یہ بھی حضور نے فرمایا پیچھے آئے آگے نکل گئے۔ نواب محمد الدین صاحب مرحوم کی حضور نے تعریف فرمائی کہ بڑی محنت کرنے والے انتھک شخص تھے۔ دن رات انہوں نے محنت کر کے اس زمین کو خرید کرنے کا کام کیا تھا اور بھی مرحوم نواب محمد دین کی بہادرانہ کارگزاری کی تعریف فرمائی اور بریگیڈئیر نذیر احمد صاحب کے بڑے بھائی کی تعریف فرمائی۔

دوسرا دن 16 / اپریل 1949ء جلسہ سالانہ ربوہ ضلع جھنگ دوسرا دن

صبح دس بجے سے عام ملاقاتیں شروع ہوئیں اور 1:45 بجے تک ہوتی رہیں۔ خاکسار

اڑھائی بجے بعد دوپہر حضور نمازوں کے لئے جلسہ گاہ تشریف فرما ہوئے۔ خاکسار

چھتری لگائے حضور کے ساتھ ساتھ جارہا تھا کہ فوٹو لینے والے نے فوٹو لیا۔ ظہر وعصر دونوں نمازیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جمع پڑھا کر واپس گھر تشریف فرما ہوئے۔ خاکسار

ساڑھے چار بجے بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تقریر کے لئے جلسہ گاہ تشریف فرما ہوئے اور ساڑھے چھ بجے حضور واپس رہائش گاہ تشریف فرما ہوئے۔ خاکسار

ساڑھے نو بجے رات ملاقاتیں شروع ہوئیں اور 11:45 کو ختم ہوئی۔

رات کے بارہ بجے خاکسار میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

17 / اپریل 1949ء جلسہ سالانہ ربوہ ضلع جھنگ تیسرا دن

صبح ساڑھے نو بجے سے ایک بجے بعد دوپہر تک عام ملاقاتیں ہوئی اور اڑھائی بجے نمازوں کے لئے حضور جلسہ گاہ تشریف فرما ہوئے۔ ظہر وعصر دونوں نمازیں جمع پڑھا کر واپس گھر تشریف فرما ہوئے۔ نمازوں کے پہلے حضور زنانہ رہائش گاہ تشریف فرما ہوئے۔ کارکن لجنہ کے ہمراہ ہر ایک سے کھانے وغیرہ کے بارے دریافت فرماتے رہے۔ پھر پھرا کر حضور گھر تشریف لائے۔

خاکسار

4:15 بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آخری تقریر کے لئے تشریف لائے۔ 7 بجے شام تقریر حضور نے ختم فرما کر دعا فرمائی اور جلسہ میں شامل ہونے والوں کو الوداع کہا اور واپس گھر تشریف لائے۔

خاکسار

نماز مغرب وعشاء جہاں ملاقاتیں تھیں وہاں جمع پڑھا کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

خاکسار

9 بجے شام سے عام ملاقاتیں شروع ہوئی اور بارہ بجے رات تک ہوتی رہیں۔
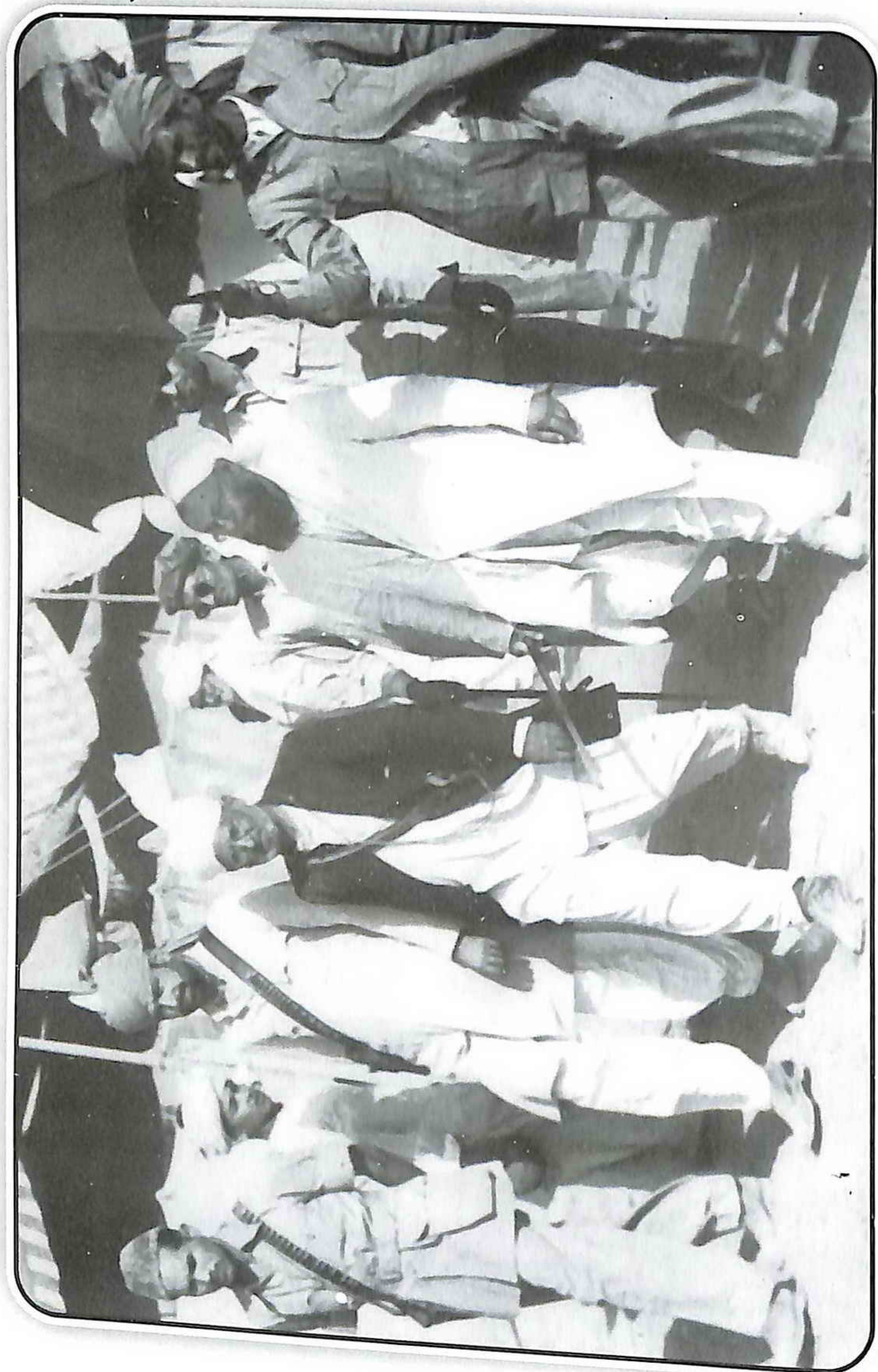
ربوہ کا پہلا جلسہ سالانہ منعقدہ 15/اپریل 1949ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ مکرم میاں خوشی محمد صاحب باڈی گارڈ (چھتری تھامے ہوئے)

18-4-49 مرکز ربوہ ضلع جھنگ

20-4-49 کو خاکسار نے اپنا سامان وغیرہ اسٹیشن کے پاس جو بیرکیں مہمانوں کے لئے تیار کی گئی تھیں وہاں لایا۔ کیونکہ حضور نے فرمایا تھا کہ جو بیرکیں مہمانوں کے لئے تیار کرائی گئی تھیں وہ مکانوں کی صورت میں تبدیل کرائی جائیں گی۔ ان بارکوں میں وہ شخص رہائش کے حقدار ہیں جو صدر انجمن احمدیہ کے کارکن یا وہ عورتیں جنہوں کے مرد قادیان حفاظت مرکز میں ہیں۔ اسی اعلان کے دوران میں حضور نے فرمایا جہاں جہاں لوگ بیٹھیں کپڑے یا اینٹوں کا پردہ کرلیں جس وقت یہ مکانوں کی صورت ہوں گی پھر وہ مکانوں میں رہائش اختیار کرلیں۔ میں نے اپنے بال بچے ایک بیرک کے درمیان بٹھادئے اور دو چار پائیاں ہم لاہور سے لائے تھے ان کو ٹھیک ٹھاک کر کے دے دیں۔ ایک طرف اینٹوں کا پردہ کیا۔ ایک طرف چٹائیوں کا پردہ کیا۔ بیرکوں کے چھت پر صرف سرکنڈہ اور معمولی سی مٹی جو کہ ہوا کے ساتھ سرکنڈہ اُڑ نہ جائے ڈالی ہوئی تھی اور میں ان کو یہاں چھوڑ کر 21-4-49 کو گاڑی پر ربوہ سے لاہور اہل بیت کے ساتھ چلا گیا۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

لاہور کو واپسی

21-4-49 کو قریباً ساڑھے تین بعد دوپہر کی گاڑی پر اہل بیت سوار ہوئے۔ ان دنوں میں جلسہ کی آمد ورفت کی وجہ سے بھیڑ بہت تھی۔ اور یہاں گاڑی بھی تھوڑی دیر ٹھہرتی تھی کہ سواریاں جلدی جلدی سوار ہو جاتی۔ چونکہ ہمارا قافلہ ماشاءاللہ بہت تعداد میں ہوتا ہے اور سامان بھی کافی ہوتا ہے اس لئے ہم نے سامان رکھنا سواریاں بٹھانے میں کچھ دیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے کچھ سامان ہمارا اسٹیشن پر رہ گیا۔ جو کہ ہمیں یاد سے بھول گیا جب گاڑی چل پڑی تو ہمیں یاد آیا کہ ہمارا کھانا رہ گیا ہے۔ میں نے بلند آواز سے کہا کہ ہمارا کھانا رہ

گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اسٹیشن پر تشریف فرما تھے۔ حضور نے ڈرائیور انور حسین کو فرمایا کہ کار پر کھانا لے جاؤ اور چنیوٹ گاڑی ٹھہرے گی وہاں کھانا پہنچا دیں۔ ایسا ہی ہوا کھانا چنیوٹ ہمیں مل گیا۔ ہم نے سنا ہے جب تک واپس انور حسین ڈرائیور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اطلاع نہیں دی اس وقت تک اسٹیشن پر ٹہلتے رہے اور اُسی دن ربوہ اسٹیشن پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ٹہلتے ٹہلتے یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے:

جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب
پاؤں کے نیچے سے میرے پانی بہا دیا

اتنی دیر کے بعد انور حسین نے واپسی اطلاع دی کہ حضور کھانا پہنچا آیا ہوں۔ حضور اسٹیشن پر سے گھر تشریف لے آئے اور ہماری گاڑی لائل پور سے تبدیل ہوئی۔ ساڑھے دس بجے رات اہل بیت خیر خیریت سے رتن باغ لاہور پہنچ گئے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کار پر ربوہ سے لاہور تشریف فرما ہوئے۔

خاکسار میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ساڑھے دس بجے رات رتن باغ لاہور 21-4-49

19-4-49 کو میں نے چھٹی کی درخواست کی کیونکہ خاکسار کی لڑکی احمد نگر ضلع جھنگ سے علاج کے لئے لاہور آئی ہوئی تھی اور علاج میو ہسپتال سے کراتی تھی۔ حضور کی تیاری سفر سندھ و کوئٹہ کی ہوگئی اس لئے میں نے یہ سمجھا کہ اکیلی یہاں نہیں رہ سکتی۔ میں نے پندرہ دن کی رخصت لے لی۔ خاکسار رتن باغ لاہور

20-5-49 بروز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ لاہور پڑھا خاکسار رتن باغ لاہور

21-5-49: سفر سندھ و کوئٹہ رتن باغ لاہور سے

رتن باغ لاہور سے خادمات کی روانگی 7:20 بجے صبح ہوئی اور گاڑی پلیٹ فارم پر تیار کھڑی تھی ان کو گاڑی پر بٹھایا اور سیدنا حضرت مصلح موعود اور اہل بیت کی 8:45 بجے رتن باغ

لاہور سے کاروں پر روانہ ہوئے اور گاڑی اسٹیشن سے 9:25 پر روانہ ہوئی۔ خاکسار نے حضور سے مصافحہ کیا۔ حضور نے مجھے فرمایا کہ تم نہیں جا رہے۔ میں نے عرض کی کہ حضور میری لڑکی بیمار ہے۔ میں نے پندرہ دن کی رخصت لی ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ اچھا۔ آدھا قافلہ سندھ اور آدھا کوئٹہ جائے گا۔ حضور پُر نور نے دعا فرمائی اور گاڑی روانہ ہوئی۔ جماعت احمدیہ لاہور نے نعرہ اللہ اکبر کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کو الوداع کیا اور خاکسار واپس رتن باغ لاہور آ گیا۔

خاکسار رتن باغ لاہور

22-5-49 کو خاکسار اور لڑکی ساڑھے بارہ بجے رتن باغ لاہور سے ٹانگے پر اسٹیشن پر آیا۔ 1:45 بجے بعد دوپہر گاڑی لاہور اسٹیشن سے روانہ ہوئی جو سیدھی سرگودھا جاتی ہے۔ لائل پور تبدیل نہیں ہوتی اس پر ہم سوار ہوئے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کرم سے دونوں آٹھ بجے رات ربوہ پہنچ گئے۔

خاکسار ربوہ ضلع جھنگ

23-5-49 کو صبح خاکسار نے ربوہ شہر کی سیر شروع کی۔ دیکھا کہ بارکوں کی چھتیں مزدور اتار رہے ہیں۔ جس کی چھت اتارتے وہ ہی مکان کی صورت بناتے۔ چھوٹے چھوٹے کمرے تیار کرتے۔ ایک طرف کرتے جاتے دوسری طرف لوگ داخل ہوتے جاتے اور امور عامہ کی نگرانی میں تقسیم ہوتے تھے۔ ان ایام میں ایک دو کمرے شہتیر کمزور ہونے کی وجہ سے گر بھی گئے تھے۔ جانی کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ربوہ میں دودھ دہی گوشت پرچون حجام ٹیلر ماسٹر کپڑا کی معمولی سی دوکانیں تھیں اور گندم چار سیر ملتی تھی۔ باہر کے لوگ یعنی غیر احمدی بڑی حیرانگی سے ربوہ کی بستی کو دیکھتے تھے۔

(خاکسار ربوہ 23-5-49)

کہ اس جگہ کئی لوگ آئے، شہر بسائے مگر ناکامی کی حالت میں چھوڑ کر چلے گئے۔ یہاں کلّر ایسا تھا کہ یہاں سبز گھاس بھی نظر نہ آتا۔ بے آباد جنگل خشک پہاڑ، اردگرد کے لوگ دودھ

کم بیچتے آہستہ آہستہ ہر چیز فروخت کرنے لگے۔ یہ علاقہ جنگل ہوتا تھا۔ انگریزوں کے زمانے یہ علاقہ آباد ہوا۔ مختلف علاقوں کے لوگ اِدھر آباد ہوئے۔ احمدیت کی یہاں کوئی خاص سمجھ نہ رکھتے تھے۔ غیر احمدی علماء نے ہمارے برخلاف بہت گند پھیلایا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے۔ انہوں نے اَور نبی بنالیا ہے۔ اس طرح کے کئی برخلاف عقائد پھیلائے ہوئے تھے۔ یہ لوگ پیر پرست زیادہ تر تھے۔

خاکسار ربوہ ضلع جھنگ

ربوہ 31-5-49 کو صبح 8 بجے بارش شروع ہوئی۔ بارش اتنی ہوئی کہ چھت جو بارکوں کے تھے ٹپکنے لگے اور جو سامان اندر مکانوں سنبھال کر رکھے تھے سب خراب ہو گئے۔ یہ بارش کوئی آدھ گھنٹہ تک ہوتی رہی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا افضل ہوا کہ صبح کا وقت تھا۔ رات ہوتی تو کچھ بھی نہ سنبھال سکتے۔ خاکسار ربوہ

خاکسار کی روانگی ربوہ سے کوئٹہ

3-6-49 کو میری رخصت ختم ہوگئی تھی۔ میں صبح کی گاڑی پر جو ربوہ سے آٹھ بجے چلتی ہے، سوار ہوا۔ یہ گاڑی لائل پور جا کر تبدیل ہو جاتی ہے۔ میں لائل پور اسٹیشن پر بیٹھا رہا۔ بارہ بجے دن لائلپور سے ٹکٹ خریدا جس کی قیمت 17/4 روپے تھی لائل پور سے کوئٹہ تک درجہ دوم۔

3-6-49 کو پانچ بجے بعد دوپہر گاڑی لائل پور سے روانہ ہوئی اور ملتان شہر رات بارہ بجے میں گاڑی سے اُتر پڑا۔ کیونکہ یہ گاڑی کوئٹہ کو نہیں جاتی۔ خاکسار نے رات اسٹیشن پر گزاری۔ صبح کو چھ بجے شہر ملتان سے کوئٹہ میل پر بیٹھ گیا۔ جس نے بارہ بجے دوپہر 5-6-49 کوئٹہ پہنچا دیا اور خاکسار خیر خیریت سے یارک ہاؤس لٹن روڈ پہنچ گیا اور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکریٹری کو اطلاع کر دی کہ خاکسار حاضر ہو گیا۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی 5/6/49 کوئٹہ یارک ہاؤس لٹن روڈ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر سندھ سے کوئٹہ

23-6-49 کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سفر سندھ سے کوئٹہ تشریف لائے۔ حضرت مصلح موعود ساڑھے چار بجے بعد دوپہر کوئٹہ میل پر تشریف فرما ہوئے۔ حضور کی آمد کی اطلاع پر جماعت احمدیہ کوئٹہ اسٹیشن پر موجود تھی۔ امیر جماعت احمدیہ نے حاضرین کو صفوں میں کھڑا کیا تھا۔ جب حضور گاڑی سے اُترے تو جماعت نے نعرہ اللہ اکبر سے بلند آواز سے استقبال کیا۔ سیدنا حضرت مصلح موعود نے سب حاضرین کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ کار پر حضور اہل بیت سمیت قافلہ خیر خیریت سے یارک ہاؤس لٹن روڈ تشریف فرما ہوئے۔ کوٹھی کے دروازے پر جو احباب کھڑے تھے انہوں نے بھی مصافحہ کیا۔ ان میں سے ایک خاکسار بھی تھا۔ حضور پُرنور اپنے منتخب کمرہ میں تشریف فرما ہوئے۔ طبیعت کچھ سفر کی تھکان کی وجہ سے ناساز تھی۔ نماز عصر میں تشریف نہ لا سکے۔ نماز ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے پڑھائی۔

خاکسار یارک ہاؤس کوئٹہ

23-6-49 کو حضور کی آمد پر جماعت کوئٹہ نے چائے اور شام کے کھانے کی دعوت پیش کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ سب حاضرین قافلہ اس دعوت میں شامل تھے۔

خاکسار لٹن روڈ کوئٹہ پانچ بجے شام

24-6-49 بروز جمعہ مبارک

نماز جمعہ حضور نے یارک ہاؤس لٹن روڈ پڑھائی۔ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا نبیوں کی جماعتوں کو ابتلا ضروری آیا کرتے ہیں۔ یا ضرور آتے ہیں۔ کوئٹہ میں دیکھ لو۔ ڈاکٹر میجر محمود صاحب کی شہادت اس لئے ہوئی کہ احمدی جماعت میں شامل ہے۔ یہ مثال پیش کر کے فرمایا کہ ایک شہید ہوا اللہ تعالیٰ نے اس کے ایک کے بدلے میں کتنے ڈاکٹر دیئے ہیں۔ حضور نے فرمایا پہلے حساب سے گیارہ زائد ڈاکٹر شامل ہوئے ہیں۔ اسی طرح پہلوں کی

مثالیں دے کر اللہ تعالیٰ ہمیں آگاہ کرتا ہے کہ تم فکر مت کرو اسی موضوع پر حضور نے تقریر فرمائی اور نماز جمعہ پڑھا کر گھر تشریف فرما ہوئے۔

خاکسار یارک ہاؤس لٹن روڈ

24-6-49 نماز عصر و مغرب وعشاء حضور نے پڑھائی۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل کرم سے اچھی ہے آج بھی کھانا جماعت کی طرف سے تھا۔ خاکسار

25-6-49 کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز ظہر و عصر و مغرب کے وقتوں میں تشریف فرماتے رہے۔ نماز عشاء کو حضور کی طبیعت ناساز ہوگئی اس لئے نماز میں تشریف نہ لا سکے۔ کھانا صبح و شام جماعت کی طرف سے تھا۔ خاکسار یارک ہاؤس

26-6-49 کو نماز ظہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پڑھا کر مسجد یارک ہاؤس میں تشریف فرما رہے۔ نماز کے بعد ایک شخص نے بیعت کی۔ حضور مجلس میں رونق افروز رہے۔ نماز عصر پڑھا کر حضور گھر تشریف فرما ہوئے۔ نماز مغرب وعشاء میں تشریف نہ لا سکے کیونکہ حضور کی طبیعت ناساز تھی۔

خاکسار یارک ہاؤس

27-6-49 کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طبیعت ناساز رہی۔

خاکسار یارک ہاؤس

30-6-49 کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ عام ملاقاتیں فرماتے رہے اور طبیعت ناساز رہی۔

خاکسار

1-7-49 کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ یارک ہاؤس لٹن روڈ پڑھایا۔ سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ روزہ اندرونی بیماریوں کا علاج ہے۔ روزہ کی مصلحت پر تقریر فرمائی۔ نماز جمعہ کے بعد حضور مجلس میں رونق افروز رہے اور ایک شخص نے بیعت کی۔ خاکسار

2-7-49 کو قریباً دس بجے صبح ملاقاتیں ہوتی رہیں طبیعت ناساز رہی۔ خاکسار

3-7-49 کو صبح دس بجے سے ملاقاتیں شروع ہوئی۔ ایک بجے بعد دوپہر ملاقاتیں ختم

ہوئیں۔ نماز ظہر میں تشریف لائے۔ نماز عصر پڑھا کر حضور مجلس میں رونق افروز رہے۔ جب حضور گھر کی طرف تشریف فرما ہوئے تو خاکسار نے مولوی غلام احمد مبشر مولوی فاضل مبلّغ عدن کیلئے درخواست دعا کی۔
خاکسار یارک ہاؤس کوئٹہ

4-7-49 کو صبح ملاقاتیں ہوئی۔ نماز ظہر و عصر کے وقتوں میں تشریف فرماتے رہے۔ مغرب و عشاء میں تشریف نہ لا سکے کیونکہ حضور کی طبیعت ناساز تھی۔
خاکسار

5-7-49 کو صبح ملاقاتیں دس بجے سے ایک بجے دوپہر ختم ہوئی۔ نماز ظہر حضور نے پڑھائی۔ نماز عصر بھی حضور نے پڑھائی۔ دوسرے وقتوں میں تشریف نہ لا سکے کیونکہ دردنقرس اور زکام بخار تھا۔
خاکسار کوئٹہ

6-7-49 کو صبح دس بجے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ایک بجے دوپہر تک ملاقاتیں نماز ظہر میں تشریف لائے۔ نماز عصر بھی حضور نے پڑھائی۔ دوسرے وقتوں میں تشریف نہ لا سکے کیونکہ دردنقرس بخار سر درد تھا۔
خاکسار یارک ہاؤس کوئٹہ

7-7-49 کو صبح ملاقاتیں دس بجے شروع ہوئیں ایک بجے دوپہر ملاقاتیں ختم ہوئیں۔ حضور کی صحت دردنقرس زکام سر درد سے ناساز رہی اس لئے نمازوں میں تشریف نہ لا سکے۔
خاکسار

8-7-49 کو سیدنا حضور نے خطبہ جمعہ یارک ہاؤس لٹن روڈ میں پڑھا۔
خاکسار

9-7-49 کو صبح دس بجے ملاقاتیں۔ ایک ڈیڑھ بجے ختم ہوئیں۔ حضور کی طبیعت ناساز رہی۔ نمازوں میں تشریف نہ لا سکے۔
خاکسار

10-7-49 کو صبح دس بجے سے ملاقات اور ایک بجے ڈیڑھ بجے ملاقاتیں ختم ہوئیں۔ دردنقرس پاؤں میں تھی اس لئے نمازوں میں تشریف نہ لا سکے۔
خاکسار

11-7-49 کو ملاقاتیں۔ دردنقرس۔ نمازوں میں تشریف نہ لا سکے۔
خاکسار

49-7-12، 13، 14۔ ملاقاتیں۔ حضور کی صحت ناساز رہی۔ خاکسار

49-7-15 جمعہ۔ حضور نے خطبہ جمعہ یارک ہاؤس لٹن روڈ پڑھایا۔ حضور نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا حضرت آدم سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے نبی آئے سرورِ کائنات کیلئے راستہ صاف کیا۔ اس پر حضور نے تقریر فرمائی۔ نماز جمعہ پڑھا کر گھر تشریف فرما ہوئے۔ حضور کی طبیعت ناساز رہی۔ خاکسار

49-7-16، 17، 18، 19۔ حضور کی طبیعت ناساز رہی۔ خاکسار

49-7-20 کو حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اچھی تھی۔ حضور نے آج روزہ رکھا اور نماز ظہر وعصر حضور نے پڑھائی۔ خاکسار

49-7-21 کو طبیعت اچھی رہی۔

49-7-22 کو جمعہ یارک ہاؤس لٹن روڈ حضور نے پڑھائی۔ خاکسار

49-7-23 کو صبح دس بجے سے ملاقاتیں شروع ہوئیں اور ساڑھے گیارہ بجے دوپہر تک ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ نماز مغرب حضور نے پڑھا کر ایک جنازہ پڑھا۔ خاکسار

49-7-24، 25، 26، 27۔ کو حضور نمازوں میں تشریف نہ لا سکے کیونکہ درد نقرس پاؤں میں شروع ہو گئی۔ خاکسار

عیدالفطر

49-7-28 کو عید فطر یارک ہاؤس لٹن روڈ کوئٹہ پڑھی گئی۔ صبح آٹھ نو بجے کے قریب عید فطر حضور نے کوٹھی پر پڑھائی۔ حضور نے خطبہ میں فرمایا کہ زندہ قومیں ہمیشہ قربانی سے زندہ ہوتی ہیں۔ مجھے درد نقرس پاؤں میں ہے جس کی وجہ سے میں کھڑا ہو کر تقریر نہیں کر سکتا میں بیٹھ کر ہی کچھ بیان کر سکتا ہوں۔ حضور کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ فرمایا کہ عید سب فرقوں میں ہوتی ہے۔ مگر دوسرے فرقے صرف دعویدار ہیں۔ خدا تک پہنچا نہیں سکتے۔ اسلام ہی ایک ایسا

مذہب ہے جو کہ خدا تک پہنچا سکتا ہے۔اصلی عید صرف مسلمان کی ہے۔جو کہتے ہیں کہ خدا مل گیا جن کا دعویٰ ہے کہ خدا مل گیا۔اس پر حضور نے تقریر فرمائی۔ خاکسار

29-7-49 بروز جمعہ حضور نے خطبہ میں فرمایا کہ زندہ قومیں ہمیشہ قربانی سے زندہ ہوتی ہیں۔کابل میں ہمارے آدمی شہید ہوئے۔اور ہم نے اُس کی طرف دیکھا بھی نہیں جماعت کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔اور کئی اہم واقعات کی طرف آگاہ فرمایا۔ خاکسار

29-7-49 بروز جمعہ بوقت چھ بجے بعد دوپہر خدام الاحمدیہ کا جلسہ یارک ہاؤس منعقد ہوا۔جس میں غیر احمدی احباب بھی شامل تھے۔اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی شمولیت فرمائی۔

حضور نصیحتیں فرماتے رہے۔فرمایا کہ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنا چاہئے۔حضور نے فرمایا کہ کسی کو ماں باپ کا خط آئے اور خود نہ پڑھنا جانے تو کسی دوسرے کے پاس جا کر پڑھاتا ہے۔جب تک دل تسلی نہ پکڑے بیٹھتا نہیں۔اور سیدنا حضرت مصلح موعود نے اپنا دعویٰ قرآن مجید سے پیش فرمایا۔

خاکسار 29-7-49 شام

30-7-49 کو حضور کی طبیعت ناساز رہی۔خاکسار

31-7-49 کو حضور نے نماز ظہر پڑھائی اور طبیعت ناساز رہی۔

1-8-49 کو حضور کی صحت ناساز رہی اور 2-8-49، 3-8-49، 4-8-49 حضور کی صحت ناساز رہی۔خاکسار شام 9 بجے۔ساڑھے چار بجے بارش۔

5-8-49 کو حضور نے نماز جمعہ یارک ہاؤس لٹن روڈ پڑھائی۔سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے اِنَّ صَلٰوتِی وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کی تفسیر فرمائی۔نماز جمعہ پڑھا کر حضور تشریف لے گئے۔حضور کی طبیعت ناساز ہوگئی۔

نماز عصر ڈاکٹر حشمت اللہ پڑھائی۔اور ساڑھے چار بجے شام بارش ہوئی۔ہمارے

خیموں میں پانی ڈیڑھ انچ کھڑا ہو گیا۔ خاکسار

6-8-49 کو حضور کی صحت ناساز رہی۔ بارش خوب ہوئی۔

7-8-49 کو حضور نماز ظہر وعصر کے وقت تشریف لائے۔ اور چھ بجے شام حضور نے میجر بشیری کو چائے کی دعوت دی۔ تشریف لائے اور رات کے گیارہ بجے تشریف لے گئے۔

خاکسار

9،8-8-49 کو ملاقاتیں ہوئی۔ حضور کی طبیعت ناساز رہی۔

10-8-49 کو حضور سیر کے لئے اوڑک تشریف فرما ہوئے۔ صبح کاروں اور بسوں کا انتظام جماعت کوئٹہ نے کیا ہوا تھا۔ کوٹھی پر لے آئے۔ کاروں میں حضور اور اہل بیت اور جماعت احمدیہ کے آفیسر صاحب اور بسوں میں کارکن وغیرہ بیٹھ گئے۔ صبح ساڑھے نو بجے قافلہ پارک ہاؤس لٹن روڈ سے روانہ ہوا۔ پہلے حضور ایدہ اللہ اور اہل بیت کی کاریں روانہ ہوئی۔ ان کے پیچھے ڈاکٹر غفور الحق صاحب اور وکیل کرم الٰہی صاحب وغیرہ روانہ ہوئے۔ چلتے چلتے بسیں ہماری پیچھے رہ گئیں۔ شہر سے نکلتے وقت قافلہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ حضور ایدہ اللہ اور ڈاکٹر غفور الحق تو مقام اوڑک پہنچ گئے۔ اور باقی قافلہ جس میں خاکسار تھا یہ پیچھے رہ گیا۔ رھبری ہماری بسوں کی ضیاء الحق صاحب ڈاکٹر صاحب غفور الحق کے بھائی کر رہے تھے۔ یہ ہمیں جھیل ھنہ لے گئے۔ یہ بھی ایک قدرتی نظارہ دلربا نظر آتا ہے۔ یہاں ایک پُل ہے جو کہ قدرتی پانی یعنی بارش زیادہ ہو اور پانی کو باہر نکالا جائے یہ سب دیکھ کر ہم بھی گیارہ بجے اوڑک پہنچ گئے۔

سیدنا اہل بیت مقام اوڑک گھنے درختوں کے سایہ میں تشریف فرما ہوئے۔ دوسرے لوگ دوسری جگہ بیٹھ گئے اور حضور کے لئے جگہ تُوت کے نیچے واٹر کے کنارے پر تجویز کی گئی وہاں دری بچھا کر تکیہ لگایا گیا۔ حضور تھوڑی دیری کے بعد تجویز جگہ پر تشریف فرما ہوئے۔ ملک عمر علی صاحب سے حضور گفتگو فرماتے رہے۔ جماعت کوئٹہ کی طرف سے کھانے وغیرہ کا انتظام تھا۔ پہلے شربت حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس کے بعد پھل سب نے

کھایا۔اس کے دوران گفتگو ملک صاحب سے شروع رہی۔ دو بجے دو پہر کے بعد حضور نے نماز پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ چوہدری محمد اسحاق نے آذان دی۔ حضور نے وضو کیا۔ نماز ظہر حضور نے دوگانہ پڑھائی۔ نماز کے بعد کھانا دوپہر اسی جگہ کھایا گیا۔ جہاں نماز ادا فرمائی گئی۔کھانے کے بعد بھی عام گفتگو شروع رہی۔

پانچ بجے نماز عصر حضور نے دوگانہ پڑھائی۔ اس نماز میں اذان غلطی سے رہ گئی۔ واپس کوئٹہ آنے کی تیاری کا حضور نے ارشاد فرمایا۔ ناشتہ چائے کر کے اوڑک سے ساڑھے چھ بجے روانہ ہوئے۔ حضور اہل بیت جھیل ھنہ تشریف فرما ہوئے اور باقی سڑک پر کھڑے رہے۔ جب حضور ھنہ سے واپس تشریف فرما ہوئے تو سب قافلہ آگے پیچھے روانہ ہوا۔ ساڑھے آٹھ بجے رات حضور اہل بیت خیر خیریت سے یارک ہاؤس لٹن روڈ تشریف فرما ہوئے۔ اس قافلہ میں سیر میں یہ احباب شامل تھے۔ حضور، اہل بیت، (حضرت اماں جان نہیں تھیں) دفتر سے میاں محمد یوسف پرائیویٹ سیکریٹری، شیخ مبارک احمد، محمد ظہور باجوہ، ڈاکٹر صاحب، مولوی عبدالرحیم درد صاحب، ...... مولوی محمد یعقوب صاحب، ملک عمر علی، محمد اشرف، پہریدار محمد اسحاق، خوشی محمد، غلام رسول صاحب تھے۔ علاوہ خادمات اور چپڑاسی شامل تھے۔ نماز مغرب عشاء ڈاکٹر صاحب نے پڑھائی۔

خاکسار 10/8/49 ساڑھے آٹھ بجے شام

12-8-49 بروز جمعہ حضور نے نماز جمعہ یارک ہاؤس لٹن روڈ میں ادا فرمائی۔ سورۃ فاتحہ کی تلاوت خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا کہ صرف رب کی عبادت کی جائے اس پر تقریر فرمائی۔ نماز جمعہ حضور نے ادا فرمائی اور نماز عصر بھی حضور نے پڑھائی۔ نماز مغرب میں حضور نے پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ الم تر کیف پھر دوسری رکعت میں قل اعوذ برب الناس پڑھی۔ نماز عشاء بھی حضور نے پڑھائی پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ الحمد شریف کے بعد سورۃ وَالضُحیٰ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد والتین والزیتون پڑھی۔ یہ سورتیں حضور نمازوں

میں پڑھا کرتے تھے۔ خاکسار لٹن روڈ کوئٹہ

17-8-49 بروز بدھوار حضور نے نماز ظہر وعصر علیحدہ علیحدہ وقتوں میں پڑھائی۔ نماز مغرب وعشاء جمع پڑھائی تھیں۔ کیونکہ شہر کوئٹہ کے اور چھاؤنی کے بڑے بڑے آفیسروں اور امراء کو حضور نے دعوت میں بلوایا ہوا تھا۔ اس لئے نمازیں جمع ہوئیں۔ 8 بجے شام کو دعوت کھانا شروع ہوئی۔ اس دعوت میں احمدی اور غیر احمدی آفیسر شامل تھے۔ حضور نے کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد حضور نے تقریر فرمائی۔ جس میں بہت سا خاصا اثر لے کر گئے۔ رات کے گیارہ بجے تک دعوت کا زور رہا۔

خاکسار لٹن روڈ کوئٹہ

18-8-49 بروز جمعرات مستورات نے جلسہ منعقد یارک ہاؤس لٹن روڈ میں کیا۔ لجنہ نے اس جلسہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعوت دی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریر فرمائی کہ عورتیں روحانی اور جسمانی طاقتیں اپنے اندر جذب کریں اور عورتیں بھی تبلیغ کرنے کا انتظام کریں۔ سات بجے شام جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ نماز عصر حضور نے ساڑھے پانچ بجے پڑھائی۔ خاکسار

19-8-49 بروز جمعہ حضور نے خطبہ میں تلاوت اِنَّ صَلوٰتِی وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کی کی اور فرمایا کہ جب بیت المقدس پر حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم قابض ہوئے اور یہود نکلنے لگے جو ٹیکس وصول کیا ہوا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو واپس کر دیا۔ اس پر یہود بڑے متاثر ہوئے۔ یہ نمونہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کے زمانہ کے بعد آج تک کسی حکومت نے ایسا نہیں کیا۔ جو آیات حضور نے تلاوت فرمائی تھیں اس کی تشریح فرماتے رہے۔ نماز کے بعد حضور تشریف لے گئے۔ نماز مغرب حضور نے پڑھائی۔ چھ بجے شام کے بعد کوئٹہ کے اخباری نمائندوں کی مجلس میں حضور نے تقریر فرمائی۔

خاکسار کوئٹہ

21-8-49 بروز اتوار یارک ہاؤس لٹن روڈ میں جلسہ عام ہوا۔ صبح دس بجے سے ڈیڑھ

بجے تک عام ملاقاتیں۔ نماز ظہر و عصر حضور نے علیحدہ علیحدہ وقتوں میں پڑھائی۔ چھ بجے شام کو حضور نے تقریر فرمائی۔ تقریر کا عنوان اسلام اور مغربی تہذیب پر تھی۔ سننے والوں کی حاضر چار پانچ سو تھی۔ غیر احمدی احباب بھی کثرت سے شامل تھے۔ بڑی خاموشی کے ساتھ تقریر سنتے رہے۔ اچھا اثر لے کر گئے۔ تقریر آٹھ بجے شام ختم ہوئی اور نماز مغرب حضور نے پڑھائی۔

خاکسار

2-9-49 بروز جمعہ حضور نے تلاوت سورۃ فاتحہ کے بعد اِنَّ صَلٰوتِی وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کی چوتھی تشریح فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ جو کام اللہ تعالیٰ کے نام پر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد فرماتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی ہوئی کہ آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس جانا چاہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ میرا مقصد اللہ تعالیٰ کو ملنا ہے۔ اسی طرح تقریر فرماتے فرماتے تقریر کو ختم کیا۔ نماز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔

کوئٹہ سے لاہور

4-9-49 کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کوئٹہ سے واپسی لاہور بروز اتوار صبح سامان وغیرہ جوں جوں سپرد تھا مزدوروں کے ذریعے اسٹیشن پر لایا گیا۔ 8 بجے صبح شیخ عبدالعزیز صاحب عرف ملتانی نے خاندان نبوت کے علاوہ ہر ایک کو ایک ایک سیر صابن کپڑے دھونے والا نذرانہ کے طور پر پیش کیا گیا۔ ان کے اخلاص اور محبت کا اندازہ نہیں لگ سکتا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا اپنے فضل و کرم سے عنایت فرمائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک گاڑی کا ڈبہ ریزرو تھا۔ اس میں حضور کا سامان رکھا گیا۔ باقی جوں جوں کسی کا تھا۔ ان کے کمرہ میں رکھا گیا۔ جماعت کوئٹہ اسٹیشن پر الوداع کے لئے آئی ہوئی تھی۔ حضور نے گاڑی پر سب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ کوئٹہ اسٹیشن سے گاڑی دو بجے بعد دوپہر روانہ ہوئی۔ جماعت نے نعرہ اللہ اکبر کے ساتھ

الوداع کیا۔ چھ بجے گاڑی مچھ پہنچی۔ یہاں اسٹیشن پر ملک کرم الٰہی وکیل نے چائے پیش کی۔ حضور نے دعا فرمائی۔ خان پور صبح چائے پی۔ سکھر روہڑی رات 3 بجے پہنچی اور صبح ساڑھے چار بجے روانہ ہوئی۔ لودھراں 1:15 بجے دوپہر ملتان کی جماعت نے کھانا دوپہر پیش کیا۔ منٹگمری جماعت نے ساڑھے نو بجے چائے پیش کی۔ خاکسار نے مختصر حالات تحریر کئے ہیں۔ جو کہ پیش آئے۔ ساڑھے سات بجے شام گاڑی اسٹیشن لاہور پہنچی۔ جماعت لاہور حضور کے استقبال کے لئے اسٹیشن پر آئی ہوئی تھی۔ حضور کی آمد پر نعرہ اللہ اکبر سے استقبال کیا۔ حضور اہل بیت کاروں پر رتن باغ لاہور سب قافلے سمیت خیر خیریت پہنچ گئے۔

خاکسار رتن باغ لاہور گیارہ بجے شام

7-9-49 کو حضور نے نماز مغرب رتن باغ کے صحن میں ادا فرمائی۔

14-9-49 کو بروز بدھ وار ربوہ میں ڈاک خانہ کھل گیا۔

خاکسار رتن باغ لاہور باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

19-9-49 مستقل رہائش کے لئے لاہور سے ربوہ روانگی

صبح آٹھ بجے حضور اہل بیت کاروں پر سوار ہوئے اور ایک بجے بعد دوپہر ربوہ تشریف فرما ہوئے۔

مستقل رہائش خاکسار میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت ایدہ اللہ تعالیٰ ربوہ ضلع جھنگ

20-9-49 بروز منگل وار...... میں جب ربوہ سے روانہ ہوا تھا تو میں بیوی بچوں کو چھپر کی صورت میں بارکوں میں چھوڑ گیا تھا۔ جب میں ربوہ آیا تو اللہ تعالیٰ کے اپنے فضل وکرم سے ان کو دو کمرہ اور اس کی چار دیواری کے اندر دیکھا۔ الحمد للہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ایسا نہیں ہوتا۔ ابھی تک ایسے سرکردہ احباب ہیں جن کو مکان میسر نہیں آرام سے رہنے لگے۔

خاکسار ربوہ

21-9-49 کو حضور بدھ وار ربوہ سے کار پر صبح دس بجے لاہور روانہ ہوئے اور باقی قافلہ صبح آٹھ بجے کی گاڑی پر روانہ ہوا۔ حضور رتن باغ لاہور اڑھائی بجے تشریف فرما ہوئے اور دوسرا قافلہ گاڑی والا 2 بجے دوپہر رتن باغ پہنچ گیا۔ باورچی ساتھ نہیں تھا۔ کھانا خود بازار سے جا کر کھاتے تھے۔ 2 روپے فی یومیہ کے حساب سے صدر انجمن احمدیہ ہمیں ادا کرتی ہے یہ الاؤنس سفر خرچ ہے۔

29-9-49 بروز جمعرات حضور کار پر رتن باغ لاہور سے دس بجے صبح روانہ ہوئے ایک بجے دوپہر حضور مرکز ربوہ تشریف فرما ہوئے۔ دوسرا قافلہ گاڑی پر آٹھ بجے شام ربوہ پہنچ گیا۔

خاکسار ربوہ

1-10-49 کو صبح 7 بجے ربوہ سے حضور کار پر لاہور روانہ ہوئے اور دوسرا قافلہ صبح آٹھ بجے گاڑی پر روانہ ہوا۔ حضور دس بجے رتن باغ لاہور تشریف فرما ہوئے اور دوسرا قافلہ گاڑی سے دو بجے بعد دوپہر رتن باغ لاہور پہنچا۔

خاکسار رتن باغ لاہور

بیت مبارک کا سنگ بنیاد

سوموار 3-10-49 کو سنگ بنیاد (بیت) مبارک کے لئے لاہور سے ربوہ حضور تشریف لائے۔ صبح قریباً دس بجے حضور کار پر لاہور سے روانہ ہوئے اور ایک بجے بروز سوموار بعد دوپہر حضور ربوہ تشریف فرما ہوئے اور ہم لاری پر پانچ بجے بعد دوپہر ربوہ پہنچے۔ یہ دن حج مبارک کا تھا۔ نماز عصر حضور نے (بیت) مبارک میں پڑھائی۔ جہاں بنیاد رکھنی تھی بہت سے احباب نزدیک دور شہر دیہاتوں کے یہاں جمع تھے۔ خاندان نبوت صف اول میں دوسری صف حضور (رفقاء)، تیسری صف وقف زندگی، چوتھی صف عام لوگوں کی تھی۔ اسی طرح صفوں میں حضور نے نماز ادا فرمائی۔ نماز کے بعد حضور بنیاد رکھنے میں مصروف ہوئے۔ پہلے حضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے سیمنٹ کے ساتھ بنیاد میں اینٹ نصب فرمائی اور ساتھ ساتھ دعا بلند آواز

سے پڑھتے اور دوسرے لوگ ساتھ ساتھ دہراتے جاتے تھے۔

حضور کے بعد (رفقاء) نے ایک اینٹ اپنے ہاتھ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ سے رکھائی۔ ہر ایک صف نے اسی طرح اینٹ اور گارہ حضور ایدہ اللہ کے ہاتھ مبارک سے رکھتے گئے۔ اور حضور نصب فرماتے گئے۔ (رفقاء) کے بعد خاندان مسیح موعود کے ہر ایک افراد نے گارہ اور اینٹ لاکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو لگانے کے لئے دیئے۔ سنگ بنیاد میں جو اینٹیں لگائی گئیں وہ حضرت مسیح موعودؑ کے مکان کی تھی۔ تبرک کے طور پر قادیان سے صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب لائے تھے۔

بلند آواز سے حضور دعائیہ کلمات پڑھتے جاتے۔ اور گارہ اینٹیں لگاتے جاتے۔ جب بنیاد رکھی گئی تو حضور نے دعا فرمائی۔ دعا کے بعد حضور نے تقریر فرمائی۔ اور اعلان فرمایا کہ (بیت) ربوہ کے لئے میری طرف سے اتنے روپے۔ پھر حضور نے خاندان نبوت کے افراد کا اعلان فرمایا۔ جب یہ اعلان ختم ہی نہیں ہوا تھا تو آواز پر آواز ہر طرف سے آنے لگی۔ حضور میرے اتنے میرے اتنے بارش کی طرح نقدی اور وعدے آنے لگے۔ تو حضور نے فرمایا اس وقت صرف جماعتوں کی طرف وعدہ لیا جائے گا۔ افراد محلے میں یا دفتر میں جا کر جمع روپے کرا کر رسید حاصل کریں۔ نماز مغرب کا وقت تنگ ہو رہا تھا۔ حضور نے فرمایا آپ حساب کریں کتنے روپے نقد اور وعدے آچکے ہیں۔ حساب کیا ہزار ہے۔ حضور نے نماز مغرب پڑھائی اور گھر تشریف فرما ہوئے۔

خاکسار میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بمقام ربوہ ضلع جھنگ تحصیل چنیوٹ بروز سوموار چاند کی 9 تاریخ 3 اکتوبر 1949ء دن حج

عید الاضحیٰ

4-10-49 کو عید الاضحیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے (بیت) مبارک جہاں بنیاد

رکھی تھی وہاں پڑھائی۔ حضور نے نماز عید کے بعد خطبہ فرمایا۔ فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی بیٹا اسماعیل کی پیش کرنا اور بیٹے کے قبول کرنے پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ حضور واپس گھر تشریف لے آئے اور قربانیاں کی گئی۔ حضور نے قربانی کا گوشت سب پہرے داروں وغیرہ کے گھروں تک پہنچانے کا انتظام فرمایا۔

خاکسار ربوہ عید کا دن

5-10-49 کو خاکسار نے (بیت) مبارک ربوہ کے لئے پانچ روپے دیئے اور ایک روپیہ محلّہ ب کی طرف سے (بیت) مبارک ربوہ کے نام پر دیا۔ خاکسار

5-10-49 کو گیارہ بجے بعد دوپہر ربوہ سے لاہور کاروں پر تشریف لے گئے۔ 2 بجے بعد دوپہر حضور رتن باغ لاہور تشریف فرما ہوئے۔ خاکسار

12-10-49 کو لاہور سے ربوہ صبح کار پر حضور چھ بجے رتن باغ سے روانہ ہوئے۔ دس بجے ربوہ تشریف فرما ہوئے۔ خاکسار ربوہ

15-10-49 کو حضور ربوہ سے لاہور کاروں پر ایک بجے بعد دوپہر روانہ ہوئے۔ دونوں کاریں آگے پیچھے روانہ ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ آگے آگے جا رہے۔ حضور نے فرمایا۔ میرا ٹیچی کیس اور کتابیں کہاں ہیں۔ کہا حضور پچھلی کار میں۔ حضور نے فرمایا کہ ہم آگے جا رہے ہیں اور میرا سامان پیچھے۔ ہمیشہ سفر میں اسی طرح ہوتا ہے۔ کار کھڑی کی اور حضور کا سامان دوسری کار سے نکال کر ہم نے اپنے پاس رکھ لیا۔ کار روانہ ہوئی۔ ڈیڑھ بجے دوپہر محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول چنیوٹ کے ہاں حضور تشریف فرما ہوئے۔ نماز ظہر وعصر حضور نے ہائی سکول میں جمع پڑھائی دوگانہ کی صورت میں۔ اڑھائی بجے ہائی سکول چنیوٹ سے روانہ ہوئے اور پانچ بجے لیڈی ہسپتال لاہور حضور تشریف فرما ہوئے کیونکہ اُم متین وہاں بیماری کی حالت میں داخل تھیں۔ آدھ گھنٹہ کے قریب حضور ہسپتال رہے اس کے بعد حضور رتن باغ تشریف فرما ہوئے۔ خاکسار رتن باغ لاہور

49-10-20 بروز جمعرات حضور لاہور سے ربوہ کاروں پر 9 بجے صبح روانہ ہوئے۔

ساڑھے بارہ بجے حضور سمیت قافلے تشریف فرما ہوئے۔ خاکسار ربوہ

49-10-22 کو حضور ربوہ سے لاہور کاروں پر صبح ساڑھے نو بجے روانہ ہوئے۔

ساڑھے بارہ بجے دوپہر رتن باغ لاہور خیر خیریت سے پہنچ گئے۔ خاکسار لاہور

49-10-28 بروز جمعہ حضور کاروں پر رتن باغ لاہور سے ربوہ سات بجے صبح روانہ ہوئے۔ دس بجے صبح حضور ربوہ تشریف فرما ہوئے۔ خاکسار باڈی گارڈ خلیفۃ المسیح الثانی

خدام الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع

49-10-30 کو خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ربوہ ضلع جھنگ میں پہلا

ظہر کی نماز حضور نے (بیت) میں پڑھائی۔ تین بجے حضور خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں تشریف فرما ہوئے۔ جب حضور اجتماع فرما ہوئے۔ تو فوجی خدام نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو رائفل کی فرجنٹی کے ساتھ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کی۔ حضور نے جواب بھی اسی طرح دیا۔ آگے چل کر جھنڈا خدام الاحمدیہ حضور ایدہ اللہ نے دست مبارک سے رسی پکڑ کر بلند کیا۔ اس کے بعد حضور نے خدام الاحمدیہ قائم کرنے کی غرض پر تقریر فرمائی۔

49-11-2 کو حضور ربوہ سے صبح ساڑھے آٹھ بجے کار پر لاہور تشریف لے گئے۔

خاکسار لاہور

7-11-49 کو حضور لاہور سے ربوہ پانچ بجے بعد دوپہر کار پر تشریف فرما ہوئے۔

خاکسار ربوہ

سفر سرگودھا

جلسہ 11-11-49 بروز جمعہ حضور ربوہ سے سرگودھا تشریف فرما ہوئے۔ صبح ربوہ سے حضور کار پر پرائیویٹ سیکریٹری درد صاحب کے علاوہ احباب سمیت سرگودھا صاحب خان نون کی کوٹھی پر تشریف فرما ہوئے۔ کھانے وغیرہ کا انتظام صاحب خاں نون نے اپنی کوٹھی پر ذاتی طور پر کیا ہوا تھا۔ دوپہر اور شام کے کھانے کا انتظام ان کے ہاں تھا۔ جلسہ کا انتظام کمپنی باغ میں قرار پایا گیا تھا۔ حضور کار پر کوٹھی سے 2 بجے جمعہ کے لئے کمپنی باغ میں تشریف فرما ہوئے۔ جلسہ کا انتظام خدام کے ذمہ تھا۔ ہر طرف خدام کھڑے تھے۔ حضور نے خطبہ سے پہلے دو رکعت سنّت اسٹیج کے اوپر گزاری۔ اس کے بعد حضور نے تلاوت سورۃ فاتحہ فرمائی اور فرمایا جمعہ مسلمانوں کی عید کا دن ہے۔ اس پر حضور نے تقریر فرمائی۔ نماز جمعہ حضور نے پڑھائی۔ بعد میں اعلان ہوا کہ چار بجے یہاں حضور کی تقریر ہوگی۔ اس کے بعد حضور کوٹھی پر تشریف فرما ہوئے۔

خاکسار 3 بجے بعد دوپہر کوٹھی صاحب خان نون سرگودھا

ساڑھے تین بجے بعد دوپہر حضور کوٹھی سے کار پر کمپنی باغ تشریف فرما ہوئے۔ اذان ہوئی۔ حضور نے نماز عصر دوگانہ جلسہ گاہ میں ادا فرمائی۔ حضور اسٹیج پر تشریف فرما ہوئے اور تلاوت قرآن مجید حافظ فتح محمد صاحب۔ بعد میں نظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑھی گئی۔ 4 بجے حضور کی تقریر شروع ہوئی۔ تقریر کا عنوان سمجھنے اور سوچنے کی باتیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں مجھے پہلی دفعہ تقریر کرنے کا موقع ملا ہے۔ اس لئے میرا مضمون سمجھنے اور سوچنے کی باتیں۔ اس پر حضور نے تقریر فرمائی۔ جلسہ کے گرد قناتیں تھی۔ حضور نے فرمایا کہ سامنے کی قناتیں اٹھا

دو۔قناتیں ہٹالی گئیں۔ بہت بھاری مجمع تھا۔کثرت سے لوگ غیر احمدی احباب اس جلسہ میں شامل تھے۔جلسہ پُرامن ختم ہوا۔5:45 تک تقریر ختم ہوئی۔مغرب کی اذان اسی جگہ ہوئی۔ حضور نے نماز مغرب وعشاء دوگانہ جمع پڑھائی۔حضور کار پر کوٹھی تشریف فرما ہوئے اور خاکسار دوسری کار پر ربوہ آٹھ بجے رات آ گیا۔سعادت احمد اشرف خاکسار کا چھوٹا بیٹا میرے ہمراہ تھا۔

23-11-49 بروز بدھ وار کار پر اُم متین کے ہمراہ ربوہ سے لائلپور روانہ ہوا۔محلّہ گورونانک پورہ

26-11-49 کو لائلپور سے واپس ربوہ

3-12-49 کو بروز ہفتہ حضور کار پر ربوہ سے لاہور روانہ ہوئے۔دس بجے صبح ہوئے اور ہم گاڑی پر ساڑھے تین بجے بعد دوپہر ربوہ سے سوار ہوکر 9 بجے شام لاہور پہنچے اور ٹانگے پر رتن باغ لاہور آئے۔ خاکسار رتن باغ لاہور

7-12-49 کو لاہور سے ربوہ سیّدہ ام متین کے ہمراہ کار پر گیارہ بجے صبح رتن باغ لاہور اور تین بجے بعد دوپہر ربوہ پہنچ گئے۔ خاکسار ربوہ

7-12-49 کو ربوہ سے 5 بجے بعد دوپہر کار واپس 8 بجے رات رتن باغ لاہور پہنچ گئے۔

خاکسار رتن باغ لاہور

8-12-49 کو حضور کار پر رتن باغ لاہور سے ساڑھے گیارہ بجے صبح روانہ ہوئے۔3 بجے بعد دوپہر حضور ربوہ تشریف فرما ہوئے۔ خاکسار ربوہ

ربوہ جلسہ سالانہ (26، 27، 28 دسمبر) 1949ء

26-12-49 کو حضور صبح دس بجے افتتاحی تقریر کے لئے جلسہ گاہ میں تشریف فرما ہوئے۔ حضور نے افتتاحی تقریر فرماتے ہوئے جلسہ سالانہ اپریل 1949ء کا ذکر فرمایا۔ کہ اس جلسہ میں ہر قسم کی سہولتیں میسر آ گئی ہیں۔ جیسے پہلے جلسہ میں پانی چنیوٹ سے آیا کرتا تھا۔ اب خدا کے فضل کرم سے اتنا پانی میسر ہو گیا ہے کہ ہم نے سڑکوں پر چھڑکاؤ کرایا تا کہ گرد نہ اُڑے۔

جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب
پاؤں کے نیچے سے میرے پانی بہا دیا

یہ الہام اسٹیشن پر قریباً چار بجے بعد دوپہر ہوا تھا۔ 21-4-49 کو ربوہ اسٹیشن پر چلتے چلتے جو آج پورا ہوا۔ ربوہ میں یہ پہلا کنواں ہے اور پانی بھی میٹھا۔ جو استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح اور رؤیا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تقریر ختم ہوئی۔ حضور نے دعا فرما کر گھر تشریف فرما ہوئے۔

خاکسار میاں خوشی محمد

27-12-49 اور 28 کو حضور نے تقریر فرمائی جو کہ یاد نہیں رہی۔ مہمانوں کی تعداد تیس ہزار کے قریب تھی۔

خاکسار ربوہ دارالمسیح

18-1-50 کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باہر سے آنے والے مجاہدین کی دعوتِ چائے دفتر پرائیویٹ سیکریٹری میں کی۔ عبدالشکور کنزے جرمن، مسٹر عبدالرشید امریکہ، عبدالعزیز صاحب مصری، مولوی غلام احمد مبشر مبلغ عدن، مولوی منیر احمد مبلغ فلسطین اور ناظر صاحب وغیرہ بھی شامل تھے۔ چائے کے بعد حضور نے انگریزی میں اپنا نمونہ اچھا رکھنے پر تقریر فرمائی۔

خاکسار میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

1-2-50 کو حضور گلے کی تکلیف کے باعث نمازوں میں تشریف نہ لا سکے۔

21-2-50 کوحضور ربوہ سے لاہور کار پر تشریف فرما ہوئے۔

23-2-50 کوحضور لاہور سے ربوہ کار پر تشریف فرما ہوئے۔ خاکسار ربوہ

24-2-50 کونماز جمعہ مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھائی۔سیدنا حضرت مصلح موعود نے نماز مفتی محمد صادق صاحب کے پیچھے ادا فرمائی۔خطبہ جمعہ مفتی صاحب نے پڑھا۔

خاکسار میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس

3-3-50 بروز جمعہ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے پہلے حضور نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔بعد سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا جو شخص سپاہی بھرتی ہوتا ہے وہ سپاہی کا کام ہی سیکھتا ہے۔وہ اس وقت ہل نہیں چلا سکتا۔غرض جس کام کے لئے انسان نکلتا ہے اسی کام کو مدنظر رکھ کر انسان کام کرتا ہے۔ہم لوگ جو مسیح موعود علیہ السلام کو مانتے ہیں اور علیحدہ ہم دوسروں سے ہو گئے ہیں اس لئے ہو گئے ہیں کہ ہم کوئی خاص تبدیلی پیدا کر رہے ہیں۔اگر نہیں تو صاف لاف زنی باتیں ہیں۔اس پر حضور نے ہدایت فرمائی۔نماز جمعہ حضور نے پڑھائی۔

خاکسار میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس

ربوہ سے سفر سندھ براستہ لاہور کو روانگی

4-3-50 بروز ہفتہ کو رات 7 بجے گاڑی پر سوار ہوئے جو فالتو سامان تھا وہ ہمراہ لائے۔ خاکسار، محمد عالم نیاز گاڑی پر۔دوسرا قافلہ صبح روانہ ہوا۔حضور اہل بیت کار پر ربوہ سے لاہور رتن باغ تشریف فرما ہوئے۔

5-3-50 کو صبح رتن باغ لاہور سے حضور کار پر سمیت اہل بیت سوار ہوئے 9:15 بجے کی گاڑی پر سوار ہوئے۔جماعت احمدیہ لاہور الوداعی کے لئے قطار باندھے کھڑی تھی۔حضور نے ہر ایک کے ساتھ مصافحہ کیا۔حضور مصافحہ سے فارغ ہو کر گاڑی میں رونق افروز ہوئے۔ جماعت نے اللہ اکبر کی صدا بلند کر کے الوداعی نعرے لگائے۔حضور نے دعا فرمائی۔گاڑی

لاہور اسٹیشن سے چل پڑی۔ محافظ خاص یہ تھے میاں خوشی محمد، نور محمد، محمد عالم، محمد شریف، عبدالغفور، نیاز محمد۔ گاڑی پتوکی ٹھہری۔ یہاں کے جماعت کے لوگ اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور نے ان کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ گاڑی اسٹیشن اوکاڑہ پر ٹھہری یہاں بھی جماعت کے لوگ زیارت کے لئے تشریف لائے تھے۔ حضور نے مصافحہ کا موقع ان کو دیا۔ گاڑی اسٹیشن منٹگمری ٹھہری۔ جماعت احمدیہ منٹگمری بھی اسٹیشن پر آئی ہوئی تھی۔ قطار میں ہو گئے۔ حضور نے گاڑی سے اتر کر سب سے مصافحہ کیا اور دوپہر کا کھانا چوہدری محمد شریف نے اپنی طرف سے پیش کیا اور حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ کھانا حضور کے کمرہ میں رکھا گیا۔ بعد میں دوسرے کمروں میں پھر تقسیم کیا گیا۔ گاڑی چل پڑی۔ چیچہ وطنی گاڑی ٹھہری جماعت کے لوگ یہاں بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہاں کے لوگوں نے بدانتظامی اور شور برپا کر دیا۔ مرد اور عورتیں ایک دوسرے کو دھکیل کر آگے آنے چاہتے تھے۔ حضور نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا کہ میں مصافحہ نہیں کروں گا جب تک تم قطار نہ باندھ لو۔ اتنے میں گاڑی چل پڑی۔ لوگ دیکھتے رہ گئے۔

ایک چھوٹا اسٹیشن 6/11 ایل تھا وہاں گاڑی ایکسپریس نہیں ٹھہرتی۔ وہاں احمدی احباب حضور کی آمد سن کر زیارت کرنے کے لئے قطار باندھے کھڑے تھے۔ ملتان اسٹیشن پر گاڑی آئی جماعت کے لوگ قطار باندھے کھڑے تھے۔ گاڑی جب ٹھہر گئی تو حضور نے گاڑی سے اُتر کر سب سے مصافحہ کیا اور ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ دعا ختم پر گاڑی چل پڑی۔ جماعت کے لوگوں نے نعرہ اللہ اکبر کی صدا بلند کر کے الوداع کیا۔

خانیوال اسٹیشن پر گاڑی آئی۔ جماعت کے لوگ یہاں بھی انتظاری میں کھڑے تھے۔ حضور گاڑی میں بیٹھے رہے۔ مصافحہ ہر ایک نے باری باری کر لیا۔ گاڑی چل پڑی۔

6-3-50 سوموار۔ حیدر آباد سندھ صبح 5 بجے گاڑی پہنچی۔ سامان گاڑی سے اتارا گیا۔ حضور نے نماز فجر اسٹیشن پر پڑھائی۔ کار اور ٹرک کا انتظام سیّد عبدالرزاق صاحب کے ذمہ تھا۔

انہوں نے کیا ہوا تھا۔ حضور اہل بیت سمیت کاروں میں سوار ہو کر 2 بجے بعد دوپہر ناصر آباد سٹیٹ رونق افروز ہوگئے۔ باقی قافلہ دو ٹولیوں میں تقسیم ہوگیا۔ جو قافلہ پہلے روانہ ہوا اس میں وہ احباب سوار تھے جن کے پاس ضروری سامان تھا جو کہ چلے جانا لازمی امر تھا۔ وہ سوار ہوئے یہ قافلہ اڑھائی بجے بعد دوپہر ناصر آباد پہنچ گیا۔

میر پور خاص کا ذکر رہ گیا ہے وہ لکھتا ہوں۔ وہ یہ کہ میر پور خاص میں جماعت احمدیہ میر پور خاص نے دعوت چائے دی ہوئی تھی۔ حضور نے 9 بجے صبح میر پور میں چائے کا ناشتہ کیا اور دس بجے میر پور سے روانہ ہوئے۔ دوپہر کا کھانا ناصر آباد حضور نے کھایا۔ اسی طرح سب قافلہ والے چائے پی کر ناصر آباد پہنچ گئے۔

سامان تقسیم کیا گیا۔ جو کہ ٹرک میں ہم ساتھ لائے تھے۔ جب سامان تقسیم ہو چکا تو حضور نے فرمایا کہ میری ٹوکری دوائیوں کی کہاں ہے۔ وہ لاؤ۔ کیونکہ سب سامان تو ٹرک میں نہ آسکا تھا دو حصوں میں تقسیم ہوگیا۔ پیچھے رہ گیا۔ ٹوکری نہ ملنے پر حضور فرمانے لگے۔ تم سب چلے جاؤ۔ میری دوائیاں ساتھ لانی تھی۔ تم پیچھے چھوڑ آئے۔ ہم نے اس غلطی پر بہت افسوس کھایا۔ کہ ہم نے بہت بھاری غلطی کی ہے کیا کیا جائے۔ دوسرے دن جو باقی سامان منشی فتح الدین لے کر آئے اس میں ٹوکری مل گئی۔ اور جو سامان نہیں ملتا تھا وہ بھی مل گیا۔

8-3-50 بدھ۔ حضور نے نمازیں ظہر و عصر مغرب علیحدہ علیحدہ پڑھائی۔ زمینوں کی دیکھ بھال کے لئے حضور گھوڑی پر سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ دوسرا قافلہ بھی گھوڑوں پر سوار تھا۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس ناصر آباد سندھ

9-3-50 جمعرات

صبح حضور دس بجے دفتر میں تشریف لائے۔ زمینوں کے کاغذات حسابات وغیرہ کے کاموں میں ایک بجے بعد دوپہر تک مشغول رہے اور کارکنوں زمین والوں کو ہدایت وغیرہ فرماتے رہے۔ بعد اس کے گھر تشریف فرما ہوئے۔ نماز ظہر کا وقت قریب ہوگیا موذن نے

اذان نہ کہی۔ جب دیر ہوگئی تو نماز کے لئے باہر تشریف لائے۔ ہمیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ حضور نماز کے لئے تشریف لائے ہیں۔ میں میاں خوشی محمد دروازے کے آگے ہم چارپائی پر بیٹھے تھے اٹھ کر حضور کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ میں نے خیال کیا کہ کسی کام ضروری کے لئے دفتر تشریف لے جارہے ہیں۔ جب دفتر سے آگے (بیت) کی طرف روانہ ہوئے تو معلوم ہوا کہ نماز کے لئے تشریف لے جارہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ پونے دو ہو گئے ہیں ابھی تک اذان نہیں ہوئی۔ حضور (بیت) میں رونق افروز ہوئے اور محمد شریف بھی ہمارے ساتھ پہرے داروں میں تھا۔ اس نے اذان کہی۔ اتنی دیر میں حضور پرائیویٹ سیکریٹری ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تشریف لے آئے۔ حضور نے نماز پڑھائی۔ میں پہرے پر محراب کے پاس اندر کھڑا رہا۔ نمازیوں کی تعداد چار پہرے دار، پرائیویٹ سیکریٹری ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور دو ناصر آباد کے مزاریاں تھے۔ حضور نماز سے فارغ ہو کر گھر تشریف لے آئے۔

حضور کی صحت ان دنوں میں بہت اچھی تھی۔ حضور وقت کی پابندی لازمی فرماتے تھے۔ نماز عصر کا وقت ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ ابھی تک اذان نہیں ہوئی۔ میں نے اذان جا کر کہی اور آکر حضور کی خدمت نماز کی اطلاع کی۔ حضور نے فرمایا۔ اچھا۔ حضور نماز کے لئے تشریف لائے۔ چلتے چلتے حضور راستے میں کھڑے ہو کر اپنی چھڑی کھڑی کر کے فرمایا کہ اس کا سایہ ماپو۔ میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس نے سایہ ناپ کیا۔ حضور نے فرمایا۔ دیر ہو گئی۔ وقت ہو گیا ہے۔ سایہ چھڑی سے بڑا ہو گیا ہے۔ نماز عصر پڑھا کر حضور گھر تشریف لائے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور باغ کی طرف تشریف لے گئے۔ باغ میں پھرتے پھراتے آموں وغیرہ کے درختوں کو دیکھتے ہوئے ساڑھے پانچ بجے شام کو واپس گھر تشریف فرما ہوئے۔ نماز مغرب کا وقت ہو گیا۔ مؤذن نے اطلاع کی۔ حضور نے فرمایا اچھا۔ حضور نماز کے لئے تشریف لائے۔ حضور نماز مغرب میں زیادہ ترالم ترکیف پہلی رکعت میں، دوسری میں قل اعوذ برب الناس تلاوت فرماتے ہیں۔ حضور ہمیشہ درمیانی نمازیں پڑھاتے ہیں۔ میں

نے تسبیح سجدوں رکوعوں میں تین تین دفعہ پڑھی کہ حضور نے اللہ اکبر کہی۔ یہ تجربہ میں نے کیا ہے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس ضلع تھرپارکر تحصیل عمرکوٹ صوبہ سندھ اسٹیٹ ناصر آباد

10-3-50 بروز جمعہ۔ صبح دس بجے حضور باغ میں تشریف فرما ہوئے۔ مولوی محمد یعقوب صاحب زودنویس ساتھ تھے۔ حضور نے درختوں کی بیماریوں کے نوٹ لکھوائے۔ کچھ ہدایت فرمائی۔ اس کے بعد حضور گھر کی طرف تشریف لے آئے۔ نماز جمعہ کی اذان ہوئی مؤذن نے اطلاع کی۔ حضور نے فرمایا۔ اچھا۔ حضور نماز کے لئے تشریف لائے۔ دوسری اذان ہوئی۔ حضور نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ لمبی لمبی تقریریں کوئی اچھی نہیں ہوتی۔ رسول اکرمؐ کے زمانے میں چھوٹی تقریر خطبہ کی ہوتی تھی۔ زیادہ تر عمل کی ضرورت ہے۔ اسی موضوع پر حضور نے تقریر ختم فرمائی۔

نماز عصر اور مغرب حضور نے علیحدہ علیحدہ وقتوں میں پڑھائی۔ بیماری کی وجہ سے عشاء کی نماز میں تشریف نہ لا سکے۔ میاں خوشی محمد باڈی گارڈ ناصر آباد

11-3-50 ہفتہ ناصر آباد سندھ سے محمود آباد روانگی

صبح 9 بجے ناصر آباد سے حضور سمیت قافلہ کار پر روانہ ہوئے۔ ساڑھے دس دبجے حضور محمود آباد داخل ہوئے۔ جماعت محمود آباد استقبال کے لئے باہر سڑک پر کھڑے تھے۔ حضور کی آمد پر اللہ اکبر کی صدا بلند کی اور حضور کار سے نکل کر سب کے ساتھ مصافحہ کیا۔ پھر سید داؤد مظفر شاہ صاحب کی کوٹھی میں داخل ہوئے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور نے باغ کا معائنہ کیا اور مالی سے دریافت کیا کہ آم ثابت لگائے ہیں اور وہ کتنے بڑے آم تھے۔ مالی نے جواب دیا کہ حضور اتنے بڑے آم تھے۔ ہاتھوں کے اشارے اندازہ سے مالی نے جواب دیا۔ حضور نے فرمایا کہ آم شہد میں بھگو کر لگانے چاہئے۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ بدل لینے چاہئے کیونکہ بدلنے میں

جلدی پودا ہوتا ہے اور چنبیلی کے پھول کو حضور بہت پسند فرماتے ہیں۔ ساڑھے گیارہ بجے حضور واپس تشریف لائے۔ نماز ظہر وعصر علیحدہ علیحدہ پوری حضور نے پڑھائی۔ اس سفر میں حضور نے نماز قصر نہیں کی۔ نماز عصر کے بعد حضور پیدل زمینوں کا دورہ کرنے کیلئے تشریف لے گئے۔ ساتھ سید عبدالرزاق صاحب سید داؤد مظفر صاحب اور کارکن ساتھ تھے۔ نماز مغرب عشاء حضور نے جمع پڑھائی۔ حضور کی طبیعت ناساز تھی۔

12-3-50 اتوار۔ کھانے کا بندوبست سید داؤد مظفر احمد (صاحب) کے ذمہ تھا۔ فرماتے تھے کہ جس چیز کی ضرورت ہو مانگ لیا کرو۔ بڑے اخلاص محبت سے یہ الفاظ فرماتے تھے۔ حضور صبح دس بجے زمینوں کے دیکھ بھال کے لئے گھوڑوں پر سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور دورہ سے واپس تشریف لاتے ہی دفتر کے کاغذات دیکھنے شروع کر دئے۔ ڈیڑھ بجے بعد دوپہر تک دیکھتے رہے۔ اذان ہوئی۔ اطلاع کے بعد حضور نے نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد کھانا کھایا۔

میاں خوشی محمد

12-3-50 کو محمود آباد سے احمد آباد کو روانگی 5 بجے بعد دوپہر حضور کار پر روانہ ہوئے۔ ساڑھے چھ بجے شام احمد آباد رونق افروز ہوئے۔ جماعت ہائے احمد آباد نے استقبال کیا۔ دوسرا قافلہ اور سامان ٹرک پر بعد میں پہنچا۔ نماز مغرب عشاء حضور نے جمع پڑھائی۔ اور نماز کے بعد حضور (بیت) میں رونق افروز رہے اور کچھ دوست حضور کو تبرک کے طور پر دبانے لگے۔ حضور پُر معارف بیان فرماتے رہے۔ مجلس خاموشی سے پاک کلمات سنتے رہے کچھ دیر کے بعد حضور گھر تشریف لے گئے۔

13-3-50 سوموار۔ صبح ناشتہ کے بعد حضور گھوڑی پر سوار ہو کر زمینوں کا دورہ کے لئے تشریف لے گئے۔ سید عبدالرزاق صاحب بھی ساتھ تھے۔ منشی مزارعین وہاں بھی چلے گئے۔ جب واپس آئے تو حضور نے فرمایا گھوڑی بہت دُبلی ہوگئی ہے۔ جس کی وجہ سے میں رانوں سے دبا نہیں سکتا تھا۔ تھکان ہوگئی ہے۔ حضور آہستہ آہستہ گھر تشریف لے گئے۔ نماز ظہر وعصر

حضور نے جمع قصر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور نے ایک نکاح کا اعلان فرما کر دعا فرمائی۔ 5 بجے بعد دوپہر احمد آباد سے محمد آباد حضور کار پر روانہ ہوئے۔ دوسرا قافلہ اور سامان ٹرک پر سوار ہوا۔ راستے میں ٹرک سے ایک آدمی گر گیا جس کے ہاتھ میں حضور کی رائفل تھی۔ جب گر گیا تو رائفل کا بٹ ٹوٹ گیا۔ آدمی کو کوئی زیادہ چوٹ نہیں آئی۔ مگر گرنے کی وجہ سے گھبرا گیا تھا۔ تھوڑی دیر دوائی لا کر دی گئی جس سے آرام آگیا۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ساتھ تھے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس محمد آباد

14-3-50 منگل وار۔ حضور کا قیام محمد آباد

صبح دس بجے حضور کار پر فصلوں کا معائنہ کرنے کیلئے روانہ ہوئے اور ہم گھوڑوں پر تھے۔ نواں نگر جب حضور کی گاڑی پہنچی تو جماعت نواں نگر نے استقبال نعرہ اللہ اکبر کے ساتھ کیا۔ حضور نے سب کے ساتھ مصافحہ کیا۔ وہاں کی (بیت) میں حضور تشریف فرما ہوئے۔ جب (بیت) میں پہنچے تو حضور نے وہاں ہاتھ اٹھا لمبی دعا فرمائی۔ دعا کے بعد نگر کے احباب سے کچھ معلومات کرتے رہے۔ اس کے بعد فصلوں کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے۔ بارہ بجے دوپہر حضور واپس محمد آباد تشریف لائے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس محمد آباد سندھ

15-3-50 بدھ۔ صبح دس بجے حضور کار پر فصلوں کا معائنہ کے لئے روانہ ہوئے۔ گیارہ بجے حضور واپس تشریف لائے۔ دس پندرہ منٹ کے بعد دوبارہ فصلوں کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ ایک بجے بعد دوپہر حضور واپس تشریف لائے۔ کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد نمازیں ادا فرمائیں۔ ساڑھے تین بجے بعد دوپہر حضور کار پر محمد آباد سے ناصر آباد کو روانہ ہوئے۔ راستے میں کیچڑ تھا۔ اس کی وجہ سے حضور کی کار رک گئی۔ جس سے حضور کو کار سے نکل کر تھوڑا سا چلنا پڑا۔ ہمارا ٹرک بھی جس میں ڈاکٹر صاحب پرائیویٹ سیکریٹری منشی صاحب

سب پہرے دار سوار تھے ساتھ تھا۔ ہم نے یہ حالت دیکھ کر جھٹ آ کر کار دھکیل کر کیچڑ سے باہر نکال لی اور حضور اہل بیت کار میں سوار ہوئے۔ ساڑھے پانچ بجے بعد دوپہر سب قافلہ خیر خیریت سے ناصر آباد پہنچ گیا۔

میاں خوشی محمد ناصر آباد 15-3-50 بعد دوپہر ساڑھے پانچ بجے

15-3-50 جمعرات ناصر آباد

حضور کی صحت ناساز تھی جس کی وجہ سے نمازوں میں تشریف نہ لا سکے۔

میاں خوشی محمد ناصر آباد سندھ

17-3-50 جمعہ۔ حضور نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ اور بعد نماز حضور سے ملاقاتیں مصافحے ہوتے رہے۔ نماز عصر حضور نے پڑھائی۔ ساڑھے پانچ بجے شام باغ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ نماز مغرب بھی حضور نے (بیت) میں پڑھائی مگر نماز عشاء میں تشریف نہ لا سکے۔

18-3-50 ہفتہ۔ صبح دس بجے سے ملاقاتیں شروع ہوئی۔ ایک بجے بعد دوپہر تک ہوتی رہیں۔ ایک بجے گھر تشریف لائے۔ کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد نماز کی اطلاع ہوئی۔ حضور نے نماز ظہر و عصر مغرب اپنے اپنے وقتوں میں پڑھائی۔ عشاء کے وقت سب اسٹیٹوں کے مینجروں کی میٹنگ بلوائی ہوئی تھی جو کہ قریباً گیارہ بجے رات تک ہوتی رہی۔ کھانا شام کا کھا کر بیٹھے تھے۔

میاں خوشی محمد

19-3-50 اتوار۔ صبح دس بجے کے قریب سب مینجر دفتر میں جمع ہوئے۔ حضور کو اطلاع کی گئی کہ سب حاضر بیٹھے ہیں۔ حضور تشریف لائے ایک بجے بعد دوپہر تک حضور ان کو ہدایات فرماتے رہے۔ اس کے بعد کھانا کھایا گیا۔ نماز ظہر ساڑھے تین بجے حضور نے پڑھائی اور کوٹھی کے قریب جو آم پیوندی تھے ان کا معائنہ فرماتے رہے۔ 4 بجے میٹنگ مینجروں کی بلوائی۔ حضور میٹنگ میں تشریف لائے۔ ضروری ہدایات فرماتے رہے۔ نماز عصر کا وقت ہوا۔ مؤذن نے نماز کی اطلاع کی۔ حضور نے میٹنگ سے فارغ ہو کر نماز پڑھی۔ پھر حضور باغ کو تشریف لے

گئے۔نماز مغرب کی اطلاع ہوئی۔حضور نے نماز مغرب پڑھائی۔پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ الم تر کیف دوسری رکعت صرف سورۃ فاتحہ پڑھی۔جب نماز پوری ہو چکی تو عرض کی کہ حضور دوسری رکعت میں سورۃ نہیں پڑھی گئی تو حضور کو یاد کرانے پر حضور نے بھول کے دو سجدے (سجدۂ سہو) کئے۔سب جماعت کے ساتھ۔نماز عشاء حضور تشریف نہ لا سکے کیونکہ طبیعت خراب تھی۔

20-3-50 سوموار۔صبح حضور نے مینجروں کی میٹنگ بلوائی۔دس بجے سے لے کر 2 بجے دوپہر تک رہی۔بعد میں حضور نے نماز ظہر پڑھائی۔نماز کے بعد حضور نے کھانا کھایا۔نماز عصر حضور پڑھا کر، باغ میں چائے کا انتظام تھا وہاں تشریف لے گئے۔ناشتہ کے بعد حضور نے باغ کی سیر کی۔بعد میں حضور گھر تشریف فرما ہوئے۔نماز مغرب حضور نے پڑھائی مگر عشاء میں تشریف نہ لا سکے کیونکہ طبیعت ناساز تھی۔کھانا شام کا شیخ دوکان دار کے ہاں تھا۔

میاں خوشی محمد۔

21-3-50 منگل۔صبح دس بجے حضور مینجروں کی میٹنگ میں رونق افروز رہے۔ضروری ہدایات فرماتے رہے۔اس دن ان کا خاص کھانے کا انتظام حضور کے فرمان کے مطابق کیا گیا تھا۔ڈیڑھ بجے دوپہر تک حضور ہدایات ضروری فرماتے رہے۔اس کے بعد کھانا کھلوایا گیا۔نماز ظہر حضور نے پڑھائی۔4 بجے پھر دفتر میں تشریف لے گئے۔نماز عصر ساڑھے پانچ بجے حضور پڑھا کر باغ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔مغرب کے قریب کا وقت تھا کہ بارش شروع ہو گئی۔حضور ابھی باغ میں تھے۔میں نے چھتری گھر سے لے کر حضور کے دست مبارک میں پکڑائی۔حضور چھتری لگا کر گھر کی طرف تشریف لے آئے۔نماز مغرب حضور نے پڑھائی۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس

22-3-50 بدھ وار۔ناصر آباد سے واپس ربوہ کی روانگی حضرت اقدس

دو بجے بعد دوپہر حضور نے نماز ظہر و عصر جمع پڑھا کر برائے روڈ میر پور خاص حیدر آباد

کاروں پر روانہ ہوئے۔ باقی قافلہ سامان کے ساتھ ٹرک پر سوار تھے۔ ساڑھے چار بجے میر پور خاص میں ڈاکٹر صدیقی صاحب نے دعوت چائے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ حضور نے سمیت قافلہ ناشتہ وہاں کیا۔ ساڑھے چھ بجے قافلہ وہاں سے چل کر حیدر آباد ساڑھے نو بجے شام پہنچے۔ جماعت احمدیہ حیدر آباد نے کھانے کا انتظام اسٹیشن پر کیا ہوا تھا۔ کھانا کھایا۔ حضور نے نماز مغرب وعشاء دوگانہ اسٹیشن پر پڑھائیں۔ رات کو گاڑی حیدر آباد سے روانہ ہوئی۔ جماعتہائے حیدر آباد نے نعرہ اللہ اکبر کی صدا بلند سے الوداع کیا۔

23-3-50 جمعرات۔ صبح رحیم یار خاں گاڑی پہنچی۔ جماعت نے چائے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ چائے پلائی اور جماعت کے احباب نے مصافحہ فرداً فرداً کیا۔ گاڑی روانہ ہوئی دوپہر کا کھانا ملتان تھا۔ جب گاڑی ملتان آئی تو جماعت ملتان انتظار میں اسٹیشن پر کھڑے تھے۔ کھانا حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ درخواست دعا کی۔ حضور نے دعا فرمائی۔

جب گاڑی منٹگمری پہنچی تو شام کی چائے یہاں پی۔ رات کے 8 بجے گاڑی لاہور اسٹیشن پر پہنچی۔ جماعت احمدیہ لاہور اسٹیشن پر جمع تھے۔ حضور گاڑی سے اُتر کر سب کے ساتھ مصافحہ کیا۔ حضور کاروں پر رتن باغ لاہور تشریف لے آئے۔

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت اقدس

24-3-50 جمعہ۔ صبح لاہور آٹھ بجے حضور نے دو مبلغوں سے ملاقات کی اور معانقہ کیا۔ کیونکہ یہ باہر تبلیغ کا کام سرانجام دینے کے لئے جا رہے تھے۔ ساڑھے گیارہ بجے حضور کاروں پر سمیت اہل بیت رتن باغ لاہور سے ربوہ روانہ ہوئے۔ 1:45 بجے حضور خیر و عافیت سے ربوہ تشریف لائے۔ نماز جمعہ حضور نے پڑھائی۔ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ ہر ایک دعاؤں میں لگ جانے پر تقریر فرمائی۔

خاکسار میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

25-3-50 ہفتہ۔ حضور کی طبیعت ناساز ہوگئی۔ نمازوں میں تشریف نہ لا سکے۔

50-4-2 بروز اتوار۔ اڑھائی بجے رات کی گاڑی پر ربوہ سے لاہور روانہ ہوئے۔ اس دن آندھی بارش بہت زور کی ہو رہی تھی۔ روانہ ہوئے۔ حضور صبح کار پر ربوہ سے روانہ ہوئے۔ 9 بجے صبح خیر خیریت سے رتن باغ لاہور پہنچے۔ 11:40 بجے تعلیم الاسلام کالج میں تشریف لائے کیونکہ جن طلباء استادوں نے کام اچھا کیا تھا ان کو حضور نے انعام تقسیم کرنے تھے۔ اس لئے حضور یہاں تشریف لائے تھے۔ حضور نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے تقریر فرمائی۔ انعام تقسیم کئے۔ میاں نور محمد، میاں خوشی محمد ساتھ تھے۔ حضور ساڑھے چار بجے رتن باغ سے ربوہ کار پر روانہ ہوئے اور ہم صبح آٹھ بجے بس میں سوار ہو کر 50-4-3 بارہ بجے ربوہ پہنچے۔

خاکسار میاں خوشی محمد

50-4-5 کو حضور کی ربوہ سے جھنگ کو روانگی

صبح کاروں پر حضور ربوہ سے روانہ ہوئے۔ اسی دن واپس تشریف لے آئے۔ نماز مغرب میں حضور تشریف لائے۔ نماز کے بعد جب حضور واپس گھر کو تشریف لانے لگے راستہ دیکھا تو نہیں۔ حضور نے سنتیں (بیت) میں ادا فرمائیں۔ حضور جب سنتوں سے فارغ ہوئے تو کچھ احباب باہر سے تشریف لائے تھے انہوں نے مصافحہ کیا اور حضور ان سے کچھ دریافت فرماتے رہے۔ اس کے بعد حضور گھر تشریف فرما ہوئے۔

50-4-6 دردِ نقرس کی وجہ سے حضور نمازوں میں تشریف نہ لا سکے۔

مجلس مشاورت 1950

50-4-7 بروز جمعہ مجلس مشاورت شروع ہوئی۔

حضور ڈیڑھ بجے نماز جمعہ کے لئے تشریف لائے۔ نماز کا انتظام جہاں مشاورت تھی وہاں انتظام تھا جو کہ زنانہ سکول کچا ہے مشاورت اس میں منعقد تھی۔ حضور نے فرمایا کہ مشاورت کے موقع پر نمازیں جمع ہوتی ہیں اس لئے نمازیں جمع ہوں گی۔ حضور نے سورۃ فاتحہ

کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ پہلے حکومت غیر تھی ان کے ہم تابع تھے۔اب حکومت مسلمان ہے قربانی کرنا فرض ہے۔قربانیاں کرنی چاہئے۔اِن کی طرف توجہ فرماتے ہوئے خطبہ جمعہ ختم حضور نے کیا۔نماز جمعہ کے بعد فرض چار رکعت عصر کے حضور نے پڑھائے۔حضور نے فرمایا کہ تین بجے کارروائی شروع ہوتی تھی۔اب اڑھائی بجے ہیں اس لئے میں اڑھائی بجے کارروائی شروع کرتا ہوں۔کارروائی شروع ہوئی تلاوت قرآن مجید ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے کی۔اس کے بعد حضور نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرما کر حضور نے اپنے گلے کی تکلیف کا اظہار فرمایا کہ کچھ نصائح فرمائی۔اس کے بعد حضور ہاتھ اٹھا کر دینی اور دنیاوی ترقیوں کے لئے لمبی دعا فرمائی۔اس کے بعد حضور نے علیحدہ علیحدہ کمیٹیاں مقرر فرمائی۔

ساڑھے چار بجے پہلی کارروائی ختم ہوئی۔حضور پانچ بجے شام دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ضروری مشورے کے لئے تشریف لائے جو کہ چھ بجے تک ہوتے رہے۔اس کے بعد حضور گھر تشریف لائے۔نماز مغرب حضور نے (بیت) میں پڑھائی جو کہ گھر کے نزدیک پکی (بیت) ہے۔حضور نے سنتیں (بیت) میں ادا فرمائیں اور ایک نکاح کا اعلان فرما کر دعا فرمائی۔کچھ بیعتیں ہوئیں اس کے بعد حضور گھر تشریف لائے۔نماز عشاء حضور نے پڑھائی۔

8-4-50 ہفتہ۔دوسرا اجلاس مجلس مشاورت۔پہلے تلاوت قرآن کے بعد حضور نے فرمایا کہ تقریر سے پہلے دعا ہوگی۔حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔دعا کے بعد حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو جہاد میں شامل ہونا فرض ہے۔ہر شہری اور گاؤں کو افراد کی مقدار کے مطابق کشمیر کے محاذ پر جانا قرار پایا۔حضور کھانے کے لئے گھر تشریف لائے۔ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کارروائی ختم ہوئی۔

8-4-50 کو حضور کھانے کے بعد مجلس مشاورت جہاں منعقد تھی وہاں نمازوں کے لئے تشریف لائے کیونکہ نمازوں کا انتظام وہاں تھا۔حضور نے نماز ظہر و عصر جمع ادا فرما کر تین بجے بعد دوپہر مجلس کی کارروائی شروع ہونے کا ارشاد فرمایا۔مجلس شروع ہونے سے پہلے حضور نے

دعا فرمائی۔ کارروائی ترمیمی پہلے شروع ہوئی۔ اس کے بعد الیکشن کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ اپنے اپنے علاقہ میں اپنی ذمہ واری پر ووٹوں کا کام کریں۔ مرکز سے کوئی ہدایت نہیں ہوگی۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ 1950ء کی تاریخوں کے بارے میں رائے لی گئی۔ جو کہ 26،27،28 منظور ہوئی۔

حضور نے فرمایا کہ کھانا جلدی کھانے کا انتظام کیا جائے تا کہ نماز مغرب عشاء پڑھنے کے بعد نو بجے رات مجلس کی کارروائی شروع ہو جائے۔ اس فرمان کے بعد حضور گھر تشریف لے آئے۔ اس وقت کارروائی ختم ہوئی۔ نماز مغرب و عشاء میں حضور کی طبیعت گلے کی خرابی کی وجہ سے زیادہ ناساز ہوگئی اس لئے نمازیں مولوی (جلال الدین) شمس صاحب نے علیحدہ علیحدہ وقتوں میں پڑھائیں۔ رات نو بجے کے پروگرام میں حضور تشریف نہ لا سکے۔
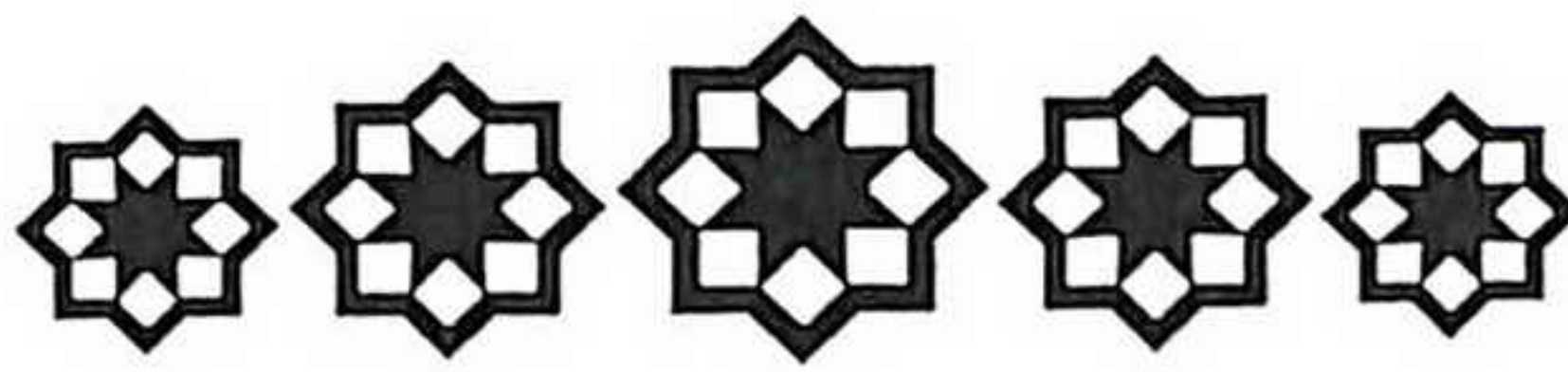
مکرم میاں خوشی محمد صاحب (دربان قصر خلافت) کے نام خط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ——— نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

ربوہ　　دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

تاریخ　　حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

بخدمت مکرم　　میاں خوشی محمد صاحب دربان　　ع ———

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کی طرف سے حضور سے چارپائی کا عرض کرکے درخواست

دعا کی گئی۔ حضور نے فرمایا ہے جزاکم اللہ

احسن الجزاء۔ [illegible]

والسلام

[illegible]

4/5

[illegible] (signature)

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

پرائیویٹ سیکرٹری
روانگی 10/S
تاریخ 5.5.58

مکرم میاں خوشی محمد صاحب (دربان قصر خلافت) کے نام خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ——— نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فون ۵۷

پرائیویٹ سیکرٹری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ربوہ۔ پاکستان

نمبر

تاریخ

مکرمی خوشی محمد صاحب دربان قصر خلافت
محلہ دارالرحمت غربی۔ نزد مسجد ناصر ربوہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط محررہ ۳/۵
اور روپیہ -/ روپیہ صدقہ کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
کی خدمت میں پیش ہوا۔ حضور نے بعد ملاحظہ دعا فرمائی ہے
کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کی بچی کو کامل شفا دے
اور اسے حق والی زندگی عطا کرے اور آپ کی پریشانیاں
دور فرمائے۔ نیز عزیزہ رشیدہ بیگم آف لندن کو بھی شفا دے
اور اسے اپنی حفاظت میں رکھے آمین۔ والسلام

[دستخط]

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

مکرم میاں خوشی محمد صاحب کی ڈائری کے چند اوراق

12 بارہ 6/41 قادیان سے لاہور ½5 بجے صبح گاڑی پر حضور تشریف لے گئے
پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب چار پہرہ دار اور خادم بھی ساتھ تھے
ضروری کام کے لئے لاہور حضور تشریف لائے تین چار روز قیام کوٹھی
شیخ بشیر احمد صاحب پر رکھا

16 6/41 کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس قادیان تشریف لے آئے

میاں خوشی محمد سپاہی پہرہ دار حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ
قادیان

---

18 7/41 کو وفات حضرت میر محمد اسماعیل صاحب ڈاکٹر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے
ماموں بروز جمعہ آٹھ بجے شام اپنے مالک حقیقی سے جا ملے اور حضور ایدہ اللہ
تعالیٰ اور اہل بیعت کار پر میر صاحب کے گھر تشریف فرما ہوئے نماز
مغرب کا وقت ہو گیا حضور نے نماز پڑھائی اور جو پانی حضور کے وضو عشاء
کا بچا ہوا تھا کچھ خاکسار نے پیا اور باقی ہم نے ساتھ وضو کیا حضور
نے نماز مغرب و عشاء علیحدہ پڑھائی اور غسل کا انتظام شروع
تھا حضور وہاں صحن میں جہاں نماز پڑھائی تھی وہاں
ہی کچھ نصائح فرماتے رہے کچھ دیر کے بعد حضور نے

فرمایا کہ غسل کون دے رہا ہے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب
نے فرمایا کہ حضور غسل بھائی عبدالرحمن دے رہے ہیں اس
پہ دریافت فرما کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ 9/45 منٹ گھنٹے رات حضور
کار پر واپس گھر تشریف لے آئے اور خاکسار میاں خوشی محمد
بھی ساتھ تھا دفتر ڈاک

19/7/47 کو نو بجے صبح نماز جنازہ بڑے باغ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز خلیفۃ المسیح الثانی نے پڑھائی اور میر صاحب کا
چہرہ مبارک سب لوگوں نے دیکھا اور حضرت مسیح الموعود علیہ السلام
کے مزار کے قریب دفن کئے گئے اور بعد میں حضور نے دعا مغفرت
فرمائی افراد جنازہ میں قریباً دو ہزار سے زیادہ تھے دعا کے بعد
حضور واپس گھر تشریف فرما ہوئے ضرور حضور صف سیدھی کی ہدایت ضرور
فرمائے اور دیکھے
میاں خوشی محمد باڈیگارڈ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی
19/7/47 دفتر ڈاک

قادیان سے ہجرت 31 اگست 1947ء

31/8/47

31/8/47 کو نواب محمد عبد اللہ خاں کی کوٹھی سے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی روانگی ½1 بجے بعد دوپہر ہوئی۔ اس قافلہ میں حضور اہلبیت اور اہلبیت کے بچے چھوٹے حضرت صاحبزادہ میاں منصور احمد صاحب، مکرم احمد یار افسر ایک پرائیویٹ سیکرٹری میاں محمد یوسف صاحب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب، چار باڈیگارڈ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی میاں خورشید محمد صاحب، محمد اسحاق نور محمد صاحب خان میر صاحب ساتھ تھے۔ جب کاریں وہاں سے چلیں تو راستہ بارش کی وجہ سے بہت خراب تھا۔ بارش بہت تیز ہو گئی ہوئی تھی۔ بڑی مشکل سے کاریں نہر کی پکڈنڈی پر آئیں۔ اور ان ہی دنوں میں نہر کی بندی تھی۔ نہر کے اندر لاشیں ہی لاشیں نظر آتی تھیں۔ گاؤں مسلمانوں سے خالی نظر آ رہے تھے۔ جب نظر ڈالتے تھے

مسلمان جھنڈ کے جھنڈ سڑک پر چلتے نظر آتے تھے۔ کوئی
گڈوں پر سوار تھے۔ کوئی گائیں بھینسوں کے ہمراہ مگر چلتے
نظر آتے تھے۔ جب ہماری کاریں بٹالہ پہنچی۔ تو بٹالہ کی
سڑکیں دونوں طرف سے بھری پڑھی نظر آتی تھی مسلمانوں
پناہ گزینوں سے۔ یعنی جو پاکستان [جا رہے] آ رہے تھے۔ پاکستان
سے ہندو سکھ ہندوستان آ رہے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ
کی دعاؤں سے سب قافلہ خیر خیریت سے لاہور شیخ
بشیر احمد صاحب کی کوٹھی پر چار بجے بعد دوپہر پہنچ گئے

میاں خوشی محمد باڈی گارڈ حضرت امیر المومنین خلیفۃ
المسیح الثانی ایدہ اللہ ٹیمپل روڈ نمبر 13 کوٹھی لاہور
فون نمبر 2301 سنٹرل

31/8/47

31-8-47 کو ایک بات میری لکھنی رہ گئی ہے۔ کہ جب رتن باغ میں
گاڑیوں وغیرہ کا کچھ انتظام نظر نہ آیا۔ تو حضور نے سارے موٹر والوں کو
کہا کہ میں گھر محلہ دارالسعت میں جا کر ناشتہ وغیرہ کر آؤ۔ تو میں گھر

صبح دس بجے گیا۔ سعادت احمد کی عمر اسوقت پانچ

برس تھی۔ یہ تو باہر تھا۔ اور بشارت احمد کی اماں

نے مجھے کہا ہے کہ ہم نے بھینس ۱۵۰ سو روپے کو لی ہے۔ اور پانچ

سیر دودھ ایک وقت دیتی ہے۔ میں نے کہا کہ لوگ گھر چھوڑ کر

باہر جا رہے ہیں۔ تم نے بھینس خریدی اور اب کسی ابھی بیچنے لگے ہو

یہ کیا عقل کی بات تم نے کی ہے۔ کہنے لگے ہم تو یہاں ہی

رہنا ہے۔ اسکی اتنی بات سنکر میں واپس کوٹھی پر

چلا آیا۔ کیونکہ حضور نے لاہور جانا تھا۔ اور ادھر پہنچا تھا

جب میں نواب عبداللہ خان صاحب کی کوٹھی پر آیا تو

کاریں وغیرہ کا سب انتظام پورا ہو گیا تھا۔ اور

تھوڑی دیر کے بعد حضور اور سب اہلبیت کے بچے

کوٹھی پر تشریف لے آئے لاہور جانے کی تیاری

ہو گئی۔ اور ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کاریں روانہ ہو گئیں

میاں نوشی محمد قادیانی

قادیان ... ستمبر 1947ء [illegible]

9 3/48 ناصر آباد میں ہم چار حضور اید اللہ تعالیٰ کے باڈی گارڈ حضور جہاں تشریف رکھتے تھے
کوٹھی کے دروازوں پر وہاں ہم موجود رہتے تھے + کوٹھی کے بڑے دو دروازے تھے + جہاں عام طور پر حضور
ان دروازوں میں باہر تشریف فرماتے + کوٹھی کے قریب باغ کے کھیت تھے + عصر
کی نماز کے بعد عام طور پر حضور باغ کی سیر کے لئے تشریف لے جاتے + اور ہمیں پہلے اطلاع
ہوتی + کہ حضور سیر کے لئے تشریف لے جائیں گے + ہم تیار ہو جاتے + اور بڑے دروازہ
میں ہم حضور کی انتظار کرتے رہتے + جب حضور باہر سیر کے لئے تشریف لاتے + تو
ہم حضور کے پیچھے پیچھے چلے جاتے + اور ساتھ حضور باغ کے انچارج کو بلوا لیتے
باغ کا مالی بھی ساتھ ہوتا + جو جو نقص حضور دیکھتے جاتے اور انچارج باغ سے دریافت
فرماتے + ایک دن حضور صبح کے نو دس بجے سیر کے لئے تشریف لے گئے + انچارج باغ مالی
اور سب کام کرنے والے باغ کے ساتھ تھے + حضور پائنچے کئے ہوئے [illegible] چلے جاتے + اور بھیگ
گئے تھا اور ہم نے کپڑا نیچے رکھنے کی کوشش کی + حضور جلدی سے سڑک کے کنارے
پر پاؤں آگے نکال کر بیٹھ گئے + اور انچارج باغ سے حضور گفتگو فرماتے رہے + اور خاکسار
حضور کے پاؤں دبانے لگ گیا + حضور کو آدھ گھنٹہ کے قریب دباتا رہا + اس کے بعد حضور
[illegible] واپس کوٹھی تشریف لے آئے + اس کے علاوہ حضور کتنی دفعہ اکیلے
سیر کے لئے تشریف لے جاتے + جب ہم ان سے اطلاع کرواتے + کہ حضور کو
کسی کام کی اطلاع کرنی ہے + تو ان سے جواب آتا + کہ حضور باغ میں تشریف
لے گئے ہیں + اور پھر ہم باغ میں جاتے + اور حضور سے دور دور رہتے + جب کسی کام
کی حضور کو ضرورت ہوتی + تو حضور آواز دیتے + نام لیکر حضور آواز دیتے
کہ فلاں فلاں کو بلاؤ + ہم بلوا لاتے +

16 6/48 کو حضور کوئٹہ سے ناصر آباد سندھ دو بجے بعد دوپہر گاڑی پر تشریف لے گئے

اور نماز ظہر حضور نے اسٹیشن پر ہی پڑھائی۔ اور جو احباب وہاں

احمدی موجود تھے۔ انہوں نے حضور سے مصافحہ کیا۔

میاں خوشی محمد باڈیگارڈ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کوئٹہ 16 6/48 کا

---

30 6/48 کو حضور ناصر آباد سے واپس کوئٹہ اہل بیت سمیت تشریف

جمعے کا 4/11 بجے بعد دوپہر لے آئے۔ میاں خوشی محمد باڈیگارڈ حضرت رضی اللہ عنہ کوئٹہ

6 7/48 کو سب قافلے سمیت حضور سیر کو تشریف مقام پنجہ لے گئے

صبح ½10 بجے کار والا پر حضور سیر کے لئے روانہ ہوئے

35|11 بجے مقام پنجہ کار پہنچی۔ اور حضور کار سے اتر کر جھیل کی طرف

روانہ سمیت قافلہ ہوئے۔ اور خاکسار بھی ساتھ تھا۔ حضور نے مجھے کہا۔ کہ جا کر

دیکھو۔ کیا چیز دیکھنے والی ہے۔ آکر دیکھ لیں۔ خاکسار نے آکر حضور کو پیغام

اہل بیت سنا دیا۔ اہل بیت اتر کر جھیل کی سیر کی۔ ہم لوگ ایک طرف

ہو گئے۔ آدھ گھنٹہ کے قریب دیکھتے رہے۔ اور حضور ایک پتھر کی ٹیک لگا

کر پتھر پر بیٹھ گئے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ یہ جگہ بہشت اچھی ہے۔ کسی موقع پر

آکر یہاں جلسہ کریں گے۔ اور کھانا وغیرہ کھا کر پھر چلیں۔ یہاں حضور ٹیک

لگا کر بیٹھے تھے۔ جب حضور اس جگہ سے چلے۔ تو خاکسار نے نشان کے طور پر اس

جگہ پر سوٹا گاڑا۔ جہاں حضور تشریف رکھی تھی۔ میاں خوشی محمد باڈیگارڈ مقام پنجہ 6 5/48

15/4/49 جلسہ سالانہ 15 اپریل 1949ء ربوہ ضلع جھنگ
بروز جمعہ ربوہ میں پہلا جلسہ سالانہ
صبح سات بجے سے آٹھ بجے تک ملاقاتیں ہوتی رہیں ۔ 8/35 منٹ
پر حضور ایدہ اللہ جلسہ گاہ کو تشریف لے جا رہے تھے ۔ جب زنانہ
جلسہ گاہ کے قریب آئے ۔ تو عورتیں بہت تعداد میں باہر کھڑی تھیں
حضور نے فرمایا ۔ کہ رسیں لگاؤ کہ جلسہ گاہ کتنا لمبا اور کتنا چوڑا ہے
ہم لوگوں نے رسیں لگائیں ایک سو لمبائی پچاس چوڑائی
عرض کی ۔ حضور نے ناظر صاحب جلسہ گاہ کو فرمایا ۔ کہ جب تک
جلسہ گاہ زنانہ کا اندازہ لگا کر بتا نہ تھا ۔ جب تک مکمل نہ
ہو میں جلسہ گاہ میں نہیں جاؤں گا ۔ یہ حضور فرما کر
جلسہ گاہ سے واپس گھر تشریف لے آئے ۔
فاطمہ

نام کتاب: حیات درویش
مؤلف: طاہر احمد کاشف
طبع اول: اگست 2015ء
تعداد: 500
ناشر: حافظ راحت احمد شمیم ویانا، آسٹریا
فرحت احمد ناصر ٹورانٹو، کینیڈا

تمّت بالخیر

اس کتاب کے جملہ اخراجات برادرم مکرم حافظ راحت احمد صاحب شمیم آف ویانا آسٹریا اور برادرم مکرم فرحت احمد ناصر صاحب آف ٹورانٹو کینیڈا نے ادا کیئے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔